اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمۃ
بلبل ہندوستان استاد نظام دکن جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی
دیوان داغ
(معروف بہ)
انتخاب داغ
حسب فرمائش ظہور احمد باہتمام نور احمد مالک مطبع
محمدی تیغ بہادر لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برنگ بوی گل ہر ہر نفس یاد آلہی مین
قیامت تک بھریگی دم نسیم صبحدم میرا

سلامت منزل مقصود تک اللہ سے جاؤ
مجھے آنکھین دکھاتا ہی ہر اک نقش قدم میرا

کہین سجدائیان عشق کو تفریح ہوتی ہی
بہت چھانا ہوا ہی باغ فردوس برین میرا

آلہی کعبہ تسلیم مین یون باریابی ہو
بڑہی لبیک کہکر پیشتر سب سے قدم میرا

مجھے آباد کرتا ہی مجھے برباد کرتا ہے
خدایا دین و دنیا مین کرم تیرا ستم میرا

تری بندہ نوازی ہفت کشور بخش دیتی ہے
جو تو میرا جہان میرا عرب میرا عجم میرا

آلہی نقش ہو کلمہ رسول اللہ کا دل پر
چلے کونین مین نام محمد سے درم میرا

جلون گا حشر تک ای داغ مین سوز محبت سے
نہ دیگی ساتھ تا روز جزا شمع حرم میرا

اللہ رے مرتبہ مرے عجز و نیاز کا | گویا جواب ہے یہ تری کبر و ناز کا
یوسف کو چاہ میں تو مسیحا کو چرخ پر | عالم دکھا دیا ہے نشیب و فراز کا
مجکو نہ کیونکر اوسکی غلامی سے فخر ہو | محمود ایک بردہ ہو جسکے ایاز کا

کونین جسکے ناز سے چکرا رہے ہیں داغ
مین ہون نیاز مند اوسی بے نیاز کا

تو جو اللہ کا محبوب ہوا خوب ہوا | یا نبی خوب ہوا خوب ہوا خوب ہوا
شب معراج یہ کہتے تھے فرشتے باہم | سخن طالب و مطلوب ہوا خوب ہوا
حشر مین امت عاصی کا ٹھکانا ہی تھا | بخشوانا تجھے مرغوب ہوا خوب ہوا
تھا سبھی پیش نظر معرکہ کرب و بلا | صبر مین ثانی ایوب ہوا خوب ہوا

داغ ہے روز قیامت مری شرم اوسکے ہاتھ
مین گناہون سے جو محجوب ہوا خوب ہوا

دونون جہان مین بوے محمد ہے عطر بیز | کونین مین ہے رنگ فقط ایک پھول کا
طاعت خدا کی اور اطاعت رسول کی | یہ ہے طریق دولت دین کے حصول کا

یہ داغ سب صحابۂ عظام کا مطیع
یہ داغ جان نثار ہے آل رسول کا

یہان بھی تو وہان بھی تو زمین تیری فلک تیرا
کہین ہم نے پتا پایا نہ ہرگز آج تک تیرا

صفات و ذات مین یکتا ہی تو ای واحد مطلق
نہ کوئی تیرا ثانی ہی نہ کوئی مشترک تیرا

جمال احمد و یوسف کو رونق تو نے بخشی ہے
ملاحت تجھسے شیرین حسن شیرین مین نمک تیرا

ترے فیض کرم سے نور و نار آپس مین یکدل ہین
ثنا گر یک زبان ہر ایک ہے جن و بشر تیرا

کسی کو کیا خبر کیون خیر و شر پیدا کئی تو نے
کہ جو کچھ ہی خدائی مین وہ ہی لاریب و شک تیرا

نہ جلتا طور کیونکر کس طرح موسی نہ غش کھاتا
کہان یہ تاب طاقت جلوہ دیکھے مردمک تیرا

دعا یہ ہی کہ وقت مرگ اوس کی مشکل آسان ہو
زبان پر داغ کی نام آئے یارب یک بیک تیرا

بیخود رہی وصال مین بیہوش ہجر مین
کیا جانئے مجھسے کب وہ ملا کب جدا ہوا

جس سے کیا تپاک اوسی نے کیا ہلاک
جو آشنا ہوا وہی نا آشنا ہوا

آباد کس قدر رہے الٰہی عدم کی راہ
ہر دم مسافرون کا ہے تانتا لگا ہوا

ای کاش میرے تیرے لئی کل یہ حکم ہو
لیجاؤ ان کو خلد مین جو کچھ ہوا ہوا

کس کس طرح سے اوسکو جلاتی ہین رات دن
وہ جانتے ہین داغ ہی ہم پر مٹا ہوا

اتنا تو بتا دے مجھے ای ناصح مشفق
دیکھا ہے کہ اوس ماہ لقا کو نہین دیکھا

ایسی نظر شوخ مین تمکین نہین دیکھی	اس طرح تغافل مین حیا کو نہین دیکھا
یہ اوسکو بھی خواب نشینون سے کدورت	اپنے بھی تو نقش کف پا کو نہین دیکھا

جب داغ کو ڈھونڈھا کسی تنہائی مین پایا
گھر مین کبھی اوس مرد خدا کو نہین دیکھا

زبان ہلا دو تو ہو جائے فیصلہ دل کا	اب آ چکا ہے لبون پر معاملہ دل کا
خدا کے واسطے کر تو معاملہ دل کا	کہ گھٹ کے گھر ہی مین جاوے فیصلہ دل کا
اگرچہ جان پہ بن بن گئی محبت مین	کسی کے منہ پہ نہ رکھا کبھی گلہ دل کا

کچھ اور بھی تجھے ای داغ بات آتی ہے
وہی بتون کی شکایت وہی گلہ دل کا

اوس بزم مین شریک تو ہو جایا نہ جائیگا	مین جاؤنگا اگر [illegible] جایا نہ جائیگا
دل لیکے اوسکی بزم مین جایا نہ جائیگا	یہ عشق بغل مین چھپایا نہ جائیگا
ای حشر امتیاز کہ ہم ہین شہید ناز	مُردون کی طرح ہمکو اوٹھایا نہ جائیگا
دل کیا ملاؤ گے کہ ہمین ہو گیا یقین	تم سے تو خاک مین بھی ملایا نہ جائیگا

ای داغ تجھکو رشک کی خواہش عجیب ہے
اتنا یہ غم کھلائیگا کھایا نہ جائے گا

تجھے کوسین بلا سے گالیان دین
مگر وہ نام لین ھر بار میرا

کہون گا حشر مین یہ کون مین ہون
مزا دیجائے گا انکار میرا

خدا ہے حشر کے دن وہ پکارے
کہان ہے طالب دیدار میرا

قیامت ہے سُنے وہ سر جھکاے
خدا کے سامنے اظہار میرا
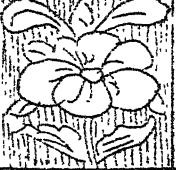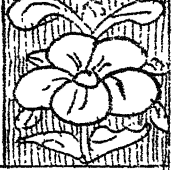
مجھے تم جانتے ہو داغ مین ہون
کہین جاتا ہے خالی وار میرا

کوئی تجھپر بے غرض مرتا نہین
جاں فشانی کا مزا جاتا رہا

آپ وہ اپنے نگہبان بن گئے
پاسبانی کا مزا جاتا رہا

دوسرا کوئی نہ تجھسا بن سکا
نقش ثانی کا مزا جاتا رہا

نامہ بر نے طے کئے سارے پیام
منھ زبانی کا مزا جاتا رہا
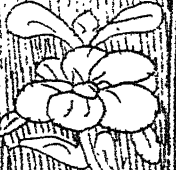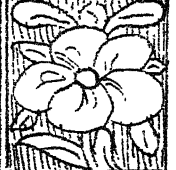
داغ ہی کے دم سے تھا لطف سخن
خوش بیانی کا مزا جاتا رہا

دیکھو جو مسکرا کے تم آغوش نقش پا
گستاخیان کرے لب خاموش نقش پا

پائی مرے سراغ نے دشمن نے راہ دوست
ای بیخودی مجھے نہ رہا ہوش نقش پا

مین خاکسار عشق ہون آگاہ راز عشق
میری زبان حال سنے گوش نقش پا
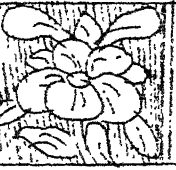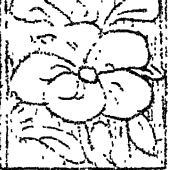
آئے بھی وہ چلے بھی گئے میری راہ سے
میں نامراد والہ مدہوش نقش پا

یہ کون میرے کوچے سے چھپکر نکل گیا
خالی نہیں ہے شوقوں سے آغوش نقش پا

یہ داغ کی تو خاک نہیں کوئی پا رہیں
اک تشنۂ وصال ہے آغوش نقش پا

یہ بات ہی بہار چمن ہی کیو اسطے
آیا نہیں پلٹ کے زمانہ شباب کا

میں اک سوال کرکے پشیمان ہو گیا
لچھا بندھا ہوا ہی ہزاروں جواب کا

جب میں کروں سوال تو کہتے ہو چپ رہو
کیا بات ہے جواب نہیں اس جواب کا

ای زلف یار وجہ بھی کچھ پیچ و تاب کی
ای چشم یار کوئی سبب ہے عتاب کا

آج راہی جہان سے داغ ہوا
خانۂ عشق بے چراغ ہوا

ایسی کیا پسا گئی تمکو
ہمسے جو اس قدر دماغ ہوا

کیا اثر ہے کہ غنچۂ تصویر
اوس کے ہنسنے سے باغ باغ ہوا

آسمان گر گیا نظر سے مری
عرش پہ جب مرا دماغ ہوا

بعد اوستاد ذوق کے کیا کیا
شہرت افزا کلام داغ ہوا

آخر کو عشق کفر سے ایمان ہو گیا | مین بت پرستیون سے مسلمان ہو گیا
مے تو حلال ہے جو پئے دہ سے بادہ نوش | مین توبہ کر کے اور پریشان ہو گیا
رندان بے ریا کی ہے صحبت کسے نصیب | زاہد بھی ہم مین بیٹھ کے انسان ہو گیا
امید ہے کہ بہر عیادت وہ آئین گے | آزار میری جان کو ارمان ہو گیا

لو اے بتو سنو کہ وہ داغ صنم پرست
مسجد مین آج جا کے مسلمان ہو گیا

تجھے نامہ بر قسم ہے یہین دن سے رات کرنا | کوئی ایک بات پوچھے تو ہزار بات کرنا
ہمین اور خوف قاصد مگر ایک بات کرنا | جو رقیب بھی وہان ہو تو بہت التفات کرنا
ہمین گلشن جہان مین یہی داغ آخری ہے | اوسی باغبان کو واپس ثمر حیات کرنا

وہ کریم کیا نہین ہے وہ رحیم کیا نہین ہے
کبھی داغ بھول کر بھی نہ غم نجات کرنا

چھپ رہین گے حیا سے وہ کب تک | غصہ الزام سے تو آئے گا
دل کا آنا ہے کام سے جانا | جائے گا کام سے تو آئے گا

کبھی اپنا بھی روز خوش اے داغ
دور ایام سے تو آئے گا

ستم ہی کرنا جفا ہی کرنا نگاہ الفت کبھی نہ کرنا

تمھین قسم ہے ہمارے سر کی ہمارے حق مین کمی نہ کرنا

ہماری میت پہ تم جو آنا تو چار آنسو گرا کے جانا

ذرا رہے پاس آبرو بھی کہین ہماری ہنسی نہ کرنا

کہان کا آنا کہان کا جانا وہ جانتے ہی نہین یہ رسمین

وہان ہے وعدہ کی بھی یہ صورت کبھی تو کرنا کبھی نہ کرنا

لیے تو چلتے ہین حضرت دل تمھین بھی اوس انجمن مین لیکن

ہمارے پہلو مین بیٹھکر تم ہمین سے پہلو تہی نہ کرنا

نہین ہے کچھ قتل ان کا آسان یہ سخت جان ہین بڑی بلا کے

قضا کو پہلے شریک کرنا یہ کام اپنی خوشی نہ کرنا

ہلاک انداز وصل کرنا کہ پردہ رہجاوے کچھ ہمارا

غم جدائی مین خاک کرکے کہین عدو کی خوشی نہ کرنا

مری تو ہے بات زہر اونکو وہ انکے مطلب ہی کی نہ کیون ہو

کہ اون سے جو التجا سے کہنا غضب ہے اونکو وہی نہ کرنا

ہوا اگر شوق آئینے سے تو رخ رہے راستی کی جانب

مثال عارض صفائی رکھنا بر نگ کاکل کبھی نہ کرنا

وہ ہے ہمارا طریق الفت کہ دشمنوں سے بھی مل کے چلنا

یہ ایک شیوہ ترا ستمگر کہ دوست سے دوستی نہ کرنا

ہم ایک رستہ گلی کا اوسکی دکھا کے دل کو ہوئے پشیمان

یہ حضرت خضر کو جتا دو کسی کی تم رہبری نہ کرنا

بیان وزد فراق کیسا کہ ہے وہاں اپنی یہ حقیقت

جرات کرتی تو نالہ کرنا نہیں تو وہ بھی کبھی نہ کرنا

عدارے ناصحو تھکیں تمام اب اوسکی منصفی کا
ذرا تو کہتا خدا کی بھی فقط سخن پروری نہ کرنا

رونے ہم پاس ہیں اس ننگ کا رونا کیسا
پانی ہو ہو کے بہا خون تمنا کیسا

بخش دے اوس شہ سقا کی دہائی روز حشر
خوں بہی محبوبوں تہا خون کا دعوی کیسا

ڈھونڈھتے پھرتے ہو بازار میں کیا ہم دیکھے
مفت ہاتھ آئے تو فرماؤ وہ سودا کیسا

ڈوبتے ہیں کہ شرم سے غیرت والے
ڈوب مرنے ہی یہ جب آئے تو دریا کیسا

تیرے قربان کوئی دم بھی تکرار رہے
دل ہمارا ہے ہمارا ہے تمہارا کیسا

قیس فرہاد کے قصے تو سنا کرتے ہیں
داد دو اسکی کہ ہم نے تمھیں جانا کیسا

ہم حقیقت میں سمجھتے ہیں اسے تکیہ کلام
آپ دل لیکے کہے جائیے کیسا کیسا

مجھکو یہ شکوہ کہ اقرار وفا جھوٹا تھا
اونکو یہ ناز کہ کیا ہم نے یہ وعدا کیسا

مجھسے بھی دل لے لیا غیر کی بھی بات نہ لی
آگیا ہے تمھیں اپنا پرایا کیسا

غیر کا ذکر وفا اور ہمارے آگے
داغ اس بات سے جلتا ہے کلیجا کیسا

برا ہے شاد کو ناشاد کرنا
سمجھکر سوچ کر بیداد کرنا

غم دنیا میں ہوں میں مبتلا ہوں
مرے مولا مری امداد کرنا

چھپانا راز وصل احباب سے داغ
پھر ارمان مبارکباد کرنا

تمہیں اپنے ہاتھ سے جب لے گیا جاتا رہا
دل کی بھی پروا نہیں جاتا رہا جاتا رہا

جس توقع پر تھی اپنی زندگی وہ مٹ گئی
جو بھروسا تھا ہمیں وہ آسرا جاتا رہا

میں نے دیکھا اونکی زلفوں کو تو فرمانے لگے
آپکا دل کھل پڑا جاتا رہا جاتا رہا

مرگ دشمن کا زیادہ تم سے ہے مجھکو ملال
دشمنی کا لطف شکووں کا مزا جاتا رہا

دیکھو دیکھو مجھ پہ برساتے رہو تیر نگاہ
صید جس دم آنکھ سے اوجھل ہوا جاتا رہا

کس قدر اونکو فراق غیر کا افسوس ہے
ہاتھ ملتے ملتے سب رنگ حنا جاتا رہا

اب کئی دن سے وہ رسم و راہ بھی موقوف ہے
ورنہ برسوں سلسلہ آتا رہا جاتا رہا

ای نزاکت ترے قربان کہو حضرت ذرا
وہ کہین سمجھے کہ کہتک کہین جاتا

فتنہ سازی مرے دل کی بھی قیامت ہوتی
گر ترے کوچے کی مٹی سے بنایا جاتا

بلا سے جو دشمن ہوا ہے کسی کا
وہ کافر صنم کیا خدا ہے کسیکا

دعا مانگ لو تم کبھی اپنی زبان سے
کہ پورا ہو جو مدعا ہے کسیکا

ادھر آ کلیجے سے تجھکو لگا لون
تجھی پر تو دل آ گیا ہے کسیکا

کسی کی تپش مین خوشی ہے کسیکی
کسی کی خلش مین مزا ہے کسیکا

ذرا ڈال دو اپنی زلفون کا سایہ
مقدر بہت نارسا ہے کسیکا

مری بزم مین آکے وہ پوچھتے ہین
برا حال ہم نے سنا ہے کسیکا

ستم ہی کیے جاؤ ہم بھی ہین حاضر
ہمین حوصلہ دیکھنا ہے کسیکا

بچے جان کس طرح تیری ادا سے
قضا پر کہین بس چلا ہے کسیکا

مری التجا پر بگڑ کر وہ بولے
نہین سنتے ہمین کیا ہے کسیکا

سنا کرتے ہین چھیڑ کر گالیان ہم
وگرنہ کوئی سر پھرا ہے کسیکا

بظاہر نہ جانے نہ جانے نہ جانے
تجھے داغ دل جانتا ہے کسی کا

دل کو [illegible] | اس نے بسمل سا کوئی تیر نظر چھوڑ دیا
کیا تو اک [illegible] | تیغ ابرو کے گلے وقت سحر چھوڑ دیا

داغ آوارہ طبیعت کا ٹھکانا کیا ہے
خانہ برباد نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

بتوں نے ہوش سنبھالا جہاں شعور آیا | بڑے دماغ بڑے ناز سے غرور آیا
ادھر حیا ادھر آئی ادھر غرور آیا | مرے جنازے کے ہمراہ دور دور آیا
جہان میں لاکھ حسین تھے اونکو بہت ہی | قیامت آ گئی جس وقت نام حور آیا
عدو کو دیکھ کے آنکھیں اپنی خون سے ترا | وہ سمجھے بادۂ گلرنگ کا سرور آیا
قسم بھی کبھی قرآن کی نہیں کھاتے | یہ رشک ہے انھیں کیوں اسمیں کر جو آیا
کہا جب ان سے ترے تیغ کون آتا ہے | پکار اٹھا دل مشتاق و ناصبور آیا
لگا دیں میں تجلی کی یہ تو آئی سی | کہ سر نکلے جو آنکھوں میں کوہ طور آیا
الہی شک معصیت کی ابر ور کھنا | یہ بیکسی میں مرے وقت پر ضرور آیا
شہید ناز بھی عاشق آج ہی میں ہوں | اسی لیے ملک الموت سنکے حور آیا

لیچلا جان مری روٹھ کے جانا تیرا
ایسے آنے سے تو بہتر تھا نہ آنا تیرا

تو جو اے زلف پریشان رہا کرتی ہے
کسکے اوجڑے ہوے دل میں ہے ٹھکانا تیرا

اپنی آنکھوں میں بھی کوند گئی ہے بجلی
ہم نہ سمجھے کہ نہ آنا ہے نہ جانا تیرا

کیا لطف ستم یوں جو نہیں حاصل تسکین
غنچے کو وہ ملتے ہیں اگر دل نہیں ہوتا

انکار رہا خواب میں بھی وصل سے اوسکو
معشوق کسی حال میں غافل نہیں ہوتا

ایسا تو نہو حشر میں تکرار کی ٹھیرے
تو اپنی خطا پر کبھی قائل نہیں ہوتا

غمزہ بھی ہو سفاک نگاہیں بھی ہوں خونریز
تلوار کے باندھے سے تو قاتل نہیں ہوتا

انکار تو کرتے ہو مگر یہ بھی سمجھ لو
بے وجہ کسی سے کوئی سائل نہیں ہوتا

مزہ ہر ایک کو تازہ ملا ہے عشق جانان کا
نگہ کو تیر کا لب کو نمکدان کا دل کو ارمان کا

نہیں معلوم اک مدت سے قاصد حال کچھ یاران کا
مزاج اچھا تو ہے یا دشمن بخیر اوس آفت جان کا

یہ کیا ہے آج غیرون سے مری تعریف ہوتی ہے
یہ کیا ہے خود بیان تم نے کیا ہے اپنے جور پنہان کا

فلک پردہ بنا اہل زمین کی پردہ پوشی کو
مگر اس دشمن جان نے کیا کیا عیب ڈھانکا

بنا کر اپنا دیوانہ الگ ہٹ کر چلے جانا
ترے دامن سے لپٹا ہی نہیں ٹکڑا گریبان کا

کسی کی شرم آلودہ نگاہوں میں شوخی ہے | اسے دیکھا اسے دیکھا ادھر تاکا ادھر جھانکا

تری آتش بیانی داغ روشن ہے زمانے پر
پگھل جاتا ہے مثل شمع دل ہر اک سخندان کا

سر محفل مجھی سے تجھکو ظالم پردہ کرنا تھا | پھر اوس پر قیامت غیر کو اوس نے منہ دکھانا تھا
سبت آنکھیں میں فرش راہ چلنا دیکھ کر ظالم | کف نازک میں کانٹا چبھ جاوے کہیں عمر کا لکا
رہی اونکی ہمارے دل ہی دل میں گفتگو جب تک | مزا آتا رہا کیا کیا شکایت ہائے پنہان کا

ہمارے داغ عصیاں داغ کیا کیا رنگ لائے ہیں
گمان گذر گیا دوزخ پر بھی جنت کے گلستان کا

محبت میں کروں کیا کچھ کسی سے ہو نہیں سکتا | مرا مرنا بھی تو میری خوشی سے ہو نہیں سکتا
کیا ہے وعدہ فردا انھوں نے دیکھیے کیا ہو | یہاں صبر و تحمل آدمی سے ہو نہیں سکتا
چمن میں ناز بلبل نے کیا جب اپنے نالے پر | چٹک کر غنچہ بولا کیا کسی سے ہو نہیں سکتا
نہ رونا ہے طریقے کا نہ ہنسنا ہے سلیقے کا | پریشانی میں کوئی کام جی سے ہو نہیں سکتا
ہوا ہوں اس قدر محجوب عرض مدعا کر کے | کہ اب تو عذر بھی شرمندگی سے ہو نہیں سکتا

خدا جب دوست ہے اے داغ کیا دشمن سے اندیشہ
ہمارا کچھ کسی کی دشمنی سے ہو نہیں سکتا

وہ بت کرے خدائی کی باتین خدا کی شان
زاہد کمال پیر مغان تجھسے کیا کہون

جو حرف پڑھ سکے نہ کلام مجید کا
مرشد وہان خطاب ہو ادنی مرید کا

اس دل کا کوئی نقش بقا ہی نہین جواب
بیٹھا ہوا ہے سکہ ترے زر خرید کا

یہ کشش تھی حسن جانانکی کہ اوسکی بزم مین
ہمسے کیا شکوہ کہ دل بھی دشمن جان ہو گیا

شمع کے نزدیک شب کو کوئی پروانہ نہ تھا
یہ تو اپنا دوست ہی تھا کوئی بیگانہ نہ تھا

تم تو اوسکو پیچ مین سو سو طرح لائے مگر
مفت قیدی تھا دل مسکین داغ ایسا دیوانہ نہ تھا

تھی نہ تاب ستم تو حضرت دل
کیون کیا غیر پر ستم تو نے

عاشقی کو سلام کرتا تھا
یہ ہمین پر تمام کرتا تھا

داغ مہمان سرائے دنیا مین
اور چندے قیام کرتا تھا

بلا سے اضطراب درد ہی بنکر ٹھہر رہنا
جدائی کی دہلائی جبکہ اپنی ہاتھ ہی اپنی
گذاری مینے ساری رات یہ کہکر وہ آپ آئے

کسی صورت سے تم رہنا مری دل مین اگر رہنا
تو چھوڑا ہمنے راضی آج سے تقدیر پر رہنا
ذرا اے چشم تر تھمنا ذرا اے دل جگر رہنا

تجھے وہ جانکر بیخود کہینگے غیر سے دل کی | خبردار اے دل اوسکی بزم مین تو بیخبر رہنا

ڈرو اللہ سے اے داغ دیکھو ہوش مین آؤ
بتون کی یاد مین غافل خدا سے اس قدر رہنا

تری خرام سے برپا ہے شور محشر کیسا | اوٹھا یہ فتنہ قیامت سے پیشتر کیسا
سنبھل سنبھل کے گزرتا ہے تجھپہ دل شیدا | الٰہی آج یہ صدمہ ہے جان پر کیسا
یقین تھا کہ لپٹ کر چین آئے گا | قرار اس دل بیتاب کو مگر کیسا
نکل سکے نہ مرے منھ سے آہ بھی پوری | اثر کی کسکو توقع ہے یہان اثر کیسا
ہم اپنے دلکی حقیقت تمھین سے پوچھتے ہین | اب اسکا حال ہے کیا تھا یہ پیشتر کیسا

کمال عشق ہے اے داغ محو ہو جانا
مجھے خبر ہی نہین نفع کیا ضرر کیسا

پیکان یار سینے سے کیونکر نکال دون | یہ ہے خدا کی دین کہ دل دوسرا دیا
تا حشر منکرین قیامت ہین ماننے | تجھکو بنا کے اوسکا نمونہ دکھا دیا
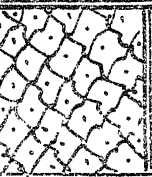
سمجھینگے خوب وصف بتان آشنا سے داغ
گر ایک بار اوسے خدا نے دکھا دیا

نہ آیا نامہ بر اب تک گیا تھا کہکے اب آیا | الٰہی کیا ستم ٹوٹا خدایا کیا غضب آیا

غضب ہے جن پہ دل آئی کہیں انکا بنا کو
کہاں آیا کدھر آیا یہ کیوں آیا یہ کب آیا

بسر کیونکر کرونگی خانہ میں ہم واعظِ نادان
ہمارے جد امجد کو نہ وان سنی کا ڈھب آیا

ہیں جب داغ مقتل میں کہا خوش ہو کے قاتل نے
مرا آفت نصیب آیا مرا ایذا طلب آیا

دل نے مجھے تڑپایا آنکھوں نے کیا رسوا
اپنوں سے ہوا یہ کچھ بیگانوں سے کیا ہوتا

غیروں کی حکایت پر غیروں کی حکایت پر
گر تم نہ خفا ہوتے تو کون خفا ہوتا

تھا غیر بھی ساتھ اُنکا کہ لے گئے مجھے
یہ خیر ہوئی ورنہ جھگڑا ہی ہوا ہوتا

محفل میں سنایا تھا افسانۂ غم میں نے
الزام یہ کیا ہے خلوت میں کہا ہوتا

اتنا ستم کہ [illegible] مجھے کیا مزا دیا
سینے پہ چڑھ کے اور ستم سے ہلا دیا

جو کچھ ہوا سو ہوا تو نے مجھے ای بیوفا دیا
تقدیر نے بگاڑ دیا یا بنا دیا

۱۳

احسان نہ مانوں تمہارے غیر کا
بگڑا ہوا مزاج تمہارا بنا دیا

بخشا گیا جو داغ سیہ کار دیکھنا
جھٹ کھینچی آگ لگا دی جلا دیا

جال زلفِ سیاہ نے مارا
تیر کافر نگاہ نے مارا

کیا الٹا سفر ناصح ناداں
[illegible] نے مارا

ضبط کر درد عشق کو ای دل
اسی [illegible] آہ [illegible] نے مارا

خوش ہی کافر بھی اوسکی رحمت پر
ہای اس اشتباہ نے مارا

دیکھا اے داغ اہل دنیا کو
ہوس عز و جاہ نے مارا

عاشقی سخت تر مصیبت ہے
کبھی [illegible] کام [illegible] پڑا

گر نہیں تھا کوئی جبین فرسا
کیوں نشان تیرے سنگ در مین پڑا

جلوہ گر دل ادہر ادہر رخسار
فرق اونکی تری نظر مین پڑا

جب چلا داغ کوے قاتل کو
ایک کہرام اوسکے گہر مین پڑا

دل میرا اضطراب نے مارا
اسی خانہ خراب نے مارا

میری آنکھوں سے ہیں عیاں پہر گ
نرگس نیم خواب نے مارا

یاد کرتے ہو غیر کے اشعار
ہاے اس انتخاب نے مارا

دل لگاوٹ نے کر دیا بسمل
اور تیرے اجتناب نے مارا

مجھکو بیتاب دیکھکر بولے
آپ کے اضطراب نے مارا

ہای وہ دن ہو کہ دل تھام کر مجھے کہو
آہ ظالم تیرا نالہ بھی ہے کس تاثیر کا

عشق اوس غمزہ جوان کا طرح کرتا ہے ستم
نام ہے بدنام ناحق آسمان پیر کا

کیا ذوق ہی کیا شوق ہی سو مرتبہ دیکھوں ان
پھر بھی یہ کہوں جلوۂ جانان نہیں دیکھا

محشر میں وہ نادم ہوں خدا یہ دکھائے
آنکھوں نے کبھی وہ پشیمان نہیں دیکھا

ہر چند ترے ظلم کی کچھ حد نہیں ظالم
پر ہمنے کسی شخص کو نالان نہیں دیکھا

ملتا نہیں ہے دل گم گشتہ ہمارا
تونے تو کہیں اے ستم جانان نہیں دیکھا

لو اور سنو کہتے ہیں وہ دیکھ کے مجھکو
جو حال سنا تھا وہ پریشان نہیں دیکھا

کیوں پوچھتے ہو کون ہے یہ کس کی ہے شہرت
کیا تمنے کبھی داغ کا دیوان نہیں دیکھا

وہ قتل کرکے مجھے ہر کسی سے پوچھتے ہیں
یہ کام کسنے کیا ہے یہ کام کس کا تھا

وفا کرینگے نباہینگے بات مانینگے
تمھیں بھی یاد ہے کچھ یہ کلام کس کا تھا

اگرچہ دیکھنے والے ترے ہزاروں تھے
تباہ حال بہت زیر بام کس کا تھا

ہر اک سے کہتے ہیں کیا داغ بیوفا نکلا
یہ پوچھے اون سے کوئی وہ غلام کس کا تھا

غضب کیا ترے وعدے پہ اعتبار کیا
تمام رات قیامت کا انتظار کیا

ہنسا ہنسا کے شب وصل اشکبار کیا
تسلیاں مجھے دے دے کے بیقرار کیا

یہ کس نے جلوہ ہمارے سر مزار کیا
کہ دل سے شور اوٹھا ہای بیقرار کیا

کہاں کا صبر کہ دم پر ہے بن گئی ظالم
بہ تنگ آئے تو حال دل آشکار کیا

تڑپ پھر اے دل ناداں کہ غیر کہتے ہیں
اخیر کچھ نہ بنی صبر اختیار کیا

نہ پوچھ دل کی حقیقت مگر یہ کہتے ہیں
وہ بیقرار رہے جس نے بیقرار کیا

فسانہ شب غم اونکا اک کہانی تھی
کچھ اعتبار کیا کچھ نہ اعتبار کیا

کسی کے عشق نہاں میں یہ بدگمانی تھی
کہ ڈرتے ڈرتے خدا پر بھی آشکار کیا

سجے گا وہ قیامت ہوا یک خال سیاہ
جو چہرۂ دل غمگین پہ آشکار کیا

داغ شوق جلا سپر ہوں گیسو کو بال میں دیکھا
کہ جتنا عشق آرام و [illegible]

طلسم عشق تو دیکھو کہ شیشۂ دل میں دیکھا
[illegible]

ہے ہیں [illegible] کے مذہب سے حیران کافر و مومن
کبھی [illegible] دیکھا کبھی [illegible] دیکھا

[illegible]
[illegible]

تجاہل تغافل سے دزدیدہ نظرین
یہ کیا دیکھنا دیکھنا ہے کسیکا

بچے جان کس طرح تیری ادا سے
قضا پر کہین بس چلا ہے کسیکا

اری بیباک کیا کہنا ہے تیرے اس اشاری کا
ٹھکانا ہے ٹھکانے کا سہارے اس سہاری کا

الٰہی دیکھی کافر نگاہین کیا دکھاتی ہین
بڑا الیکا پڑا ہے اوسکی آنکھوں کو اشاری کا

مرے اشکون نہین ہے یا تیرے دندان مصفا ہین
گہر کی آب ہے ہیرے کی نور ناری کا

گذر جائیگا ہر صورت کرون کیون یہ داغ اندیشہ
مرے مولا کو ہر دم فکر ہے میرے گذارے کا

تیرا بھی تو حسن ہے دغاباز
ہوتا نہین کوئی کسیکا

لیتے نہین بزم مین مرا نام
کہتے ہین خیال ہے کسیکا

ایسے سے جو داغ نے نباہی
سچ ہے کہ یہ کام تھا اوسی کا

کیا مرے ہاتھ سے کھنچکر ترا دامان نکلا
تو بھی آغوش سے شب بھر نہ مری جان نکلا

دل سوزان نے کہین آگ نہ چھوڑی شب ہجر
صبح خورشید کے بدلے مہ تابان نکلا

قول پورا تھا پر اوس عہد شکن کے منہ سے
ٹکڑے ہی ہوکر سخن وعدہ و پیمان نکلا

ان حسینوں کو لڑکپن ہی رہے یا اللہ
ہوش آتا ہے تو آتا ہے ستانا دل کا

جان جاتی دکھائی دیتی ہے — اون کا آنا نظر نہین آتا
دل پہ بیٹھا کہان سے تیر نگاہ — یہ نشانہ نظر نہین آتا
تم ملاؤگے خاک مین ہمکو — دل ملانا نظر نہین آتا
آپ ہی دیکھتے ہین ہمکو تو — دل کا آنا نظر نہین آتا

دلِ پُر آرزو لٹا اے داغ
وہ خزانہ نظر نہین آتا

روکتا دلکو کہ شوق زلف دلبر لیچلا — تھامنا مجھکو کہ یہ سودا م اسر لیچلا
اوسکی محفل سے کہوں کیا دلکو کیونکر لیچلا — ہار کر اکبار چھوڑا پھر مکرر لیچلا
نالہ جبکہ دلکی باتین دل سے باہر لیچلا — یہ بشارت یہ خبر یہ شور گہر گہر لیچلا
باندھکر مشکین خیال زلف دلبر لیچلا — سانپ کے منہ مین مرا مجھکو مقدر لیچلا
چل دیا وہ شعبدہ گر مین ہی کھتا رہا — اُسکو لینا وہ کوئی دلکو چرا کر لیچلا
خوب رضوان سے در فردوس پر جھگڑے ہوے — جب بت کافر کو مین دل مین چھپا کر لیچلا
کوئی دامنگیر تھا کوئی گریبان گیر تھا — اوسکو اپنے ساتھ جب مین روز محشر لیچلا

منزل مقصود تک پہنچے بڑی مشکل سے ہم
ضعف نے اکثر بٹھایا شوق اکثر لے چلا

سبب کھلا یہ ہمین اون کے منھ چھپانے کا — اوڑا نہ لے کوئی انداز مسکرانے کا
جفائین کرتے ہین تھم تھم کے اس خیال سے وہ — گیا تو پھر یہ نہین میرے ہاتھ آنے کا

خطا معاف تم اے داغ اور خواہش وصل
تصور ہے یہ فقط اون کے منھ لگانے کا

غیر کے ساتھ دل مین بھی دیکھا — کبھی تنہا نظر نہین آتا
کوئی دل تیرے عہد مین ظالم — بے تمنا نظر نہین آتا
دل کا آئینہ دیکھنے کو بنا — پر جو چاہا نظر نہین آتا

ہمین اے داغ کور باطن ہین
ورنہ وہ کیا نظر نہین آتا

کس نے کہا کہ داغ وفادار مر گیا — وہ ہاتھ مل کے کہتے ہین کیا یار مر گیا
دام بلائے عشق کی وہ کشمکش رہی — اک اک پھڑک پھڑک کے گرفتار مر گیا
آنکھین کھلی ہوئی ہین پس مرگ اس لئے — جانے کوئی کہ طالب دیدار مر گیا
جس سے کیا ہے آپ نے اقرار جی گیا — جس نے سنا ہے آپ سے انکار مر گیا

کس بیکسی سے داغ نے افسوس جان دی
پڑھ کر ترے فراق کے اشعار مر گیا

وہ دن بھی کسی سے وہ پیرا نہیں ہوتا | یہ اور قیامت ہے کہ مل کر نہیں ملتا
انکار سے امید ہے اقرار سے ہے یاس | جب وعدہ کیا پھر وہ مکر کر نہیں ملتا

یارب مرے اشکوں سے نہ تاثیر جدا ہو
اس قافلے سے کوئی بچھڑ کر نہیں ملتا

شانہ جب زلف معنبر سے الجھ کر نکلا | ہم یہ سمجھے کہ ہمارا دل مضطر نکلا
زلف بھی ہم عرق آلودہ جبیں سے لگ کر | کس کی آغوش سے تو جان نکھر کر نکلا
عشق نے خوب کیا ظاہر و باطن یکساں | داغ جو سینے پہ تھا وہی دل پر نکلا
زلف ہو دام بلا گیسو پیچاں | یہی پھندے ہیں کہ جن سے کوئی کیونکر نکلا
ہم تو بدنام دو عالم کی الفت میں ہو | آپکا نام نکلنا تھا ستمگر نکلا
نام اوسکا تو مرے دل میں نہاں تھا ناصح | ہائے کمبخت تری منہ سے کیونکر نکلا

آفریں داغ تجھے خوب نباہی تو نے
مرحبا کوچۂ دلدار سے مر کر نکلا

جب وہ کہتا ہے میں بزم یار سے اوٹھا | ہر اک شرارے بیٹھا قرار سے اوٹھا

ہمارے دل نے وہ تنہا اوٹھا لیا ظالم
ترا ستم جو نہ اک روزگار سے اوٹھا

ہوا ہے پھر کہیں روشن رشک تو دیکھو
کوئی چراغ جو میرے مزار سے اوٹھا

نہ چھوڑتا اگر اونکے قدم وہ کیون جاتے
مگر نہ ہاتھہ دل بیقرار سے اوٹھا

عدو کی بزم مین دیکھو تو داغ کے تیور
ذلیل ہوکے بڑے افتخار سے اوٹھا

کبھی تڑپا کے دل پر ہاتھہ رکھتا
کبھی کہنا اسے یہ ہو گیا کیا

ذرا دم لو کہین گے حال دل بھی
ہمارے لب پہ رکھا ہے گلا کیا

کہا ظالم نے سنکر داغ کا حال
بہت اچھے ہین اونکا پوچھنا کیا

ذکر مجنون سے مجھے آگ لگی جاتی ہے
گر یہ ظاہر ہے تمھارا وہ طلبگار نہ تھا

یاد آتے تھے حسینون کے یہ انداز جفا
یا کوئی اگلے زمانے مین خطاوار نہ تھا

سحر تھی چشم فسون ساز کہ ملتے ہی نظر
مین نے پہلو مین جو دیکھا تو دل زار نہ تھا

ایک ہی جلوہ دکھا کر جو چھپے منہ ڈال
دل کہین یار پہ تھا مین یہ کہون یار نہ تھا

دل کا سودا اور اس اغماز سے ایسی جگہ
داغ وہ انجمن ناز تھی بازار نہ تھا

دل مبتلائے لذت آزار ہی رہا
مرنا فراق یار میں دشوار ہی رہا

احسان عفو جرم سے وہ شرمسار ہون
بخشا گیا میں تو بھی گنہگار ہی رہا

جلوہ کے بعد وصل کی خواہش ضرور تھی
وہ کیا رہا جو عاشق دیدار ہی رہا

کہتے ہیں جل کے غیر محبت سے داغ کی
معشوق اسکے پاس وفادار ہی رہا

[illegible] ملتا
[illegible] تو کچھ پتا ملتا

روز اک دل لگی نئی ہوتی
روز اک دل مجھے نیا ملتا

ہمکو یہ مل گیا ہے قسمت سے
داغ سا اور نہ [illegible] ملتا

کسکا طرہ کسکا گیسو کسکا کاکل کسکی زلف
سب نہیں جب دل پریشان ہو گیا

دل میں لے دیکر رہا تھا ایک قطرہ خون کا
کچھ تو زخم ہوا کچھ صرف مژگان ہو گیا

بوسہ لیکر دل دیا [illegible] داغ
کوئی جانے مفت میں حسرت [illegible] ہو گیا

دل سے بھی [illegible]
[illegible] رازدان ہو جائیگا

حسن تیرا عشق میرا ہو بلائے روزگار
آفت آ جائیگی برچا جہان ہو جائیگا

داغ کو ہم یہ نہ سمجھے تھے کہ تیرے عشق مین
اسے ایسا شخص یون بے خانمان ہوجائیگا

بے [illegible] مین تھا — سودا جو نہ ہوتا تو ہم اسیر کبھی نہ ہوتا
کیون [illegible] دل [illegible] — تھی آپ کی مرضی کہ یہ مضطر بھی نہ ہوتا
ظالم جو کہا اوسکو یہ حسن کی خوبی — بہتر تو یہی تھا کہ وہ بہتر ہی نہ ہوتا

تھا [illegible] تو ہے اے داغ یہ کافر
گر عشق نہ ہوتا کوئی کافر بھی نہ ہوتا

یہ محبت کو نے ظالم سر مزار آیا — مرے بغیر تجھے کس طرح قرار آیا
خدا کیواسطے جھوٹی نہ کھائے قسمین — مجھے یقین ہوا مجھکو اعتبار آیا
کمال عشق کو فرہاد و قیس کب پوچھے — وہ بخیہ کار ہی دل جسکا بار بار آیا
یہ عقدہ عاشق و معشوق کی چلن سے کھلا — سمجھ مین مسئلہ جبر و اختیار آیا

ڈرے جو حشر مین وہ مجھکو دیکھتے ہی کہا
مرا رفیق مرا داغ جان نثار آیا

آئینہ تصویر کا تیری نہ لیکر رکھدیا — بوسے لینے کے لیے کعبے مین پتھر رکھدیا
ہمنے اونکی سامنے اول تو خنجر رکھدیا — پھر کلیجا رکھدیا دل رکھدیا سر رکھدیا

زندگی مین پاس سے دم بھر نہوتے تھے جدا
دیکھئے اب ٹھوکرین کھاتی ہے کس کس کی لحد
زلف خالی ہاتہ خالی کس جگہ ڈہونڈہین اوسے

قبر مین تنہا مجھے یارون نے کیونکر رکھدیا
روزن دیوار مین ظالم نے پتھر رکھدیا
تم نے دل لیکر کہان اے بندہ پرور رکھدیا

داغ کی مدت جو آئی اضطراب شوق مین
حال دل کمبخت نے سب اونکے منہہ پر رکھدیا

جہان مین کیا نہ ڈہونڈہا کیا نہ پایا
اگرچہ قیس نے عشق و جنون کا

مزاج اونکا دماغ اونکا نہ پایا
مزا پایا مگر ایسا نہ پایا

سفارش ہم تری کرتے پر اے داغ
کچھہ اون کا تجہہ سے رخ اچھا نہ پایا

کب ہوا اے بت بیگانہ منش تو اپنا
تمکو آشفتہ مزاجونکی خبر سے کیا کام
نہ بنا ہو یہ کہین غیر کے سر کا تکیہ
حق مین عاشق کی بھلا ہو کہ برابر کچھہ ہو

دل چرا اپنا ہی بیٹھین وہ سیہ بھی قابو اپنا
تم سنوارا کرو بیٹھے ہوے گیسو اپنا
مسکراتے ہین وہ کیون دیکھکے زانو اپنا
فائدہ دیکھہ لیا کرتے ہین خوش رو اپنا

لگ گئی جب تجھے اے داغ حزین کیون ایسی
مجھکو کچھہ حال تو کمبخت بتا تو اپنا

دیکھ لیگا یہ مزا حشر میں ہو جائیگا — آپ جو حکم کرینگے وہی ہو جائیگا

لیکے دل دوگے تو دو ہم مجھے ہو جائیگا — تم ذرا اوس سے بھی پوچھ لو تو جائیگا

نامہ بر دیدۂ بیدار ہمارا لیجا — یہ تو جاگے گا جو تو راہ میں سو جائیگا

یہ وہ حالت ہے کہ ہنستے کو رلا دیتی ہے — جو ہنسانے مجھے آئیگا وہ رو جائیگا

وصل کے باب میں کیا عرض ہو سنکر بولے — کیوں تم جلتے ہو ہو جائیگا ہو جائیگا

داغ تم داغ جدائی کے گلے کرتے ہو — چار چھینٹوں میں وہ چلتے ہوئے دھو جائیگا

عجب اپنا حال ہوتا جو وصال یار ہوتا — کبھی جان صدقے ہوتی کبھی دل نثار ہوتا

کوئی فتنہ تا قیامت نہ پھر آشکار ہوتا — ترے دل پہ کاش ظالم مجھے اختیار ہوتا

جو تمھاری طرح تم سے کوئی جھوٹے وعدے کرتا — تمھیں منصفی سے کہدو تمھیں اعتبار ہوتا

یہ مزہ تھا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی — نہ تجھے قرار ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا

نہ مزہ ہے دشمنی میں نہ ہے لطف دوستی میں — کوئی غیر غیر ہوتا کوئی یار یار ہوتا

ترے وعدے پر ستمگر ابھی اور صبر کرتے — اگر اپنی زندگی کا ہمیں اعتبار ہوتا

تمھیں ناز ہو نہ کیونکر کہ لیا ہے داغ کا دل — یہ رقم نہ ہاتھ لگتی نہ یہ افتخار ہوتا

ظلم کس کس غریب پر نہ کیا
تم نے اس کام سے حذر نہ کیا

دل کے ہاتھوں سے سخت مجبوری
اب کیا وہ جو عمر بھر نہ کیا

ہوگئی چوک ہم سے ای ناصح
تجھکو اپنا پیامبر کیا

سمجھو ہم با وفا تو کہہ دینگے
داغ نے اعتبار اگر نہ کیا

ایک ہی شکوے میں سامان وصل کا برہم ہوا
کیا ہنسی رنج بنیا کس خوشی میں غم ہوا

نا امیدی تیری ضد نے تو دی راحت مجھے
کم ہوا احباب ایک ہان ایک دشمن کم ہوا

صبح ہجر انجمن ہر غمگین اور دھڑکا یہ حال
آئینے ہی کہتے ہیں یہ کیا مرا عالم ہوا

داغ یہ اثر آفت جان بدنامی رشک راہ
سبلے تھوڑا رنج پایا پہلے تھوڑا غم ہوا

خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا
جھوٹی قسم سے آپکا ایمان تو گیا

دل لیکے مفت کہتے ہیں کچھ کام کا نہیں
الٹی شکایتیں ہوئیں احسان تو گیا

ڈرتا ہوں دیکھکر دل بے آرزو کو میں
سنسان گھر یہ کیوں ہوا مہمان تو گیا

افشای راز عشق میں گو ذلتیں ہوئیں
لیکن اوسے جتا تو دیا جان تو گیا

گو نامہ بر سے خوش نہوے پر ہزار شکر
مجھکو وہ میرے نام سے پہچان تو گیا

بزم عدو میں صورت پروانہ دل مرا
گو رشک سے جلا ترے قربان ہو گیا

ہوش و حواس و تاب و تواں داغ جا چکے
اب ہم بھی جانیوالے ہیں سامان تو گیا

مرا دل وہ تیر نظر لیگیا
جگر لینے والا جگر لیگیا

کلیجہ جواب منھ کو آتا نہیں
ترا تیر شاید جگر لیگیا

یہ کیا ایسی وحشت ہوئی داغ کو
اوٹھا کر کہاں گھر کا گھر لیگیا

داغ تھا درد تھا غم تھا کہ الم تھا کچھ تھا
لے لیا عشق میں جو ہمکو میسر آیا

عشق تاثیر ہی کرتا ہے کہ اوس کافر نے
جب مرا حال سنا سنتے ہی جی بھر آیا

غیر نے آج کیا عہد وفا کا دعوی
تمھیں انصاف سے کہدو تمھیں باور آیا

وصل میں ہائے وہ اترا کے مرا بول اوٹھنا
اے فلک دیکھ تو یہ کون مرے گھر آیا

راہ میں وعدہ کریں جاؤں میں گھر تو کہیں
کون ہے کس نے بلایا اسے کیونکر آیا

داغ کے نام سے نفرت ہے وہ جلجاتے ہیں
ذکر کمبخت کا آنے کو تو اکثر آیا

کسکے آنے کا تصور ہے کہ ہر دم ہر وقت
ہے ترا تکیہ کلام اے دل ناشاد آیا

یہ وہ گہر ہے کہ خوشی کا تو مہیا کیا سامان
غم بھی آیا مرے دل مین تو بہت شاد آیا

رات بہر شور رہا ہے ترے ہمسایے مین
کس کے ارمان بھرے دل کو خدا یاد آیا

میرے قابو مین نہ پہرون دل ناشاد آیا
وہ مرا بہولنے والا نہ مجھے یاد آیا

کوئی بھولا ہوا انداز ستم یاد آیا
کہ تبسم تجھے ظالم دم بیداد آیا

چین کرتے ہین بیان رنج اوٹھانیکے لیے
کام عقبے مین ہمارا دل ناشاد آیا

دی موذن نے شب وصل اذان پچھلی رات
ہای کمبخت کو کس وقت خدا یاد آیا

لیجیے سنئے اب افسانہ فرقت مجھہ سے
آپ نے یاد دلایا تو مجھے یاد آیا

آپ کی بزم مین سب کچھہ ہے مگر داغ نہین
ہمکو وہ خانہ خراب آج بہت یاد آیا

کیا چھپے راز الٰہی دل شیدائی کا
عرصہ حشر تو بازار ہے رسوائی کا

وان شب وعدہ ملی پاؤن مین مہندی اوسنے
یان کلیجہ کوئی ملتا ہی تمنائی کا

ہوگیا پرتو رخسار سے کچھہ اور ہی رنگ
غنچے نے منہ چوم لیا اوسکے تماشائی کا

بن گیا داغ جگر مہر قیامت اے داغ
پر ابھی ناگ ہی ہے شب تنہائی کا

ذرا وصل پر ہو اشارا تمھارا
ابھی فیصلہ ہے ہمارا تمھارا

تجھے دین و دنیا مین کافی ہے مجھکو
بھروسا خدا کا سہارا تمھارا

ان آنکھوں کی آنکھوں سے لون مین بلائین
میسر ہے جنکو نظارا تمھارا

محبت کے دعوے ہوا خاک ہین سب
وہ کہتے ہین کیا ہے اجارا تمھارا

رکاوٹ نہ ہوتی تو دل ایک ہوتا
تمھارا ہمارا - ہمارا تمھارا

جدائی جو کی تمنے غیرون کی ہم سے
ہوا حال سب آشکارا تمھارا

نکل کر مرے گھر سے یہ جان لو تم
نہ ہوگا کسی گھر گذارا تمھارا

سنا ہے کہ دشمن کو چاہتا ہے
وہ دشمن ہمارا وہ پیارا تمھارا

کرینگے سفارش ہم اے داغ اون سے
اگر ذکر آیا دوبارا تمھارا

دوست دشمن کو ترے ناز نے اکثر مارا
ایک ہی وار مین دونون کو برابر مارا

یہ ستم طرفہ ستم ہے کہ ترا جیتا ہی رکھا
جان سے تونے کسی کو نہ ستمگر مارا

سخت جانی سے یقین تھا نہ مرے مرنی کا
موت سے پوچھتے ہین وہ اسے کیونکر مارا

مدعی کوئی بھی میدان سخن مین نہ رہا
تونے کیا معرکا اے داغ سخنور مارا

روز جاتا ہون نئی روپ سے اوسکی در پر ۔ روز لکھتا ہون نیا نام بدل کر اپنا

ہم کسی کام مین تقدیر کی قائل نہی تھے ۔ کچھ بن آئی تو کہتے ہین مقدر اپنا

داغ اوسکا الم اوسکا غم ہجران اوسکا ۔ سینہ اپنا جگر اپنا دل مضطر اپنا

وہ زمانہ بھی تمھین یاد ہے تم کہتے تھے
دوست دنیا مین نہین داغ سے بہتر اپنا

کچھ سعی سے اقبال میسر نہین ہوتا ۔ ہر آئینہ گر داغ سکندر نہین ہوتا

دنیا مین مزا عشق سے بہتر نہین ہوتا ۔ یہ ذائقہ وہ ہے کہ میسر نہین ہوتا

کیا کوئی زمانے مین ستمگر نہین ہوتا ۔ ہوتا ہے مگر تیرے برابر نہین ہوتا

بیداد تری دیکھ کے یہ حال ہوا ہے ۔ عاشق کوئی دنیا مین کسی پر نہین ہوتا

تم کہتے ہو معشوق اطاعت نہین کرتے ۔ عاشق بھی تو معشوق کا نوکر نہین ہوتا

ہم جانتی ہین آتے ہین یا تم کو فرشتے ۔ جس بزم مین شغل مئے و ساغر نہین ہوتا

ای داغ نہ دو جان محبت مین [illegible]
کچھ [illegible] جہان مین کوئی مر کر نہین ہوتا

ہم بوسہ لیکے اولٹے عبث [illegible] کر گئے ۔ یون جستجو [illegible] کہ یہ پہلا قصور تھا

کیون تو نے چشم لطف سے دیکھا غضب کیا ۔ قربان اوس نگاہ کے جسمین غرور تھا

دیکھا سلف سے آج تک انداز عشق کا
تقصیر وار تھا وہی جو بے قصور تھا

احمد کے غم مین دیدۂ و دل یون ہوئے تباہ
دل کا سرور تھا مری آنکھون کا نور تھا

اے داغ صدمۂ غمِ ہجران بجا درست
یہ سب سہی مگر تمھین جینا ضرور تھا

اس جفا پر یہ وفا ہے کہ تمھارا شکوہ
دل مین گھٹنے نہ دیا منہ سے نکلنے نہ دیا
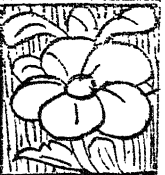
شوق نے راہ محبت مین ابھارا لیکن
ضعف نے ایک بھی گرتے کو سنبھلنے نہ دیا

کسی صورت نہ بچا عشق کی رسوائی سے
کہ مجھے نام بھی غیرت نے بدلنے نہ دیا

چھین لیتا ادسی مین حشر کے دن ضد کرکے
کیا کرون مجھ کو فرشتون نے مچلنے نہ دیا

بزم اغیار مین اوس شوخ نے عیاری سے
کیا ہی اعجاز کیا داغ کو جلنے نہ دیا
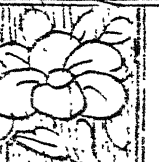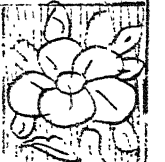
کھینچا غم فرقت کا دل تو نے عذاب ایسا
ہم تجھ کو سمجھتے تھے اے خانہ خراب ایسا

نیند آتی نظر آتی تا حشر نہین ہمکو
دیکھا ہے پریشان سا کچھ رات کو خواب ایسا

جو عرض تمنا پر ظالم نے کہا مجھ سے
اب تک نہ ملا ہوگا سائل کو جواب ایسا

تن تن کے جو چلتا ہے وہ شوخ کمان ابرو
ایک ایک سے کہتا ہے ہوتا ہے شباب ایسا

پوچھا تھا محبت مین ہوتا ہے قلق کیسا
قسمت نے کہا دیکھو ہے خانہ خراب ایسا

قسمت نے مری پایا جو رنج محبت مین
دوزخ کے بھی حصہ مین آیا نہ عذاب ایسا

مرنے بھی نہین دیتے جینے بھی نہین دیتے
انداز ترحم ہے وہ انداز عتاب ایسا

مین شوق مین بیخود ہون وہ غیر سے کہتے ہین
کردیتی ہے انسانکو بدمست شراب ایسا

جب خواب مین آتے ہو منہ مجھسے چھپاتے ہو
مشتاق تیرے ہم ہین ایسی عاشق سے حجاب ایسا

اے حضرت داغ اوسکو غیرون سے غرض کیا ہے
وہ اور یہ رسوائی سمجھین نہ خراب ایسا

شوق ہے اوس کو خودنمائی کا
اب خدا حافظ اس خدائی کا

کسی بندے کو درد عشق نہ دے
واسطہ اپنی کبریائی کا

پھنس گیا دل بری جگہ افسوس
کوئی پہلو نہین رہائی کا

آج وہ امتحان کرتے ہین
وقت ہے قسمت آزمائی کا

تبکدے کی جو سیر کی ہم نے
کارخانہ ہے اک خدائی کا

صلح کے بعد وہ مزا نہ رہا
اور سامان تھا لڑائی کا

سہین زمانے مین نام تیری خو نے
ستم کیا تو مرے دل کی آرزو نے کیا

دل فریفتہ جو کچھ کیا سو تو نے کیا
مجال کسکی ہے یہ کہون تجھسے جور تو نے کیا

حنا کو رنگ نے مشہور گل کو بو نے کیا
جہان مین شہرہ تمھارا رخ نکو نے کیا

وہ عرض وصل سے رکتے ہین تا بہ کانون تیر
اثر یہ خوب مری طرز گفتگو نے کیا

گیا رقیب کے گھر بارہا شب وعدہ
بہت ذلیل مجھے تیری جستجو نے کیا

اوچھلی گردن قاتل نہ بار خون سے بھی
ستم شعار کو نازک مرے لہو نے کیا

وہ آج ناز سے لائے تھے خنجر فولاد
اوسے بھی موم مری سختی گلو نے کیا

اوسی کو گردش دوران سمجھ گئی گردش
جو دور شیشہ و پیمانہ و سبو نے کیا

فرشتہ سنکے نہ اوڑجائے عرش پر زاہد
اوسی جو خاک سے پاک اسقدر وضو نے کیا

ہماری دوست کی ہم پر یہ مہربانی ہے
ہمارے واسطے جو کچھ ہر اک عدو نے کیا

خفا ہین اونسے تو وہ اور دل مجھے اوسکے
خفا تو اون کو مری شرح نے کیا

آشنا ہے تو اپنے مطلب کا
فیصلہ ہو چکا ہے یہ کب کا

روز محشر ہے یہ دلیل اونکی
کہتے ہین مجھ سے وعدہ تھا شب کا

داغ مے کو نہ دیکھے زاہد
دل تو ہے پاک رند مشرب کا

کافر عشق کیون مسلمان ہو
سب کو ہے پاس اپنے مذہب کا

پہلے انکار اور پھر دشنام
یہ نتیجہ ہے عرض مطلب کا

شکر ہے داغ کامیاب ہوا
حق تعالے بھلا کرے سب کا

وہ رسوائی سے ڈر جائے تو اچھا
[illegible] جائے تو اچھا

کہا ظالم نے میرا حال سنکر
وہ اپنی تیغ سے مر جائے تو اچھا

خدا جانے کہے کیا جاکے قاصد
دل اوس سے پیشتر جائے تو اچھا

غضب ہے انتظار وعدۂ حشر
یہیں کہکر مکر جائے تو اچھا

وہ تکلیف عبادت کیون کرین داغ
مری اون کو خبر جائے تو اچھا
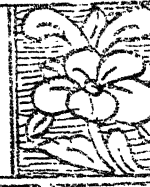
ہم اچھا ہین تعریف مری ہوتی ہے
آج یہ طرفہ تماشا سر محفل دیکھا

کیا سمجھے نہین ظاہر کی ملاقات کو ہم
دل تمھارا نہ ملا ہمسے گلے مل دیکھا

یا الٰہی [illegible] کہتی تو ہی مجھ سے
ہمنے سمجھا تو اسی لائق اسی قابل دیکھا

مست تھی آنکھہ تری دل تھا ہمارا بیخود
ہمنے دونونکو در معرکہ غافل دیکھا

اوسنے جب حکم دیا تھا مجھے مرجانا تھا
داغ تو دے نہ سکا جان ترا دل دیکھا

کوئی آگے نکل نہین سکتا
تجھہ سے فتنہ بھی چل نہین سکتا

زور قسمت سے چل نہین سکتا
دل سنبھالے سنبھل نہین سکتا

آسمان دوست ہو گیا تیرا
اب زمانہ بدل نہین سکتا

تم تو سو بار مان جاؤ گے
دل ہمارا بہل نہین سکتا

نام کو داغ ہون مگر ظالم
تو جلائے تو جل نہین سکتا

جلا کے دل کوئی جلتا ہوا ابھی ہمدم
سراغ ہو نہ کہین پھر کسی کا نام نہ لینا

شکار تیر نظر دل ہوا جگر نہ ہوا
پہنچ رہا ہے ذرا اسکی بھی خبر لینا

قناعت آپکو ہوتی نہین کسی شے پر
یہ کیا کہ دل کبھی لینا کبھی جگر لینا

ہمین تو شوق ہے پردہ تمکو نہ لینگے
تمہین ہے شرم تو آنکھ بچا کے دیکھ لینا

غرض تمھین سے ہوا دل کو غیر کا شکوہ
یہ قصہ مول نہ اے داغ اپنے سر لینا

عیش بھی اندوہ فزا ہو گیا
ہاے طبیعت تجھے کیا ہو گیا

یاد ہے کہنا وہ کسی وقت کا
ہوش مین آؤ تمھین کیا ہو گیا

یہ تو نہ تھی کوئی مکرنے کی بات
حرف خوشامد بھی گلا ہو گیا

اے دل بیتاب خدا کی قسم
عشق مین جی تجھے برا ہو گیا

دم مری سینے مین جو رکتا ہی آج — کون خدا جانے خفا ہو گیا

حال مرا دیکھکے کہتے ہین وہ — کوئی حسین اس سے جدا ہو گیا

داغ قیامت مین یہ مژدہ سنے

جا تجھے فردوس عطا ہو گیا

عشق مین دل نے بہت کام نکالا اپنا — سچ ہے ملتا ہی کہان چاہنے والا اپنا

اپنی نظرون مین تو سمجھا ہی وہ قد بوٹا سا — سرو گلچین کو دکھائے قد بالا اپنا

دیکھکر اوسکو تعجب سے جتاتا ناصح — مجھسے فرماتے ہین کیون دل نہ سنبھالا اپنا

ہین برے حال کے سب دیکھنے والے اے داغ

کوئی دنیا مین نہ پوچھنے والا اپنا

یہ قول کسی کا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا — وہ کچھ نہین کہتا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

اونکا یہی سننا ہی کہ وہ کچھ نہین سنتے — میرا یہی کہنا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

دیکھو تو ذرا چشم سخنگو کے اشارے — پھر تمکو یہ دعوی ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

خط مین مجھے اول تو سنائی ہین ہزارون — آخر یہی لکھا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

تمکو بھی شکایت ہی کہ تم دیتے ہو دشنام — مجھکو بھی گلا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

مشتاق بہت ہین مرے کہنے کے پر اے داغ — یہ وقت ہی ایسا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

کشتۂ ناز کو کیون نہ زندہ کرین آ کے مسیح
ہمین چھا دو کہ ہے ایسی کرامات ہی کیا

عالم وجد مین بیخود نہین تھے صوفی
تشنہ مین چور ہین رندان خرابات ہی کیا

مے انگور فرشتون کی بھی قسمت مین نہین
اس سے محروم ہین اک قبلۂ حاجات ہی کیا
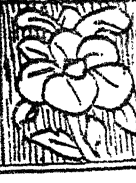
دیکھکر تیری داجی سے گذر جائیگا
... مر جائیگا

عاقبت پاک ہے میخوار کی لیکن زاہد
یہ تو میخانے سے اللہ کے گھر جائیگا

کرکے برباد مجھے چرخ کہان جاتا ہے
مین بھی ہمراہ اوسی کے ہو جدھر جائیگا

ابتدائے داغ ...
آخر ...

مین ہر طرح سے مورد الزام ہو گیا
... ہے مرا نام ہو گیا

شیشہ مرا سبو ہے مئے عشق کے لئے
آنکھ ... پیالہ ہین کف دل جام ہو گیا

بس شرح اسکی حضرت ناصح نہ کیجئے
معلوم ہمکو عشق کا انجام ہو گیا

قاصد کے ہاتھ چوم لئے مین نے لیکے خط
یہ اک طرح کا بوسۂ پیغام ہو گیا

جو ابتدائے عشق مین کام نادرست
انجام سب کا ٹھیک سے انجام ہو گیا

...لے گا مر اوداغ جگر صورت خورشید
...وتا ہے جدائی مین ضرر جان کا ناصح

کیا روز قیامت شب ہجران مین نہو گا
ہے یہ تو یقین تو ہے مرن نقصان مین نہو گا

اپنے ہی تو بیگانے نظر آئینگے ای داغ
اپنا تو کوئی حشر کے میدان مین نہو گا

...تمکو کیا ہر کسی سے ملنا تھا
...عید کے دن خفا خفا ہی رہے (استفہام بمعنے نفی ۱۲)

دل ملا کر مجھی سے ملنا تھا
آج کے دن خوشی سے ملنا تھا

آپ کا مجھسے ہی نہین ملتا
اس محبت پہ جی سے ملنا تھا

...یہ شکوہ فرقت پہ کہا پیار سے اوس نے
...مجنون کے طرفدار بنے ہین کئی دن سے

مجھکو بھی بہت رنج ترے سر کی قسم تھا
فرماتے ہین وہ آپ سے کس بات مین کم تھا

دل خون ہوا خاک ہوا خوب ہوا داغ
ہر آن تکلیف تھی ہر وقت کا غم تھا

...ادھر آئینہ ہے اودھر دل ہے
جسکو چاہا اوٹھا کے دیکھ لیا
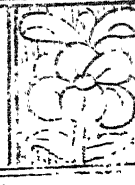
داغ نے خوب عاشقی کا مزا
جل کے دیکھا جلا کے دیکھ لیا

کریں انصاف دنیا میں اگر آفت کے ماروں کا
بنے خود آسماں پھاہا تمہارے دل فگاروں کا

ستم وہ چشم کافر سے تری چلنا اشاروں کا
غضب وہ دل پکڑ کر بیٹھ جانا بیقراروں کا

تمہیں چاہا اگر چاہا خطا اپنی یہ الفت کی
تمہیں دیکھا اگر دیکھا گنہ امیدواروں کا

بتوں سے عفو جرم عشق بھی چاہیں تو کہتے ہیں
خدا تو ہم نہیں بخشیں گنہ تقصیرواروں کا

قسم ہے تجھکو زاہد کیا کرے گر آنکھ سے دیکھے
چھلکنا ساغر مے کا چھلکنا بادہ خواروں کا

سنو افسانۂ فرہاد دیکھو قصۂ مجنوں
غرض کیا تم کو پوچھو جا کے ہم حسرت کے ماروں کا

کبھی بیٹھے کبھی اٹھے کبھی لوٹے کبھی تڑپے
تماشا دید کے قابل ہے تیرے بیقراروں کا

نہ فرصت ہے نہ راحت ہے غزل اے داغ کیونکر ہو
مگر کیا کیجئے مجبور ہے ارشاد یاروں کا

ہائے مہماں کہاں اے غم جاناں ہوگا
خانۂ دل تو کوئی روز میں ویراں ہوگا

کوستا ہے جو نصیبوں کو تو کہتا ہے وہ شوخ
پھر محبت نہ کریگا اگر انساں ہوگا

زندگی عشق میں مشکل ہے تو مر جائیں گے
اب یہی کام کریں گے جو آساں ہوگا

اب کہاں لخت جگر سینے میں اے دیدۂ تر
اور ہوگا تو سر گوشۂ داماں ہوگا

آپ کے سر کی قسم داغ کو پروا بھی نہیں
آپ کے ملنے کا ہوگا جسے ارماں ہوگا

ادھر دیکھ لینا ادھر دیکھ لینا
کنکھیون سے اوسکو مگر دیکھ لینا

فقط نبض سے حال ظاہر نہوگا
مرا دل بھی اے چارہ گر دیکھ لینا

نہ دینا خطِ شوق گھبرا کے پہلے
محل موقع اے نامہ بر دیکھ لینا

تغافل مین شوخی نرالی ادا تھی
غضب تھا وہ منہ پھیر کر دیکھ لینا

ہمین جان دینگے ہمین مر مٹین گے
ہمین تم کسی وقت پر دیکھ لینا

دئے جاتے ہین آج کچھ لکھ کے تمکو
اسی وقت فرصت مگر دیکھ لینا

اوسکی طرف سے دل نہ پھرا لگ کہ ناصحو
اب ہو گیا یہ جسکا طرفدار ہو گیا

کس کسکی چاہ کیجئے کس کسکی آرزو
اک دل ہزار غم مین گرفتار ہو گیا

اک حرف آرزو پہ وہ مجھسے خفا ہوئے
اتنی سی بات کہہ کے گنہگار ہو گیا

اے داغ کیا بتائین محبت مین کیا ہوا
بیٹھے بٹھائے جان کو آزار ہو گیا

نالہ ہر اک بشر کے جگر سے نکل گیا
جی ہی نکل گیا وہ جدھر سے نکل گیا

اللہ رے اوسکا حسن ترقی بلا کی ہے
ہر موئے زلف موئے کمر سے نکل گیا

جس دل پہ وہ نگاہ پڑی دو لکی بار تھی
یہ نیمچہ ہزار سپر سے نکل گیا

ردیف الباء

ہم مٹ گئے تو پرسش نام و نشان ہے اب
اسکی تلاش کر کہ محبت کہان ہے اب

مین کیا کرون بلا سے جو تو مہربان ہے اب
وہ دل کہان ہے اب وہ طبیعت کہان ہے اب

ہرگز نہ تھا زمانۂ سابق مین یہ فلک
جس آسمان کی دھوم تھی وہ آسمان ہے اب

بے مہر بیوفا و دل آزار و دل ستان
جی ڈھونڈتا ہے جسکو وہ پیدا کہان ہے اب

تم باوفا سہی مگر اتنا تو سوچ لو
کچھ دیکھ ہی لیا ہے جو دل بدگمان ہے اب

دو ظالمو مین لاگ ہوئی میرے واسطے
نا مہربان ہے وہ تو فلک مہربان ہے اب

ظالم کہین خدا نہ کرے تو سنے اوسے
جو کچھ شب فراق مین ورد زبان ہے اب

اللہ وہ زمانہ نہ تاثیر کیا ہوا
کہنے کو واسطے مرے لب پر فغان ہے اب

بیٹھے ہین ہم بھی گوش بر آواز کہہ تو دو
آنا ہے جسکو آئے یہان امتحان ہے اب

قربان جاؤن درد جگر کے وہ رکھکے ہاتھ
یہ پوچھتے ہین مجھسے بتا تو کہان ہے اب

ملنے کے بعد رنج اوٹھائے ہین اسقدر
شکر وصال بھی مرے لب پر فغان ہے اب

کیا کیا ملا دئے خاک مین انسان چاند سے
سچ پوچھیے اگر تو زمین آسمان ہے اب

مدت ہوئی کہ داغ کو سنتے تھے سودا سر
کیا جانے وہ خدائی کا مارا کہان ہے اب

نہین سنتا ستم ایجاد ہماری یارب
تجھسے ہر وقت ہی فریاد ہماری یارب

پھر کوئی مانے نہ مانے ہمین پروا کیا ہے
مان لے گر دل ناشاد ہماری یارب

ہجر مین زندہ رہا داغ تو وہ کہتے ہین
ہاے بیکار ہی بیداد ہماری یارب

میرے ہی دم سے پھر وفا کا نشان ہے اب
تجھسا اگر نہین ہے تو مجھسا کہان ہے اب

اک اک گھڑی ہے وعدے کی اک اک برس مجھے
تم دو گھڑی کہہ گئے ورد زبان ہے اب

کیا مر گیا ہون دیکھو تو اے چارہ گر مجھے
اونکی زبان سے میری وفا کا بیان ہے اب

آخر یہ ہو گیا دہن تنگ کا جواب
گنجائش ابھی آپکے دلمین کہان ہے اب

باقی ہے آدھی رات مگر اسکا کیا جواب
گھبرا کے اب وہ کہتے ہین وقت اذان ہے اب

سینے سے میرے دست تسلی اوٹھائیے
یہ بھی دل نحیف کو بار گران ہے اب

دیکھو ذرا سی شرم نے سب کچھ مٹا دیا
وہ آنکھ وہ نگاہ وہ چتون کہان ہے اب

کیا لطف دوستی کہ نہین لطف دشمنی
دشمن کو بھی جو دیکھیے پورا کمان ہے اب

یہ کیا کہا کہ حشر کے دن آزمائینگے
مین خوب جانتا ہون مرا امتحان ہے اب

تمکو یقین نہین تو نہو اسکا کیا علاج
کمبخت داغ تمسے بہت بدگمان ہے اب

دل ناکام کے کام خراب
کر لیا عاشقی مین نام خراب

زلف ہے چور چشم یار شریر
حسن کا سب ہے انتظام خراب

واہ کیا منھ سے پھول جھڑتے ہین
خوبرو ہو کے یہ کلام خراب

داغ ہے بدچلن تو ہونے دو
سو مین ہوتا ہے اک غلام خراب

ردیف فارسی

مہربان ہو کے جب ملین گے آپ
جو نہ ملتے تھے سب ملین گے آپ

ہجر کا شکوہ حشر مین کرتا
وان تو ہے یہ غضب ملین گے آپ

ڈرتے ڈرتے کہونگا راز نہان
خواب مین مجھ سے جب ملین گے آپ

دم رخصت یہ چھیڑ دیکھو تو
مجھ سے کہتے ہین کب ملین گے آپ

کاروان کی تلاش کیا اے دل
آگے منزل پہ کب ملین گے آپ

ایک تو وعدہ اور اوس پہ قسم
یہ یقین ہے کہ اب ملین گے آپ

داغ اک آدمی ہے گرما گرم
خوش بہت ہونگے جب ملین گے آپ

کیا سبب شاد ہین شاباش جی آپ سے آپ
چلی آتی ہے مجھے آج ہنسی آپ سے آپ

ابھی آئی بھی نہیں کوچۂ دلبر سے صبا
کھل گئی آج مری دل کی کلی آپ سے آپ

سوچتے ہیں کہیں تدبیر سے قسمت والے
کہ نکل جاتے ہیں ارمان دلی آپ سے آپ

کچھ تو فرمائیے اس بدمزگی کا باعث
آپ ہی آپ ہے رنجش خفگی آپ ہی آپ

کبھی کثرت سے غرض ہے کبھی وحدت منظور
کبھی وہ انجمن آرا ہے کبھی آپ ہی آپ

دل لگی آگ ہے اے داغ خبر لو جلدی
جو لگائے سے لگی کب وہ بجھے آپ ہی آپ

کم نہیں سامان میں ہنگامۂ محشر سے آپ
دیکھیے دل کو دکھائیں تنگی اس گھر سے آپ

اپنے سینے سے دبا دیجئے ذرا سینہ مرا
چور کیجیے شیشۂ دل کو اسی پتھر سے آپ

وصل میں کیسی حیا میں تو نہ مانوں گا کبھی
سہم کر چپ ہو رہے ہیں شبہ میرے ڈر سے آپ

حضرت زاہد ہر اک نشہ کو عادت شرط ہے
مر نہ جائیں گے شراب تسنیم و کوثر سے آپ

ابتدا سے انتہا تک عشق میں ہیں خوفناک
امتحان ہے غیر شام غم سے ہم محشر سے آپ

شرم سے گو اب کسی جانب نگاہ اٹھتی نہیں
چٹکیاں لینے لگے کلیجے میں اسی نشتر سے آپ

حضرت زاہد نکل آیا فلک پر آفتاب
پیر و مرشد اب تو اٹھو میکدے کے در سے آپ

کیوں جناب داغ یاد اللہ مری یاد ہے
بھیجیئے رات کو آتے ہیں کس گھر سے آپ

ردیف الیاء

بزم دشمن مین ہے کھلنا گل تر کی صورت ... جاؤ بجلی کی طرح آؤ نظر کی صورت

نہ مٹاے سے مٹی فتنہ و شر کی صورت ... نظر آتی نہین اب کوئی گذر کی صورت

اوسکو دیکھے کوئی محفلمین کسکی طاقت ... ہر بشر دیکھنے لگتا ہے بشر کی صورت

یاد تشبیہ سے دو ہو کے سرو ہو جاتے ہین ... کیون نہ لگ جائے ملائی تھی کمر کی صورت

آئے تھے گھر مین مرے آگ بگولا بنکر ... ٹھنڈے ٹھنڈے ہی وہ گئے باد سحر کی صورت

ہاتھ آنکھونپہ ہے شب وصل عبث کیتے ہو ... میری صورت نہ سہی دیکھو سحر کی صورت

آپ نے کین ہین عبث شرم سے نیچی آنکھین ... چبھ گئی یہ بھی ادا دلمین نظر کی صورت

منتظر ہجر مین ہیہات ہین مشتاق ہو تم ... نظر آتی نہین اونکو سحر کی صورت

کوئی دم کوئی گھڑی کل نہین پڑتی دلکو

مین بیان کس سے کرون آٹھ پہر کی صورت

ہے طرفہ تماشا سر بازار محبت ... سر بیچتے پھرتے ہین خریدار محبت

اللہ کرے تو بھی تو بیمار محبت ... صدقے مین ترے چھوٹے گرفتار محبت

ابروے چلے تیغ تو مژگان سے چلے تیر

تم سے بھرکے بیچ ہین خطا دار محبت

اسواسطے دیتے ہین ہر ذرہ پہ داغ
اک درد کے خوگر ہین بیمار محبت

ہے گور الٰہی قفس تنگ سے کیا کم
مر کر بھی نہ چھوٹے نہ گرفتار محبت

کچھ تذکرۂ عشق رہے حضرت ناصح
کانون کو مزہ دیتی ہے گفتار محبت

دل بھول نجائے کسی مژگان کی کھٹک
کچھ چھیڑ رہا اے خلش خار محبت

جو چارہ گر آیا مرے بالین پہ تو بولا
اللہ کو سونپا تجھے بیمار محبت

ثابت قدم اس سورہ الفت مین ہونگے
تھا سکو تہ تیغ ہو اقرار محبت

دیکھا ہے زمانہ نے ان آنکھون سے تو ای داغ
اس رنگ پہ اس ڈھنگ پہ اظہار محبت

شب وصل وہ اک شرم سے رخ پہ زلف
یہان یہ یقین اب نہ جائیگی رات

نہ نکلے گا دل کوچہ زلف سے
مسافر کو رستہ بھلائیگی رات

شب ہجر چمکائیگی داغ دل
فلک تجھکو تارے دکھائیگی رات

گریزان ہے کیون اسقدر روز وصل
ٹھہر تجھکو کہا نہ جائیگی رات

شب وصل کی داغ یہ آرزو
خدا سے نہ تجھکو ملائیگی رات

شعلہ رو سیکڑون نظر آئے
ہین زمین پر بھی آفتاب بہت

شام ہونے تو دو چلے جانا
ہے ابھی تیز آفتاب بہت

کچھ سمجھکر وہ ہو رہے خاموش
تھے مری بات کے جواب بہت

دیکھیے کب عدم کو جانا ہو
کر چکے داغ پا تراب بہت

عالم یاس میں تنہا ہے یہ انسان بہت
دل سلامت ہے تو حسرت ہیں ارمان بہت

قتل بھی تو نے کیا شکر جفا نے مجھکو
کام آئے ہیں ترے وقت میں احسان بہت

سر اوٹھاتے نہیں تو شرم جفا سے ظالم
یا کیے ہیں کسی کمبخت نے احسان بہت

تم کہ بیداد کرو اور نہ شرماؤ ذرا
ہم کہ ناکردہ گنہ اور پشیمان بہت

دل سے کس طرح بھلاؤں تجھے ای پردہ نشین
بیخودی میں بھی تو رہتا ہے ترا دھیان بہت

تنگ لائے گا ترا سینہ صفائی کافر
ایکدن لائینگے اس تل پہ یہ ایمان بہت

بزم احباب میں اے داغ کبھی تو ہنس بول
دیکھتے ہیں تجھے ہر وقت پریشان بہت

وہ عدو کو ساتھ لے آئے ہیں عیادت کو مری
اک نظر ہے سوئے دشمن اک نظر ہے سوئے دوست

اے صبا تو بھی اوٹھا کے چل ذرا وقت خرام
قد آدم سے زیادہ بڑھ گئی گیسوی دوست

بانکپن قد میں مشتاقوں سے کیا کیا خوبرو
دیکھتے ہی تیری صورت تن گئی ابروی دوست

میرا شگفتہ مزاج ہو اونکا جدا مزاج
پھر کس طرح سے ایک ہو اچھا برا مزاج

دیکھا نہ اس طرح کسی معشوق کا مزاج
اللہ کیا دماغ ہے اللہ کیا مزاج

نا اتفاقیاں تھیں پیام و سلام تک
جب مل گئی نظر سے نظر مل گیا مزاج

کل دن کا سامنا جو ہوا خیر ہو گئی
بدلی ہوئی نگاہ تھی بدلا ہوا مزاج

اونکو بغیر چھیڑ کئے چین ہے نہیں
کتنی شریر طبع ہے کیا چلبلا مزاج

سچ ہے خدا کی دین میں کیا دخل ہو سکے
اک داغ کا مزاج ہے اک آپ کا مزاج

جاے آسودگی کہاں ہے آج
جو زمین کل تھی آسمان ہے آج

تم وہاں تھے تو دل وہاں تھا کل
تم یہاں ہو تو دل یہاں ہے آج

اس ہدف پر لگائیں گے وہ تیر
دل نشین داغ کا نشان ہے آج

ردیف جیم فارسی

غربت کے رنج فاقہ کشی کے ملال کھینچ
ای داغ پیر زمانے سے مت سوال کھینچ

نازک بہت ہی رشتۂ الفت نہ ٹوٹ جاے
اتنا نہ اپنی آپ کو اے مہ جمال کھینچ

قامت دکھا کے آج صنوبر کو کر قلم
سولی پہ سرو باغ کو اے نونہال کھینچ

وہ ٹھنڈی ٹھنڈی سانس لیکے گھر کو چلے گئے | لو اور آہ سرد دل پر ملال کھینچ

اے داغ جذب کی کہیں ہے اب کشش
کی [illegible] کشیدہ رخ نے تو ہم سے کمال کھینچ
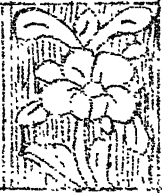
یون صورت یار کی تصویر کھینچ | کچھ ادا کچھ ناز کچھ تقریر کھینچ
کیون کھٹکتا ہے عبث خار عشق | یا نکل یا دامن تاثیر کھینچ
ہو چکا سفاک عذر ناز کی | تو کمان کی طرح دل سے تیر کھینچ
دامن یوسف اگر کھینچا تو کیا | اے زلیخا دامن تاثیر کھینچ

داغ کو تو نیم بسمل چھوڑ دے
دل سے او سفاک آدھا تیر کھینچ

یہ جانتے ہیں ان کو جانا ہے ایک دن | ناصح کے ڈر سے خیر مناتے ہیں جھوٹ سچ
وعدہ وفا کریں آئیں نہ آئیں | گھبرا کے کچھ تو بول اٹھاتے ہیں جھوٹ سچ
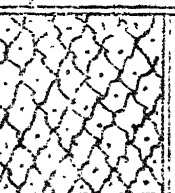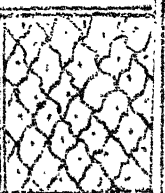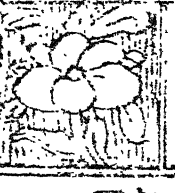
القصہ یہ کہ ان کے سوالوں کا کیا جواب
باتیں اگرچہ ہم بھی بناتے ہیں جھوٹ سچ
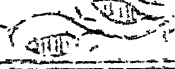
ردیف حاے حطی

پکارتی ہے خموشی مری فغاں کی طرح | نگاہیں کہتی ہیں سب راز دل زباں کی طرح

بگڑ گئی ہے یہان اسطرح جہان کیطرح
کہان کی وضع کہان کی ادا کہان کیطرح

چھڑائے قید سے اے قید ہم اسیرون کو
لگادے آگ قفس کو بھی آشیان کیطرح

کبھی تو صلح بھی ہو جائے زہد و مستی مین
الٰہی شیخ بھی میخوار ہو مغان کیطرح

جلاکے داغ محبت نے دل کو خاک کیا
بہار آئی مری باغ مین خزان کیطرح

حیانے روک لیا جذب دل نے کھینچ لیا
چلے وہ تیر کیصورت کھنچے کمان کیطرح

تلاش یار مین چھوڑی نہ سرزمین کوئی
ہمارے پاؤن مین چکر ہے آسمان کیطرح

جھکی ہی جاتی ہے کچھ خود بخود حیا سے وہ آنکھ
گری ہی پڑتی ہے بیمار ناتوان کیطرح

یہ سدّ راہ ہوا اسکا پاس رسوائی
انھین سنا ہی دیا حال داستان کیطرح

ادای مطلب دل ہمسی سیکھ جائے کوئی
انھین سنا ہی دیا حال داستان کیطرح

یہ دل ہے آپکا گھر رہیے شوق سے لیکن
شکیب و راحت و صبر و قرار جان کیطرح

قیامت آئی شب وصل میرے گھر کے پاس
رقیب نے اوسے آواز دی اذان کیطرح

مجھے یہ حکم ہے زنہار تم نہ کرنا عشق
نصیحتین بھی وہ کرتے ہین امتحان کیطرح

ہم اپنے ضعف کے صدقے بٹھا دیا ایسا
ہلے نہ در سے ترے سنگ آستان کیطرح

کچھ ادن سے کہنے کو بیٹھے تھے ہم جو خلوت مین
رقیب آ ہی گیا مرگ نا گہان کیطرح

میں پوچھتا ہوں آپ سے الفت کے باب میں
دیجئے خدا کے واسطے اچھی سی صلاح

دل کو صلاح کار بنا کر ہے تو تباہ
دشمن ہی ہو وے جو بری بات کی صلاح

کہتے ہیں جب وہ مجھ سے تجھے ہم کرینگے قتل
کہتا ہوں ہاتھ باندھ کے جو آپکی صلاح

رنج فراق یار میں مر جاؤں یا جیوں
میں تجھ سے پوچھتا ہوں یہ آکے تیری صلاح

گذری ہے باتوں باتوں میں آدھی شب وصال
تیرے حضور شام ہوا اور کے حضور صبح

میں نے شب فراق یہ کہکر گذار دی
وہ آئی لو وہ آئی دل ناصبور صبح

بے صبریوں سے داغ شب غم میں فائدہ
کمبخت تیرے نالوں سے ہوگی ضرور صبح

دل نہ رہا سینے میں دم کی طرح
ٹوٹ گیا تیری قسم کی طرح

تم مرے دل میں رہو دم کی طرح
دم نہ سہی حسرت و غم کی طرح

عہد کسی طرح گوارا نہ تھا
اوس نے قسم کھائی ہے دم کی طرح

جب یہ کہا مرتے ہیں کہتے ہیں وہ
مر نہ گئے اہل عدم کی طرح

غیر کے آگے وہ مرے حال پر
لطف بھی کرتے ہیں ستم کی طرح

ردیف خاے معجمہ

ہوئی جب سے زبان یار گستاخ — خوشامد گو ہوئے ناچار گستاخ

رہوں چپ آپ کیوں چپ لگ گئی ہے — اگر بولوں بنائیں یار گستاخ

کہا کیا کیا نہ عرض تمنا — ہوا سو بار چپ سو بار گستاخ

تری رحمت اگر حامی نہ ہوتی — نہ ہوتے کافر و دیندار گستاخ

رہے خنجر رہے پاس ادب داغ
نہ ہونا مرتے دم زنہار گستاخ

نرگسی چشم ہے بلا کی شوخ — شوخ بھی اور انتہا کی شوخ

ہر نگہ تیری انتہا کی شریر — ہر ادا تیری انتہا کی شوخ

جو فرشتے سے بھی نہ باز آئے
ہے زبان ایسی بجپیا کی شوخ

ردیف دال مہملہ

بہاگوں علاج درد محبت سے کیوں نہ میں — دینگے طبیب زہر یقیں ہے دوا کے بعد

دیتے ہیں داغ لطف و عنایت سے پیشتر — دل مانگتے ہیں کینہ و جور و جفا کے بعد

ہوے ہم اونکو پہلے ہی ناراض کر دیا — چہوکے ہم اونسے کرتے ہیں شکوے دعا کے بعد

آرام کے لئے ہے تمہیں آرزوی مرگ
اے داغ اور چین بھی آیا فنا کے بعد

ہے قہر اگر اب بھی ہو رازِ نہاں بند
لب بند نفس بند جبیں بند زبان بند

جس دل کو لگی ہو وہ کرے خاکِ فغاں بند
کیجے تری فریاد کسی کی ہے زبان بند

مقبول نہ ہونگی کسی مسکین کی دعائیں
میخانہ کا دروازہ ہے پیرِ مغان بند

کیا جانیے گئے چھپ کے شبِ وصل کدھر سے
تا صبح جو دیکھا تو رہا قفل بکان بند
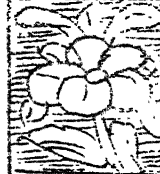
وہ زیست نہیں موت ہے ای داغ پھر اسکو
زندان خلائق میں ہو جو کوئی جوان بند
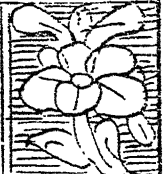
دل میں ہے غم و رنج و الم حرص و ہوا بند
دنیا میں مخمس کی ہے آنہ کھلا بند

ای محتسب اک دم سے تری کتنی جفائیں
شیشے کا ہے دم بند صراحی کا گلا بند

دم رکتے ہی سینے سے نکل پڑتے ہیں آنسو
بارش کی علامت ہے جو ہوتی ہے ہوا بند

رک جائے جو درد کے سبب وہ نالہ نہیں اپنا
محشر میں بھی ہوگا نہ یہ آزاد ذرا بند

کہتے تھے ہم ای داغ وہ کوچہ ہے خطرناک
چپ چھپ کے مگر آپ کا جانا نہ ہوا بند
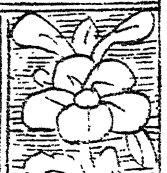
چھپتے ہیں کب چھپائے سے جی کی بر و پسند
آنکھیں کہہ رہی ہیں کہ آیا ہے تو پسند

ناکام ہو جاؤن کی مجھے آرزو پسند
گم گردہ آرزو کی مجھے جستجو پسند

اے غم معاف کر یہ تصور ہی عشق کا
مہمان کو نہ آئیگا جھوٹا لہو پسند

خاموش سنتی رہتی ہی پہرون شب فراق
تصویر یار کو ہی مری گفتگو پسند

جی چاہتا ہی رد و بدل جای روزگار
مٹجای وہ زمانہ جسے آئے تو پسند

آنسو گرا جو آنکھ سے تقدیر نے کہا
ملتے ہین دیکھ خاک مین یون آبرو پسند

بدنام کر دیا ہے تمہین عشق غیر نے
اب ہو گیا خطاب تمھارا عدو پسند

پہرون پڑہی ہی حضرت داؤد دیر نماز
جب آگیا ہی داغ کوئی خوش گلو پسند

ہوتی ہی جنس مہر و وفا چارسو پسند
آگے تری پسند کری جسکو تو پسند

میری طرح سے جائیگی تجھپر کسکی جان
میری طرح سے آئیگا عالم کو تو پسند

جنت مین پہول پہولکے سونگھین گمقا بطر
دنیا مین تہی کسی گل عارض کی بو پسند

افسانہ کلیم و تجلی بہت سنا
وہ آنکھ ہے جسے آجاے تو پسند

کیا کیا عجب طرح سے ملایا ہی خاک مین
آنکھونکو بھی نہین ہی دل کا لہو پسند

دینے لگے اخیر دہ باتو نہین گالیان
جانا کہ اوسکو آئی مری گفتگو پسند

رگ رگ سے دم نکالکے لیا دل ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر
درد فراق کی ہی مجھے جستجو پسند

سو حسرتون مین پایا تو معلوم ہو مجھی — یہ شوق نا پسند ہی یہ آرزو پسند
رغبت ہی ہجر مین اسی آب و طعام سی — آنسو عزیز زہر گوارا لہو پسند

ای داغ بچ کے جاتے ہو ذلت سی عشق کی
دنیا مین ہو تمہین تو بڑی آبرو پسند

نہو کیونکر افضل ہمارا محمدؐ — کہ ہی اپنے پیاری کا پیارا محمدؐ
الٰہی یہ محشر مین ہم کہتے جائین — کہان ہی کہان ہی ہمارا محمدؐ
یہی بات عاشق و معشوق کی — نہین تیری فرقت گوارا محمدؐ
کہین گے یہی اوس شہ انبیا سے — وہان ہونگے جب آشکارا محمدؐ
شفیع امم روز محشر تمہین ہو — ہمین ہی تمہارا سہارا محمدؐ

بلالو مدینے مین بہی داغ کو تم
نہین ہند مین اب گذارا محمدؐ

خدا دے تو دے آرزوی محمدؐ — کرے چشم و دل جستجوی محمدؐ
کہان باغ جنت کہان باغ یثرب — کہان بوئے گل اور بوی محمدؐ

الٰہی نہو داغ کا بال بیکا
رگ جان ہے تار موے محمدؐ

نہ وہ مہرباں ہو کے نامہرباں
عداوت مری ہے محبت کے بعد

لڑین گے وہ حوروں سے فردوس مین
یہ فتنہ اوٹھیگا قیامت کے بعد

مجھے منھ لگا کر نہ دل سے اوتار
کہ ذلت نہین دیتے عزت کے بعد

تڑپنا نہ دیکھا گیا داغ کا
ہوا خاتمہ کس مصیبت کے بعد

اے وعدہ فراموش رہے تجھکو جفا یاد
یہ بھول بھی کیا بھول ہے یاد بھی کیا یاد

بھولا نہین مین قطع تعلق مین غم و عشق
اسکا بھی مزا یاد ہے اسکا بھی مزا یاد

دل دیتے ہین او مفت مین کیا یاد کروگے
احسان جو مانوگے تو آئیگی وفا یاد

چبھتا تھا لڑکپن ہی سے کچھ بانکپن اوسکا
ترچھی سی نگہ یاد ہے ترچھی سی ادا یاد

محشر مین حسینوں کی طرف تاک لگائی
وہ مین ہی تو ہونگا یہ رہے تمکو بتا یاد

تم بھولتے ہو آجکی بات آج ہی اکثر
مشکل ہے اگر وعدۂ فردا نہ رہا یاد

معشوق ہے اے داغ تغافل کا گلہ کیا
کیون یاد کرے تمکو کرے اوسکی بلا یاد

گو اونکے گھر سے ہو گئی دیر ندیم نیند
رکھتا نہیں ہے کام کسیکا کریم نیند

ہوگا دم اخیر بھی اب پر مرے الم
ہو گئے زبان پڑ کے الف لام میم بند

قاتل کی طرز نیم تبسم اداے ہے
لب نیم وا ہیں زخم جگر کے تو نیم بند

ایسی شسی ہین ہم ذہبت لن ترانیان
روکے سی کب ہوئی ہو زبان کلیم بند

چوری سے کوئی رات کو نکلا ہو دیکھیے
دروازہ گھر کا نیم ہوا اور نیم بند

ہم بحر اشک روک کے کہتے ہیں آنکھ میں
کوئی کرے تو کوزے میں دریا حکیم بند

ای داغ اوسنے جور و جفا کا گلہ عبث
تیرے کہے سے ہوگی نہ رسم قدیم بند

ردیف ذال معجمہ

لاکھ لکھے اوسنے ہیں اندوہ محبت کے کاغذ
کب وہ پڑھتے ہیں کسی سوختہ تن کا کاغذ

آتش رنگ حنا سے تری ہاتھوں میں لگا
جل نہ جای کہیں اس سوختہ تن کا کاغذ

غور سے ہمنے جو دیکھا تو صفت سے تیری
کوئی خالی نہیں ارباب سخن کا کاغذ

آئی پیری تو کہاں رنگ جوانی کی بہار
کہ بگڑ جاتا ہے تصویر کہن کا کاغذ

ورق دل پہ کھنچی داغ صنم کی تصویر
تھا یہ اس کام کا یہ اور اسی فن کا کاغذ

ہیں میرے گلے کے ہار تعویذ
اک درد جگر ہزار تعویذ

کھنچتی ہین زمین پہ لکیرین
یون لکھتے ہین خاکسار تعویذ

دشمن مرے زہر گھولتی ہین
اور رولنس وہ غمگسار تعویذ

چاہون جو پئے مزار تعویذ
ہون سنگ ستم ہزار تعویذ

قرطاس فلک جو مجھکو ملتا
لکھتا پئے حب یار تعویذ

ان بازون پہ فدا ہین جوشن
صدقے قربان نثار تعویذ

جوڑا جو کھلا تو کھل پڑا دل
ہم سمجھے تھے اسے لگار تعویذ

تسخیر پری کے واسطے داغ
لکھتا ہون مین بار بار تعویذ

ردیف راے مہملہ

تمام عالم مین خاک چھانی - یہ عشق آخر کو تنگ ہوکر
جب آدمی کو نہ پایا تو وہ تو دل پہ بیٹھا خدنگ ہوکر

وہی تو ہے شعلہ تجلی کہ دشت ایمن سے تنگ ہوکر
جب اوس نے اپنی نمود چاہی کھلا حسینون پہ رنگ ہوکر

نہ دیکھو تم آئینے کو کہ مجھکو رہتا ہے ہول ہر دم
کہین نہ جم جاے عکس اس کا رخ مصفا پہ زنگ ہوکر

بڑا مزہ اوس ملاپ کا ہے جو صلح ہو جائے جنگ ہو کر

رہے گا خنجر پہ تیرے دھبا کہ تو نے بے جرم اوس کو مارا

یہ داغ کا خون ہی ہے گا نہ چھٹے ہرگز یہ رنگ دہو کر

ہزار کہو حشر پہ موقوف داستان میری
اوڑی ہے خاک زمانے میں جسقدر اپنا
وہ چشم مست ہے اور شیرۂ پنجۂ مژگان
نیاز و ناز دکھاتا ہے یہ نشیب و فراز
امید وصل ہو گیا - ایک وعدۂ دیدار
نہیں ہے ہوش سے خالی ہماری بیہوشی
فلک کرے بھی جو سامان عیش کو برباد

کرو خدا کے لئے رحم اہل محشر پر
جمی ہو آکے ہمارے دل ستمگر پر
کہ جیسے ہاتھ کسی نازنین کا ساغر پر
زمین ہے زیر قدم آسمان ہے سر پر
اوسے بھی تو نے توڑا ہے روز محشر پر
کہ بیخودی میں گری بھی جو ہم تو ساغر پر
تو جام جم یہ گرے آئینہ سکندر پر

ادھر بچھو رہا ہے وہ دیوانہ داغ در بار سے
بپا ہے حشر کا ہنگامہ آپ کے در پر

وہ نازک کہ جائے ہے باہر نکل کر
محبت نے کی جب ہی دستگیری
ہماری گواہی دی حشر کے دن

تحفے اس طرح [illegible]
مقدر نے رو رو دیا ہاتھ مل کر
ہوئے کچھ ادھر کچھ ادھر لوگ مل کر

تھا ہمیں ہجر میں اک ایک مہینا برسوں
دن گذارے ہیں ترے ہجر کی قسم گن گن کر

اونگلیوں پر جو ہوا کرتی ہے گنتی ہر روز
یاد کرتے ہیں وہ انداز ستم گن گن کر

چار ہی داغ دئے تو نے فلک لانے کو
جو ملی ہیں ہمیں تجھ سے وہ درم گن گن کر

دس کی دو کہتی ہیں جب لیتے ہیں بوسے نکے
بھول ہم ڈال دیا کرتے ہیں کم گن گن کر

ہم کو مٹا نہیں دیتا رہ دور غم ای داغ
شاد ہیں ان عشق میں ہم گن گن کر

جواب وصل نکلا آپکے منہ سے نہیں بنکر
شکایت بھی ہماری آپ کی تو لب آفریں بنکر

گلہ سبکو رکھنا تھا تو یوں اچھے رکھنا تھا
کدورت دل میں ہی وہ سکی کچھ بھی زمیں بنکر

جو کرتے ہیں وہی مجنوں کی ہم کیا ہسکو سوجھا تھا
مگر وہ دل میں بیٹھا لیلی محمل نشیں بنکر

خیال ناز کی سو کوئی نامے کو نہیں سکتا
ہزاروں آفتوں سے بچ گئی ہم نازنیں بنکر

یہاں ہم بدنصیبی کے جو حصہ میں نہیں آتی
الہی ہو گئی کیا خوبی قسمت دہیں بنکر

شراب عشق کی بھی عجب تاثیر دیکھی ہے
بگڑ جاتا کریہ کہیں نہیں ہی کیفیت لعین بنکر

نہیں ممکن تا اثر خجلت سے لب تک آ نہیں سکتی
رہی ہے جو آہ سینے میں لگا شمر نگیں بنکر

کوئی معشوق سے ایسی پرستی کرتا ہی کبھی
کہ تیرا نام چھپتا ہے مرے دل میں نگیں بنکر

تمہارے لب کے آگے خندہ گل کا یہ عالم
کہ جس صورت کوئی بد شکل اترائی حسیں بنکر

پوچھا جو اون سے آؤ گے کب ہنس کے چپ ہوے
چہرے پہ اپنی زلف پریشان کو چھوڑ کر

ظالم تری نگہ نے کیا کام ہے تمام
نشتر چبھوے ہین تو رگ جان کو چھوڑ کر

محشر سے جائین خلد مین یا رب یہ کب ہوا
حیرت زدہ ہم اون سے حیران کو چھوڑ کر

دنیا مین اور کوئی نہ تھا یا گناہگار
چھپتا رہا ہون دامن عصیان کو چھوڑ کر

تم لگا دو عاشق دلگیر پر
ناز ہو جس تیغ پر جس تیر پر

چارہ گر مرتے ہین کیون تدبیر پر
چھوڑ دین مجھکو مری تقدیر پر

شرم مجھ سے اور وہ بھی وصل مین
تم تو نادم ہو کسی تقصیر پر

داور محشر کے آگے تو سہی
لوٹ جاؤ تم مری تقریر پر

داغ سچ ہے جو خدا چاہے کرے
آدمی کا بس نہین تقدیر پر

جو بل ہے تری زلف گرہ گیر سے باہر
وہ پیچ نہین ہے مری تقدیر سے باہر

تم گھر سے تو نکلو کوئی آیا ہے مسافر
تم بات تو کر لو کسی رہگیر سے باہر

حیران ہین خود اپنی اداؤن سے جہان مین
آئینہ سے وہ گھر مین ہین تصویر سے باہر

دربان کے جھگڑے نے برا کام نکالا
گھبرا کے وہ نکلے اسی تدبیر سے باہر

آئے ہو تو اب داغ ستم دیکھتے جاؤ
آتا ہے جگر نالۂ شبگیر سے باہر

دل ناوک مژگان سے جگر تیر نگہ نے
اس تیر سے باہر ہون نہ اوس تیر سے باہر

دلّی سے تو کلکتہ تین پہونچے مگر اے داغ
کیونکر ہون حصار فلک پیر سے باہر

حسرت آتی ہے دل ناکام پر
اسکو دے ڈالون خدا کے نام پر

کان مین سن لو کہ رسوائی نہ ہو
ہم چلے آئے ہین جس پیغام پر

وصل کی شب کیون نہ اترا کے کہے
صبح عاشق ہو گئی ہے شام پر

جلنے لگتی ہے زبان کہتے ہی داغ
اُف نکل جاتی ہے میرے نام پر

غیر بھی میری طرح کرتے ہین آہین کیونکر
مین بھی دیکھون تو لپٹتی ہین نگاہین کیونکر

تھے تو عہد جوانی کی اُمنگ اور ترنگ
دل ہی مانے وہ رقیبونکو نہ چاہین کیونکر

نہ دلاسا نہ تسلی نہ تشفی نہ وفا
دوستی دشمن بدخو سے نباہین کیونکر

زیر دیوار کبھی جھانک کے تم دیکھ تو لو
ناتوان کرتے ہین دل تھام کے آہین کیونکر

چاہ کا نام جب آتا ہے بگڑ جاتے ہو
وہ طریقہ تو بتا دو تمہین چاہین کیونکر

جب وہ آنکھون مین سمائے مرے دل مین آئے
بند ہون ناصح نافہم یہ راہین کیونکر

درد مند وں سے کہین ضبط و فغان ہوتا ہی
چپکے چپکے تری بیمار کرا ہین

یہ چلن کس نے سکھائے یہ طریقے کس نے
آ گئین جور و جفا کی تمہین ا ہین

لالہ و گل کو جو دیکھا تو کہا مجنون نے
سر کٹا ٹوٹ کے نہون سرخ کلا

غیر کی چاہ کا دم بھرتے ہو تم کیا جانو
نالے کس طرح کیا کرتے ہین آہ

داغ وہ چاہتے ہین غیر کو چاہین ہم بھی
جو بُرا چاہے ہمارا اوسی چاہین کیونکر

جب وہ آئے شوخیِ گفتار پر
چل گئی چال اپنی بھی رفتا

صبح کو وہ جاگ کر پھر سو رہے
رہ گیا ہے آئینہ رخسا

اوٹھ نہین سکتی حیا کی بوجھ سے
رحم آتا ہے نگاہِ یا

کسکو تھا محشر مین خوفِ بازپرس
ہاتھ دوڑا دامن دلدار

روکتا ہے جب ہمین دربان یار
شعر لکھہ آتے ہین ہم دیو

دوست لائے اوس گلی سے جب مجھے
جسم گیا سایہ مراد یو

ضبط سے اشکونکی طاقت آ گئی
پھر گیا پانی دلِ بیما

جیتے جی کا یہ بھی اک آزار ہے
صبر کرنا وعدہ دیدا

چشم جانان سے الگ ہو ای حیا
دیکھ پائے جن مین مضمون وصال

یون جھکے پڑتے نہین بیمار پر
معترض ہین وہ او نہین اشعار پر

داغ کا کیون غم کیا کرتے ہین وہ
خوب برسے میرے ماتم دار پر

جانچ لو ہاتھ مین پہلے دل شیدا لیکر
دل کا سودا جو کرو تم سے وہ سودائی ہے
آنکھ کا ہے یہ اشارہ کہ نہ چھوڑے دل کو
کیا تماشا ہے کہ جب غیر سے ہو تم سے ہین خفا

نہین پھر ینکا مری جان ہے سودا لیکر
دام دیتے ہی نہین مال پرایا لیکر
منہ سے کہتے ہین کرے کوئی اسے کیا لیکر
گالیان دیتے ہین وہ نام ہمارا لیکر

شرط انصاف ہے یہ داغ کا دعوی ہے بجا
آدمی عشق کرے نام ہمارا لیکر

میرے دلکو دیکھکر میری وفا کو دیکھ کر
مینے پوچھا تھا لوگے دلکو تم یارات کو
دلربا ہی شرم ہی شوخی ہی دل کس کسکو دون

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر
مسکرائے اپنی وہ زلف دوتا کو دیکھکر
اسکو اکو دیکھکر یا اوس اکو دیکھ کر

غیر نے مہندی لگائی اوسکے ہاتھون مین جو داغ
خون آنکھون مین اوتر آیا حنا کو دیکھ کر

کہا نہ کچھ عرض مدعا پر وہ لے رہی دم کو مسکرا کر
سُنا کیے حال چپکے چپکے نظر اوٹھائی نہ سر اوٹھا کر
نہ طور دیکھے نہ رنگ برتے غضب مین آیا ہون دل لگا کر
وگرنہ دیتا ہی دل زمانہ یہ آزما کر وہ آزما کر
تری محبت نے مار ڈالا ہزار ایذا سے مجھکو ظالم
رُولا رُولا کر گھلا گھلا کر جلا جلا کر مٹا مٹا کر
تمہین تو ہو جو کہ خواب مین ہو تمہین تو ہو جو خیال مین ہو
کہان چلے آنکھہ مین سما کر کدہر کو جاتے ہو دل لگا کر
ستم کے جو لذت آشنا ہون کرم سے بی لطف بیزہ ہون
جو تو وفا بھی کرے تو ظالم یہ ہو تقاضا کہ ہر جفا کر
شراب خانہ ہی یہ تو زاہد طلسم خانہ نہین جو ٹوٹے
کہ توبہ کرنے گئی ہے توبہ ابھی یہان سے شکست پا کر
نگہ کو بے باکیان سکھاؤ حجاب شرم وحیا اوٹھاؤ
ٹہلا کے مارا تو خاک مارا لگاؤ چوٹین جتا جتا کر
نہ ہر بشر کا جمال ایسا نہ ہر فرشتے کا حال ایسا

کچھہ ادرسے اور ہو گیا تو مری نظر مین سما سما کر

خدا کا ملنا بہت ہے آسان بتون کا ملنا ہی سخت مشکل
یقین نہین گر کسی کو ہمدم تو کوئی لائے اوسے منا کر

الٰہی قاصد کی خیر گذری کہ آج کوچے سے فتنہ گر کے
صبا نکلتی ہے لڑ کھڑا کر نسیم چلتی ہی تھم تھما کر

جناب سلطان عشق وہ ہی کرے جو ای داغ اک اشارہ
فرشتے حاضر ہون دست بستہ ادب سے گردن جھکا جھکا کر

لے تھے آج ہمدمین رو دئے بہت تڑپے
وہ درد عشق سن کر ہم اپنا درد کہہ کہکر

یہ جانا تھا نہ آوینگے تو کیون جانے دیا اونکو
سمجھا ۱۲
یہی ای داغ پچھتاوا مجھے آتا ہی رہ رہ کر

زہے تلاش کہ سرگرم جستجو ہو کر
ملا ہون رنگ مین رنگ اور بو مین بو ہو کر

نگاہ شوق نے کیا خواب مین نہین دیکھا
بنا حجاب ہے چھپتے ہو رو برو ہو کر

نگہ نگہ سے تری وار تھا کہ دل میرا
مژہ مژہ سے ٹپکتا رہا لہو ہو کر

ہوا ہون مین بھی ای داغ اپنا دشمن آپ
زمانہ دوست ہی اوس کا مرا عدو ہو کر

حبیب کہتے ہین کچھ دوا کر حبیب کہتی ہین بس دعا کر

رقیب کہتے ہین التجا کر غضب مین آیا ہون دل لگا کر

یہ جی مین یان ٹھن گئی ہی بالکل کہ حال دل کہئے بی تامل

غضب کیا کیون کیا تغافل گھٹا دیا حوصلہ بڑہا کر

خدنگ دل دور سے خدا یا بچا نہ پہلو بہت بچایا

اگر جگر سے مین کھینچ لایا تو دلمین بیٹھا یہ گھر بنا کر

نگاہِ دزدیدہ پر شرارت اور ادیۂ زدخنا ہی آفت

گروہ عیار ہی قیامت کہ چھوڑ دین جسکو دل چرا کر

نثار اس طرز گفتگو پر۔ نہین کہین داغ سا سخنور

ہنسا دیا ہی رلا رلا کر۔ رولا دیا ہی ہنسا ہنسا کر

سو گھر وہ پھر آکر تے ہین بس گھر سنی نکل کر

کیا پاؤن نکالی دل مضطر سنی نکل کر

مین داور محشر سے بہت داد طلب تھا

وہ ڈانٹ گئی مجکو برابر سنی نکل کر

دنیا ہی مین ملتی ہی اسے دوزخ و جنت

انسان فراسیر کری گھر سے نکل کر

محفل مین بٹھایا پھر او نہین کھینچ کر دامن

وہ چھپ کے چلے تھے مری بستر سے نکل کر

بزم اغیار کا ظاہر ہوا اثر آنکھون پر
مہربان آپکی خفت مری سر آنکھون پر

دہن اوسکا کم اوسکی نظر آئے نہ کبھی
ہو اگر عینک خورشید و قمر آنکھون پر

تیری پلکون پہ بلائین جو بلاگردان ہین
فتنہ قربان ہین اے شعبدہ گر آنکھون پر

صبح اوس فتنۂ محشر کو جو دیکھا ہم نے
ایک آشوب سا چھا رہے آنکھون پر
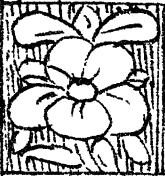
داغ کے دل کا تو کچھ بھید نہ پایا ہم نے
ایک حسرت سی برستی ہے مگر آنکھون پر

رہتین ہین دل مین ایک زمانے کی خواہشین
بھولا ہوا ہون زندگی مستعار پر
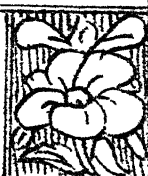
بیٹھے ہیں سب لگے ہوے پیسا ہی بری طرح
اللہ رحم کر دل ناکردہ کار پر

ہوتا ہے سب کا ایک اشارے مین فیصلہ
وہ چشم شوخ بند نہین ہے ہزار پر

امید اوسکی ذات سے اے داغ چاہیے
سب منحصر ہے رحمت پروردگار پر

دوستی کا زمانے مین بھروسا کس پر
تو مجھے چھوڑ چلا اے دل شیدا کس پر

امتحان نالۂ دل کا تو دکھا دون لیکن
یہ تو سمجھو کہ فلک ٹوٹ پڑیگا کس پر

یون تو معشوق گل و شمع بھی کہلاتے ہین
دیکھنا یہ ہے کہ مرتا ہے زمانہ کس پر

فتنہ پرداز دغاباز فسون گر عیار
ہائے افسوس دل آیا بھی تو آیا کس پر

مجھسے کہتے ہین لگا لینگے تمہین تیغ سے ہم
صاف کہدو کہ دل آیا ہے تمہارا کس پر

لیکے دل بھی دیا بوسہ جو مانگا تو کہا
کوئی سنتا ہی نہین کیجئے تقاضا کس پر

جو کیا مین نی - کیا اسنے تری تہمت سیاہ کو
جو ہوا مجھپہ ہوا ہے ستم ایسا کس پر

دیدیا اوسکے مریضونکو خدا نے بھی جواب
آپ بھولے ہوئے بیٹھے ہین مسیحا کس پر

سامنے غیر کے تم فتنہ مجھی کہتے ہو
چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سراپا کس پر

جانب چرخ اشارے سے بتایا اوسنے
جب کہا اوسنے مرا صبر پڑیگا کس پر

دل چرایا ہے مرا آپ بھری محفل مین
اور کہتے ہین کہ ہے شبہ تمہارا کس پر

داغ جاتے ہین تو مقتل مین ہر اک دل سب سے
دیکھئے وار کرے وہ ستم آرا کس پر

بوسہ ملا نہ عارض جانان کا وصل مین
سرکی ذرا نہ زلف چلیپا ادھر ادھر

نفرت ہے اونکو وصل سے میرا بھی حال
بیٹھ سب پڑا ہوا ہے جھگڑا ادھر ادھر

تم رات کو کہان تھے تمہاری بلائین
کہتا تھا کوئی ڈھونڈنے والا ادھر ادھر

ہم تشنہ جمال ہین - تو ہمکو دیکھکر
ساقی چھپا نہ ساغر و مینا ادھر ادھر

اوس فتنہ گر سے پھر بھی تو بالا پڑیگا داغ
تھی تاک جھانک آپ کی جا جا ادھر ادھر

حسرتین اترا رہی ہین آرزوئین شاد ہین
میری قسمت دیکھکر میرا مقدر دیکھکر

روز جاکر اوسکی ڈیوڑھی سے پلٹ آئے ہین ہم
دیدۂ حسرت سے پہرون جانب در دیکھکر

وہ خوشی بہی دیکھنے قابل ہی جب ہوتا ہی شاد
مضطرب کو مضطرب مضطر کو مضطر دیکھکر

دیکھنا یارو جگر کو دور ہاتہا اپنے مین
وہ لئے جاتا ہی دلکو بہی مکرر دیکھکر

سخت جانی سے نہی کیا داغ دیکھا چاہیے
آج لائے ہین وہ سو دو سو مین خنجر دیکھکر

آئے کوئی تو بیٹھ بہی جاؤ ذرا سی دیر
مشتاق دید لطف اوٹھائے ذرا سی دیر

کچھہ رہ گیا ہی قصۂ غم وہ بہی تو دو ان
کاش اونکو اور نیند نہ آئے ذرا سی دیر

مین دیکھ لون اوسے وہ نہ دیکھی میری طرف
باتو نہین اوسکو کوئی لگائے ذرا سی دیر

سب خاک ہی مجکو ملانیکو آئے تھی
ٹھیرے رہی نہ اپنے پرائے ذرا سی دیر

تم نے تمام عمر جلایا ہی داغ کو
کیا لطف ہو جو وہ بہی جلائے ذرا سی دیر

ردیف زاے منقوطہ

جو دکھائی دین دیکھو لن رخ پہ حجاب ہرگز
یہ وہ آنکھ ہے کہ دیکھا نہین چشم خواب ہرگز

مری کثرت گنہ کی کوئی حد نہین رہی ہے
نہ غم عذاب مجھکو نہ غم حساب ہرگز

مری آہِ آتشیں ہے کہ دماغ مہ جبیں ہے
یہ بلند آسماں پر نہیں آفتاب ہرگز

وہ ہے تیرا مصحفِ رخ اگر اسکو دیکھ پائیں
تو یہ کافرِ کتابی نہ چھوئیں کتاب ہرگز

اگر آپ ہوں الٹتے تو تمیز نشہ ہوتی
ملے مفت کی جو زاہد وہ نہیں شراب ہرگز

نہ مزاج یار بدلا نہ مرا نصیب پلٹا
نہیں اے فلک عبث یہ تجھے انقلاب ہرگز

وہ اثر سے میں ڈرا ہوں یہ دعائیں مانگتا ہوں
کہ مری دعا الٰہی نہ ہو مستجاب ہرگز

یہ بجا کہ منع ہوگا رمضاں میں آب و دانہ
یہ غضب کہ تیس دن تک نہ ملے شراب ہرگز
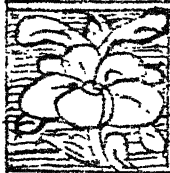
کبھی داغ توبہ کی ہے کبھی شراب پی ہے
نہ عذاب ہی ملے گا نہ نہیں ثواب ہرگز

تم بات میں کر دو گے دلِ مردہ کو زندہ
ہونٹوں سے ٹپکتا ہے وہ اعجاز کا انداز

کیا جان سی کی ہے نظر بھر کے جو دیکھی
انداز سے ہر اوس ہر طناز کا انداز

یوں زیرِ زمیں خاک میں جوبن کو ملانا
تھا یہ فلکِ تفرقہ پرداز کا انداز

اے داغ قلم میں اسی طرز کا ہم بھی
ہر شعر میں ہو بلبلِ شیراز کا انداز

ردیف سین مہملہ

کیا بھیڑ ہے خلق کی سب جمع ہیں بسمل کے پاس
تنہا مرا قاتل ہے کوئی نہیں قاتل کے پاس

کیا ماتم حسرت کروں وہ شعلہ زن ہے داغ غم
جلکر بھبوکے پڑ گئے جب ہاتھ آیا دلکے پاس

مجنوں تری تقدیر سے ناقے کی ہیں شوخیاں
لیلی کھڑی ہے منتظر کچھ دیر سے محمل کے پاس

دیکھے ہیں حسن و عشق کی ہمنے نرالے شعبدے
موسی کی جو مٹھی میں تھا وہ داغ لالہ کے پاس

ردیف شین معجمہ

وہ سمجھے کیا فلک کینہ خواہ کی گردش
اوٹھائی جسنے تمہاری نگاہ کی گردش

طریق عشق میں ہے راہ راہ کی گردش
کبھی کبھی کا سکون گاہ گاہ کی گردش

جو آفت کرین ابھی جائیں آسمان و زمین
بری بلا ہے مری دود آہ کی گردش

کسی کو گردش کعبہ کسی کو گردش در
ہمیں تو وہ ہے تری جلوہ گاہ کی گردش

وہ اور ہونگے ہمیں سیر گھر چلے آئیں
مگر نصیب ہے لے راہ کی گردش

پھرینگے داغ نہ دہلی کے دن یقین مانو
نہیں ہے چرخ میں دولتِ جاہ کی گردش

طالب وصل میں وہ در پئے قتل
ہے برابر ادہر اودہر کی تلاش

چار سو پھرتی ہے جو اونکی نگاہ
ہے کسی دل کی یا جگر کی تلاش

حضرت داغ کا یہ سن شریف
اور پھر شوخ سیم بر کی تلاش

ردیف صاد مہملہ

اوس دہن سے مجھے غنچے کی طمع
اوس دہن سے مجھے دشنام کی حرص

ہاے ساقی کا تغافل مجھ سے
اور مجھے رند مے آشام کی حرص

آنکھ پھرتی ہے تری لیل و نہار
ہے اسی گردش ایام کی حرص

مل گئی میری سیہ بختی میں
دیکھنا زلف سیہ فام کی حرص

غیر کے ڈھنگ اوڑا دے اے داغ
ہے اگر راحت و آرام کی حرص

ردیف ضاد معجمہ

جوش ہے اب شباب کا خاتمہ ہے حجاب کا
اوس نگہ شریر سے شرم و حیا کو کیا غرض

اوسکی گلی سے آئی کیون نکہت زلف لائی کیون
جھونکا صبا سے ہے امید مجھ سے صبا کو کیا غرض

یہ تو مرا ہی کام ہے سجدے کرون تو مین کرون
کیون ترے پاؤن پر گرے زلف رسا کو کیا غرض

تم داغ ہین شریک غم ہو اقربا سے
حضرت تمہین بلائین لین اہل عزا کو کیا غرض

کوئی ہنسا کرے تو بلا سے ہنسا کرے
کیون دل جلائین برق تبسم سے کیا غرض

معشوق سے امید کرم داغ خیر ہے
اوس بندۂ خدا کو ترحم سے کیا غرض

ردیف طائے مہملہ

میں او رحرف شکوہ غلط اے صنم غلط
واللہ جھوٹ ہے یہ خدا کی قسم غلط

تعریف حسن سنکے وہ بولے بہت بجا
مضمون شوق پڑھکے کہا یکقلم غلط

سن سنکے عرض حال کی تکرار بار بار
کہتا کسی کا ناز سے وہ و مبدم غلط

مشہور کسکا نام ہے ہو جو جہان میں
کہتا ہے روز کون تیرے پہ قسم غلط

بولے وہ داغ آپ ہیں جھوٹوں کے بادشاہ
معشوق سے شکایت جور و ستم غلط

حوروں سے ملیں خلد برین کو سدھارئے
دنیا میں آپکا نہیں ہونے کا غم غلط

آج ٹھہرے مری تمہاری شرط
وصل کی شرط اور ہماری شرط

کیوں دشمن کو دشمنی سے فرض
دوست کو جب ہو دوستداری شرط

اور سنیئے وہ مجھ سے کہتے ہیں
حشر کے دن بھی جان نثاری شرط

بدگمانوں سے عشق کا دعوے
واہ رے داغ خوب یاری شرط

ردیف ظائے معجمہ

دل و قسم کی شرط ملاقات کا لحاظ
انسان کو ضرور ہے ہر بات کا لحاظ

دامن جھٹک جھٹک کے چھڑایا ہزار بار
تمکو ہوا نہ ننگ کی مری بات کا لحاظ

دیکھا ادہر اودھر تو نظر ہو چلی حیا
کیا جانتا نہیں کوئی اس بات کا لحاظ

اقرار بھی ہو وصل پہ انکار بھی ہو نہیں
اسباب کا لحاظ نہ اوس بات کا لحاظ
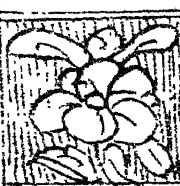
ای داغ میکدے میں گیا کون تھا بہ شیخ
ٹوٹا ہے آج تشنہ حاجات کا لحاظ

کسطرح نبہے بسر یارب عشق میں
ہر بلا پر ہے بلا آفت پہ آفت الحفیظ

جل گئے ہم جل گئے ای داغ فرقت الاماں
اُف رے آفت ای آتش سوز محبت الحفیظ

ردیف عین مہملہ

اس شوق کی نہیں ہے قاتل کو اطلاع
افسوس ہے کہ دل کی نہو دل کی اطلاع

ساری جہانکو گردش مجنوں کی ہو خبر
لیکن نہو تو صاحب محمل کو اطلاع

مرتا ہے کون عشق میں کسنے کیا ہے وار
قاتل کو اطلاع نہ بسمل کو اطلاع
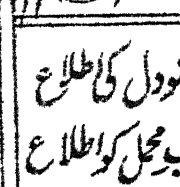
راتوں کو چھپ کے چھپ کے گئے ہیں وہ داغ کے گھر
اے داغ ہوگئی ہے مرے دل کو اطلاع

ہیں سینہ سے عاشق دلگیر جمع
تیرے ترکش میں بتا ہیں کتنے تیر جمع
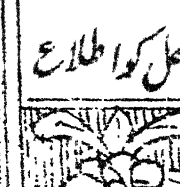
اچھی صورت ہمیں بھی عشق سے ہے — کرتے ہیں تصویر پر تصویر جمع

کس طرح یکجا ہوں داغ اے عزیز
ہونے دیتی ہی نہیں تقدیر جمع

ردیف غین معجمہ
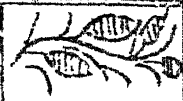
مانند گل ہیں میرے جگر میں چراغ داغ — پروانے دیکھتے ہیں تماشای باغ داغ…

مرگ عدو سے آپکو دل میں چھپا ہو — میرے جگر میں اب نہیں ملتا سراغ داغ…

دلمیں تمہارے جب سے ملی ہے آ جگہ — اوس آن سے ہو گیا ہے فلک پر چراغ داغ…

تاریکی لحد سے نہیں دل جلوں کو خوف — روشن ہو نگا تا قیامت چراغ داغ…

مولا نے اپنے فضل و کرم سے بچا لیا
رہتا وگرنہ ایک زمانہ کو داغ داغ
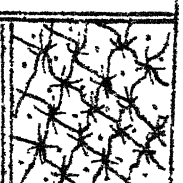
کیا لطف اے ہمنشین اوس بزم رنگین کی بہار — زیب محفل تھا وہ گلدستہ اہل محفل…

دیکھ کر آئینہ دونوں ہو گئے برہم یہ کیا — ہم ادھر خوش تھے ادھر وہ مقابل…

اوسکی خوشبو جب کسی گل میں نہ پائی آپنے
پھر جناب داغ کیا پھرنے سے حاصل باغ باغ

ردیف فا
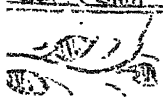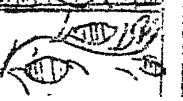
کشتی نہو تباہ کسی نامراد کی
چلتی ہے آج صبح ہی باد سحر خلاف

بے مہر تیری جور سب اپنے سہا گئے
کس درجہ بر خلاف ہو دل کہ قدر خلاف

افسوس کچھہ نباہ کی صورت نہین رہی
قسمت ادھر خلاف طبیعت ادھر خلاف

اے داغ زندگی کی توقع ہو کس طرح
قسمت خراب سخت مرض چارہ گر خلاف

کیون نہین مجھسے مری جان صاف
چاہیے انسان سے انسان صاف

خانۂ دل کی صفائی ہو گئی
پھر نہین مجھسے مرا مہمان صاف

اسکے ہاتھون خاک مین ملجائینگے
دل کدورت سے نہین اک آن صاف

مشغلہ ہے یہ جناب داغ کا
ہو رہا ہے آجکل دیوان صاف

دیکھا نہ ہمنے رشک سے اغیار کیطرف
منھ پھیر بیٹھے بزم مین دیوار کیطرف

وہ دیکھتے ہین مجمع مین اغیار کیطرف
مین دیکھتا ہون چرخ ستمگار کیطرف

بیٹھے بٹھائے آگئے جو شامت تو کیا علاج
دل نے کہا آؤ چلین یار کیطرف

شوخی سے دیکھنا نہین آتا ابھی وہ نہین
غمزے سے جھانک لیتے ہین بازار کیطرف

بیکس رہینگے حشر مین کب مجرمان عشق
رحمت کھینچیگی ہم ہین گنہگار کیطرف

تصویر کو بھی اسکی یہان تک غرور ہی
دیکھے کبھی طالب دیدار کیطرف

تقصیر مے فروش کی اے محتسب نہین
جو جیز اوڑ کے جاتی ہی میخوار کیطرف

آتا نہین قریب کوئی دور دور سے
اوٹھتی ہین اونگلیان تری بیمار کیطرف

چلتے نہین وہ شرم سے نیچے نظر کیے
آنکھین لگی ہین شوخی رفتار کیطرف

دی جان کس خوشی سے تہ تیغ داغ نے
لب پر تبسم اور نظر یار کیطرف

کدورت کا باعث تو کوئی کھلے
بیان کیجیے مہربان صاف صاف

رہی زیر عارض کہان شب کو پھول
نظر آتے ہین سب نشان صاف صاف

پسند آئے ہمکو بھی اشعار داغ
زبان پاک شستہ بیان صاف صاف

کافر وہ زلف پر شکن ایک اسطرف ایک اوسطرف
پھر اوسیہ چشم سحر فن ایک اسطرف ایک اوسطرف
زلفونکی یہہ شر گوشیان سر پر بلائین لائینگی
غماز بھی گرم سخن ایک اسطرف ایک اوسطرف
دل ایک ننھا ہیچ آنکھین آنکھین تری سفاک دو

شمشیر زن ناوک فگن ایک اسطرف ایک اوسطرف

اصرار ہاہے داغ کیا ہنگام گلگشت چمن

رنگین قبا گل پیرہن ایک اسطرف ایک اوسطرف

ردیف قاف

غم اوٹھانیکے ہین ہزار طریق
کہ زمانے کے ہین ہزار طریق

غیر کے ذکر پر نہین موقوف
جی جلانے کے ہین ہزار طریق

نہین خالی تسلیان اونکی
آزمانے کے ہین ہزار طریق

مہربانی کی ایک راہ تو ہو
گر ستانے کے ہین ہزار طریق

خواب مین کس نے تکو روکا ہے
آنے جانیکے ہین ہزار طریق

اونکو سو بہانے آتے ہین
ہر بہانے کی ہین ہزار طریق

ابھی کم سن ہو تم نہین واقف
دل دکھانے کے ہین ہزار طریق

داغ اب فاقہ مست بن بیٹھے
مانگ کھانے کے ہین ہزار طریق

مٹ گئی افسوس ساری ذوق شوق
ہاے وہ ہم وہ ہماری ذوق شوق

ہر گلی کوچہ مین اب ہی تاک جھانک
پھرتے ہین اونکو ہماری ذوق شوق

داغ صاحب بھی ہوئے عاشق مزاج
ہوگیا اونکو بھی تاری ذوق شوق

ردیف کاف فارسی

دعا مانگے دل غمگین کہان تک | کہون مین صبدم آمین کہان تک
تڑپنے دو ابھی مین بھی تو دیکھون | وہ دیتے ہین مجھے تسکین کہان تک
مجھے چھوڑین خدا پر دوست میرے | یہ ہنگامہ سر بالین کہان تک

رہے گا مصطفے آباد مین داغ
غریب و عاجز و مسکین کہان تک

جا سکے جو نہ آپ کے در تک | جائے وہ داد خواہ محشر تک
تو رہے اور خرام ناز ترا | یہی فتنہ بہت ہے محشر تک

کوئی مٹتا ہے داغ دل اے داغ
یہ جلے گا چراغ محشر تک

ساقیا ابر ہے دے جام شراب ایک پر ایک | آج محفل مین گری مست شراب ایک پر ایک
جوش پر ہے جو ترا حسن تو اے پردہ نشین | زور کرتا ہے غضب بند نقاب ایک پر ایک
تو نہ اسطرح سے اجڑا دل اساتون فلک | گر کرین ٹوٹکے یہ خانہ خراب ایک پر ایک

دلکو سو داغ نہ دو جان کو سو رنج نہ دو
منصفی شرط ہے لازم ہے عذاب ایک پہ ایک

جور پر جور غضب پر ہے غضب ظلم پہ ظلم
بلبلے پھر ایک پر آیا اف رے عتاب ایک پہ ایک

جب کبھی داغ کیا ہمنے سوال بوسہ
سیکڑوں اونسے دئے سخت جواب ایک پہ ایک

کتاب عشق اولٹے ورق اول سے آخر تک
مگر سمجھے نہ ہم اسکا سبق اول سے آخر تک

بری ہے ابتدا بھی انتہا بھی تیری الفت کی
کہ اسمین ہے غم و رنج و قلق اول سے آخر تک

بشر کو گر نہ ملتی کسکو ملتی عشق کی دولت
نہیں تھا کوئی اسکا مستحق اول سے آخر تک

لکھوں اوسکو جواب اے داغ مین کیا سخت حیران ہوں
لکھے ہیں خط مین مضمون دق اول سے آخر تک

ردیف کاف فارسی

کیون چھپائین عیان عیب و ہنر الگ الگ
دیکھتے ہین بچشم خود اہل نظر الگ الگ

اوسکی تلاش مین مگر ایک کا ایک ہے رقیب
پھرتے ہین روز و شب جو یون شمس و قمر الگ الگ

راہ مین اونکو وہم تھا کوئی نہ بد گمان ہو
آگے تو ساتھ تھا ہوے وہ مجھسے مگر الگ الگ

تیغ نگاہ یار کو دیتی ہین سر گھڑی دعا
پارۂ دل جدا جدا لخت جگر الگ الگ

روح فزا کسی کی ہے روح گزا کسی کی ہے
بادۂ عشق نے کیا اپنا اثر الگ الگ

صبح شب وصال مین پاؤن نہ اونکے گر پڑا
کہنے لگے وہ ناز سی وقت سحر الگ الگ

مین ہون ادہر تو وہ اودہر ہین پہیان وہ وہان
رہتی ہین مجہسے دور دور آٹہ پہر الگ الگ

رنج فراق یار بہی صدمہ روزگار ہی
ایک دل اور اتنے غم چہا ہی گہر الگ الگ

حشر کو اوسنے چن لئی داغ گناہگار عشق
تاڑ گئے ہزار مین اوسکی نظر الگ الگ

ردیف لام

مجہسا نہ دے زمانہ کو پروردگار دل
آشفتہ دل فریفتہ دل بیقرار دل

ہر بار مانگتی ہی نیا چشم یار دل
اک دل کلیجے کس طرح سی نباؤن ہزار دل

پوچہا جو اوسنے طالب رنج زار ہی کون
نکلا مری زبان سی بے اختیار دل

کرتے ہو عہد وصل تو اتنا رہی خیال
پیمان سے زیادہ ہی ناپائدار دل

تاثیر عشق یہ ہی تری عہد حسن مین
مٹی کا بہی نباتین تو ہو بیقرار دل

اسکی تلاش ہی کہ نظر آئے آرزو
ظالم نے روز چاک کئے ہین ہزار دل

عالم ہوا تمام رہا اسکو شوق جور
برسا دے آسمان سے پروردگار دل

پہلے سہل کی چاہ کا کیجئے نہ امتحان
آتا تو سیکہ لے ابہی دو چار بار دل

نکلے مری بغل سے وہ ایسی تڑپ کے ساتہہ
یاد آ گیا مجہے وہین بے اختیار دل

عاشق ہوی وہ جب سے عدو پر جلا ہوا ہے
رکہہ کہلے ہاتہہ دیکہتی ہین بار بار دل
اوسنے کہا ہے صبر پڑیگا رقیب کا
لے اور بیقرار ہوا ہے بیقرار دل

مشہور ہین سکندر و جم کی نشانیان
اے داغ چہوڑ جاینگے ہم یادگار دل

وصل کی ٹہرے جو اوسے وہ حسین آج سے کل
وہ بہی نزدیک ہی کچہہ دور نہین آج سے کل
ایکدن اور ہی مہمان کی خاطر کرلو
کاش رخصت ہوی جان حزین آج سے کل
صبر کر اے دل مضطر نہین ٹلنے کی
کل سے آج اوسکی ہوی ہوگی یقین آج سے کل

خوبرویون کو نہین کچہہ غم فردا اے داغ
ہونگے مغرور زیادہ وہ حسین آج سے کل
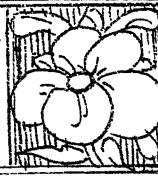
ہوا زمانۂ پیری عذاب مین داخل
جوان تہے تو جوانی تہی خواب مین داخل
کسی نے دست تسلی سے ایسی چٹکی لی
سکون دل بہی ہوا اضطراب مین داخل
دکہا کے منہ جو چہپاتے ہو کوئی چہپتا ہی
نگاہ شوق رہیگی نقاب مین داخل
کسے مجال جو دیکہے وہ حسن عالم سوز
وہان ہی برق تجلی حجاب مین داخل
یہان ادائے خوشی کو ہم جفا سمجہے
وہان جواب نہ دینا جواب مین داخل
دوبارہ ہمکو کبہی ہو لکہ نہ لکہنا خط
یہ شرط ہی مرے خط کی جواب مین داخل

گئے تھے داغ تلاش صنم مین کعبے کو
خدا نے مفت کیا ہے ثواب مین داخل

وہ کب لطف کرتے ہین بے آزمائے
کرم آخر آخر عتاب اول اول

خدا شرم رکھے تری انتہا تک
کہ ڈالی ہے منہ پر نقاب اول اول

اونہین سے پھر آخر کو کھل کھیلتے ہین
وہ کرتے ہین جن سے حجاب اول اول

وہ پیغامبر کے مدارات پیہم
وہ رسم سوال و جواب اول اول

وہ جلسے وہ احباب ندانہ تیرے
وہ معشوق و شرب شراب اول اول

وہ سیر چمن وہ تماشائے دریا
وہ لطف شب ماہتاب اول اول

وہ گلیوں مین یارون کو چھپ کے جانا
وہ یارون سے کچھ کچھ حجاب اول اول

وہ ہر بات کا شوق بے سمجھے بوجھے
وہ ہر کام کرنا شتاب اول اول

وہ پہلے پہل دل لگانا کسی کا
وہ کچھ شوق کا اضطراب اول اول

ہوئی داغ انکی تعبیر اولٹی
نظر آئے جو ہمکو خواب اول اول

کیون کہکے دلکا حال کرین ہاے ہاے دل
اچھی کہی کہ ہے کہو ماجراے دل

افسوس مین نے روز ازل یہ کہا
دے مجھکو سب جہانکی نعمت سواے دل

گھبرا کے بزم ناز سی آخر وہ اوٹھ گئے
سن سنکی ہای ہای جگر ہائے ہائے دل

پھر عیادت آج وہ آکر یہ کہہ گئے
ہو زندگی عزیز جسی کیون لگائے دل

رہتا ہی دم خفا کے سینے مین گھڑی
روٹھے ہوی کو ہای کہان تک منای دل

شکوہ کیا کہ شکر کیا تیر یار کا
تھم تھم کے نرم نرم کچھہ آئی صدای دل

جور سپہر و ظلم بتان سہہ گئی بہت
رستم وہی ہی جسنے اوٹھائی جفای دل

کہتے نہ تھے وہ سنکی نہ امان جائین گے
اے داغ اونسے اور کہو ماجراے دل

ردیف میم

جھک گئی ہین آج اک ساغر سے ہم
ہاتھہ دہو بیٹھے مے کوثر سے ہم

بتکدے مین جاکے اوس بت کا پتا
پوچھتے پھرتے ہین ہر پتھر سے ہم

کیا کہین کس سے کہین کسکی لئے
پھرتے ہین چار و طرف مضطر سے ہم

حضرت واعظ نے جو چاہا کہا
پر نہ بولے کچھہ خدا کی ڈر سے ہم

دل جو اپنا اونھون نے مانگا تو کہا
کیا چرا لائی تمہارے گھر سے ہم

وہ ستمگر در بدر ہوگا تو داغ
کیا کہین گے داور محشر سے ہم

ستم رسیدون مین لکھے گی روز ازل
بجاے جان خدا اہل مہر الفت کی

تمھارے چاہنے والے تمام نام بنام
وہ کوستے ہین انھین صبح و شام نام بنام

کیے ہین داغ دہان جیب کو دیکھیے کیا ہو
کیے گئے ہین خواص و عام نام بنام

ڈرتے ہین چشم و زلف نگاہ و ادا سے ہم
ہر دم پناہ مانگتے ہین ہر بلا سے ہم

معشوق جاے جور بلا می بجاے آب
محشر مین دو سوال کرینگے خدا سے ہم

گر تو کسی بہانے سے آجاے وقت نزع
ظالم لڑین ہزار بہانے قضا سے ہم

کو حال دل چھپاتے ہین اسکو کیا کرین
آتے ہین خود بخود نظر آنکے تقاضا سے ہم

دیکھین تو پہلے کون مٹے اسکی راہ مین
بیٹھے ہین شرط باندھ کے ہر نقش پا سے ہم

مجبور اپنے شیوۂ شرم و حیا سے تم
ناچار اضطراب دل مبتلا سے ہم
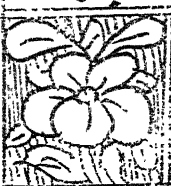
یہ آرزو ہے آنکھ مین سرمہ لگائین گے
ای داغ خاک پای رسول خدا سے ہم
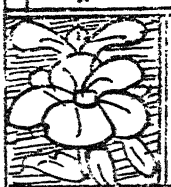
شب وصال نہ تھلے بو حیا کے تم
جفا کے تم سے گلے ہم کرین وفا کے تم

کوئی خوشی تو ہوئی ہے کہ سنتے آتی ہو
گئے تھے کیا کسی مردے پہ آخفا کے تم

مزا ہو حشر مین دونون ہو ایکبار طلب
ہمارے ساتھ چلو سامنے خدا کے تم

کسی طرح نہیں ٹلتی اجل گلے سے
یہ ڈھنگ سیکھ لیے کس کی التجا کے تم

مجھے جو ناز ہوا اپنی بیگناہی پر
کہا اونہوں نے سزاوار ہو سزا کے تم

کہیں نہ حشر [illegible] داغ [illegible]
[illegible] تو [illegible] کے تم

تمہارے شعر میں گرمی ہے کس قیامت کی
[illegible] ہوئے گر داغ [illegible] کے تم

رشک سے [illegible] ہیں ہم
کیا بری دل کی جان کو روتے ہیں ہم

بیخود ایسی ہوشیاری رہی
جاگتے ہیں کچھ تو کچھ سوتے ہیں ہم

دیکھ لیں گے فتنۂ محشر کو بھی
اب تو چادر تان کر سوتے ہیں ہم

داغ ہے [illegible] کہ ہمیشہ درد عشق
رنج ہوتا ہے تو خوش ہوتے ہیں ہم

محشر میں بھی کسی کے اٹھیں گے ناز ہم
ایسے نیاز مند ہیں بے نیاز ہم

کیا کیا بہانے تم سے کریں ہیں [illegible]
تجھ سے زیادہ سمجھ ہیں حیلہ ساز ہم

دل سے موافقت ہے نہ دلبر سے اتفاق
بے لاگ ہیں کسی سے نہیں کچھ ساز ہم

دل کی خبری کسی کو سمجھ کے پیام بر
کیا دخل دیں کہ اس کو نہیں ہیں مجاز ہم

واعظ یہی کہے کہ پیدا ہی کیوں ہوئے
دنیا میں آئے اور رہیں پاکباز ہم

اسمین بھی کوئی بھید ہے تم جانتے نہین
کہتے ہیں ایک ایک سے کیون دل کا راز ہم

وہ دن گئے کہ داغ تھی ہر دم بتون کی یاد
پڑھتے ہین پانچوقت کی اب تو نماز ہم

ابھی ہماری محبت کسیکو کیا معلوم
کسیکے دل کی حقیقت کسی کو کیا معلوم

بظاہر انکو حیادار لوگ سمجھے ہین
حیا مین ہے جو شرارت کسی کو کیا معلوم

کیا کرین وہ سنا ینکو پیار کی باتین
انہین ہے مجھسے عداوت کسی کو کیا معلوم

جناب داغ کے مشرب کو ہم سے تو پوچھو
چھپے ہوے ہین یہ حضرت کسی کو کیا معلوم

ردیف نون

بیکسی صدمہ ہجر انکی مجھے تاب نہین
کاش دشمن ہی چلے آئین جو احباب نہین

ہجر مین بھی نہ بجھی آتش غم وای نصیب
ہم جہان ڈوبن ہین اُترین یہین آب نہین

سخت بیدار نہ یہ دیدہ دربان یار
چشم مشتاق کی تقدیر مین [illegible]

مجھکو ای بخت سیہ آگ لگا کر دیکھون
شب ہجران مین اگر جلوہ مہتاب نہین

جام کوثر اوسی میکش کو ملیگی زاہد
بول دیتا جو کوئی ہم کو مئی ناب نہین

آنکھ لگتی ہے تو کہتے ہین کہ نیند آتی ہے
آنکھ اپنی جو لگی چین نہین خواب نہین

ایک تو نشہ می اوس پہ نشیلی آنکھیں
ہوش اوڑتے ہیں جنھیں سیر کو وہ نظر کرتی ہیں

حضرت داغ کو دلّی کی ہوا خوب لگی
رات دن عیش ہے جلسوں میں بسر کرتے ہیں

ہم تصور میں بھی جو بات ذرا کہتے ہیں
سب میں اوڑ جاتی ہے ظالم اسے کیا کہتے ہیں

کچھ تمھارے لب اعجاز نما کہتے ہیں
پر سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کہتے ہیں

سب مجھے شیفتہ ناز و ادا کہتے ہیں
تم تو کہتے ہی نہیں کچھ آپ کیا کہتے ہیں

اوسکے ہاتھوں سے بھی لت خواری ہی گی
غیر اپنی تو خبر لیں مجھے کیا کہتے ہیں

میں گنہگار اگر عشق مجازی ہے گناہ
میں خطاوار اگر اسکو خطا کہتے ہیں

دعوی مہر و وفا اونکی زبان پر آیا
اور سنئے کہ وہ میرا ہی کہا کہتے ہیں

وقت ملنے کا جو پوچھا تو کہا کہہ دینگے
غیر کا حال جو پوچھا تو کہا کہتے ہیں

پہلے تو داغ کی تعریف ہوا کرتی تھی
اب خدا جانے وہ کیوں اوسکو برا کہتے ہیں

مژگان نے تیرے چاک کئے عاشقوں کے دل
دستِ قرہ بھی پنجۂ وحشت سے کم نہیں

وہ لذت وصال سے لیتی ہیں جان و دل
یہ مہربانیاں بھی عداوت سے کم نہیں

کیا ماجرا کہوں دل امیدوار کا
اک روز ہجر مصیبت سے کم نہیں

یہ ناز یہ نگاہ یہ چل بل یہ شوخیان
تم اوس سے بھی ہو ا ہو قیامت سے کم نہین

ہے شام ہی سے دلمین تمکو تلاش صبح
یہ انتظار بھی مری حسرت سے کم نہین

تو نے دیا فروغ تو ہو داغ آفتاب
ذرہ بھی ورنہ اوسکی حقیقت سے کم نہین

مجال کسکی ہو اے ستمگر سنائے تجھکو جو چار باتین

بھلا کیا اعتبار تو نے ہزار منھ مین ہزار باتین

نگاہین تمکو پیام دے رہی ہین ادائین پیغام دے رہی ہین

کبھی نہ بھولین گے حشر تک ہم رہین گی یہ یادگار باتین

بہل ہی جائیگا دل ہمارا اگر ہجر کی شب کو رحم کھا کر

تمہاری تصویر بول اوٹھیگی کہیگی بے اختیار باتین

ہمارے سر کی قسم نہ کھاؤ قسم ہے تمکو یقین نہوگا

تمہارے ناپائدار وعدے تمہاری بے اعتبار باتین

مزا تو اوس وقت جھوٹ سچ کا کھلے کہ ہے کون راستی پر

خدا کے آگے ہمارے تمہارے اگر ہون روز شمار باتین

تمہاری تحریر مین ہی پہلو تمہاری تقریر مین جادو

پردے پردے مین عتاب اچھے نہین
ایسے انداز حجاب اچھے نہین

سیکڑون مین ہو گئے بے حجاب پھر کیون
آج کچھ مست شراب اچھے نہین

جب سوال وصل کچھ کرتا ہون عبد
ٹال کو دیتے ہین جواب اچھے نہین

اے فلک کیا ہو زمانے کی بساط
دمبدم کے انقلاب اچھے نہین

صورت اچھی ہے تو سیرت ہے بری
ایسے معشوق انتخاب اچھے نہین

تو بھی اسکی زلف پیچان ہو گیا
اے دل ایسے پیچ و تاب اچھے نہین

اور سنئے مجھکو سمجھاتے ہین وہ
ڈھنگ یہ خانہ خراب اچھے نہین

کوئی بزم وعظ سے کہتا گیا
ایسے جانے بے شراب اچھے نہین

اک نجومی داغ سے کہتا تھا آج
آپکے دن اے جناب اچھے نہین

کیا کہون تجھکو جو بے مہر و فا گر نہ کہون
جسکو دنیا کہے ایسا اسے کیونکر نہ کہون

مہربانی سے کسی شخص نے پوچھا ہو مزاج
سخت مشکل ہے کہ حال دل مضطر نہ کہون

بات کہنے کا مزا کیا جو غلط تم سمجھو
گر حقیقت جو کہون گر نہ سنو اور نہ کہون

دل کی تاکید ہے یہ حال مین ہو پاس وفا
کیا ستم ہے کہ ستمگر کو ستمگر نہ کہون

غیر کا حال چھپائے سے کوئی چھپتا ہے
گر کبھی جوش مین آ جائے منہ پر نہ کہون

مجھکو دشمن سے کیا گلہ اے داغ
انس پاتا نہیں ہون مونس مین

جب کہا اور بھی دنیا مین حسین اچھے ہین
نہ ملا خاک مین تو ورنہ پشیمان ہوگا

کیا ہی جھنجلا کے وہ بولے کہ ہمین اچھے ہین
ظلم سہنے کو ہمین ای جو تجربین اچھے ہین

بت وہ کافر ہین کہ او داغ خدا اونسے بچائے
کون کہتا ہے کہ یہ غارتگر دین اچھے ہین

بھر دین عجب ادائین اوس شوخ نے ستم مین
مطلب کی چھیڑ اون سے پنہان سخن سخن مین
ہے چارہ ساز گلچین گلہائے داغ دلکا

اک ٹھیس [illegible] گلہا [illegible]
سچ یہ کہ داغ ترقی کیا ہے اپنے فن مین
شامت بہار کی ہے آئی جو اس چمن مین

اے داغ ہم نہایت سمجھے اوسے غنیمت
جو دم خوشی سے گذرا یاران ہم وطن مین

شمع رو آپ گو ہوے لیکن
جو رہ عشق مین قدم رکھین

لطف سوز و گداز کیا جانین
وہ نشیب و فراز کیا جانین

جو گذرتے ہین داغ پہ صدمے
آپ بندہ نواز کیا جانین

میں نے چاہا جو میں اسکا گنہگار تو ہون — مگر اتنا بھی سمجھے کہ وفادار تو ہون

عمر بھر آپ نے مجھکو کبھی اچھا نہ کہا — خیر اچھا نہ سہی آپکا بیمار تو ہون

داغ مرنے نہیں دیتا مجھے رشک اغیار

ورنہ مرجاؤن ابھی جان سے بیزار تو ہون

الٰہی کیون نہیں اوٹھتی قیامت ماجرا کیا ہے

ہمارے سامنے پہلو میں وہ دشمن کے بیٹھے ہین

نگاہ شوخ و چشم شوق مین در پردہ چھنتی ہے

کہ وہ چلمن میں ہین نزدیک ہم چلمن مین بیٹھے ہین

یہ اوٹھنا بیٹھنا محفل مین اون کا رنگ لائیگا

قیامت بن کے اوٹھین گے بھبوکا بن کے بیٹھے ہین

کسی کی شامت آئیگی کسیکی جان جائیگی
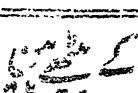
کسی کی تاک مین وہ بام پر بن ٹھن کے بیٹھے ہین

جسے رنج کی ایذا سے راحت نہین — جدائی مصیبت سے فرصت نہین

یہ دل ہے یہ حسرت یہ ارمان ہو — مری جان حاضر ہے حجت نہین

دیا نامہ بر نے یہ آکر جواب — اونھین بات کرنیکی فرصت نہین

غضب ہے داغ یہ دن رات یہ برسات یون گذری
کہان تھے رنگ گل جھولا جھلاتے جیسے ساون مین

صاف کب امتحان لیتے ہین
وہ تو دم دیکے جان لیتے ہین

ضد ہر اک بات مین نہین اچھی
دوست کی دوست مان لیتے ہین

داغ بھی ہے عجیب سحر بیان
بات جس کی وہ مان لیتے ہین
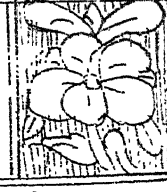
تمکین تری شوخی مین تو شوخی ہے حیا مین
غمزہ تری انداز مین - انداز ادا مین

اللہ ادا نہین تو نظر بد سے بچانا
بن ٹھن کے وہ بیٹھے ہین مری اہل عزا مین

اس دام سے چھٹنا کوئی آسان ہے ظالم
تو دل مین ہے دل زلف مین ہے زلف بلا مین

تھے اور بھی مہوش کے بہت چاہنے والے
انگشت نما داغ ہوا ساری سبھا مین

کہان وہ عیش و عشرت کے دن
مصیبت کی آئین ہین آفت کے دن

خبردار اے دل خبردار ہو
نہین اب نہین تیری غفلت کے دن

وہ راتین وہ باتین وہ گھاتین غضب
جوانی مین تھے کس شرارت کے دن
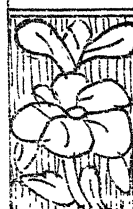
یہ ہے داغ کی عرض یا مصطفٰے
نہ محروم ہون مین شفاعت کے دن

دل نے سیکھا شکوۂ بیگانگی
معرکہ ہے آج حسن و عشق مین

ایسے نامحرم کو محرم کیا کرین
دل لگی وہ کیا کرین ہم کیا کرین
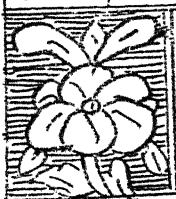
کہتے ہین اہل سفارش مجھسے داغ
تیری ہے قسمت بری ہم کیا کرین
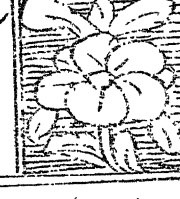
مین کہان اے بزم خواب کہان
اون سے کہنے کی آرزو دل کی
بات کرنی جسے نہ آتی ہو

لائی اے مستیِ خراب کہان
اب مری بات کا جواب کہان
بات سننے کی اوسکو تاب کہان

کعبہ و دیر مین جو داغ نہین
پھر ہے یہ خانمان خراب کہان

بات میری کبھی سنی ہی نہین
دل لگی اون کی دل لگی ہی نہین

جانتے وہ بری بھلی ہی نہین
رنج بھی ہو فقط ہنسی ہی نہین

لطف مے تجھ سے کیا کہون زاہد
اے کمبخت تونے پی ہی نہین

ادا لی یون وفا زمانے سے
ہم تری آرزو پہ جیتے ہین

کبھی گویا کسی مین تھی ہی نہین
یہ نہین ہے تو زندگی ہی نہین

داغ کیون تم کو بے وفا کہتا
وہ شکایت کا آدمی ہی نہین

حال دل کہہ کے دل آزار کہون یا نہ کہون
نہین چھپتی نہین چھپتی نہین چھپتی الفت

خوف ہے مانع اظہار کہون یا نہ کہون
سب کہے دیتے ہین آثار کہون یا نہ کہون

داغ ہے نام مرا برق طبیعت ہے مری
کہو اس طرح کے اشعار کہون یا نہ کہون

کبھی فلک کو پڑا دل جلون سے کام نہین
وہ کاش وصل کے انکار پر ہین قائم ہون
الٰہی تو نے حسینون کو کیون کیا پیدا
سنائے جاتے ہین بے پردہ گالیان مجھکو

اگر نہ آگ لگا دون تو داغ نام نہین
مگر انھین تو کسی بات پر قیام نہین
کچھ انکی ذات سے دنیا کا انتظام نہین
جو مین کہون تو کہین آپ سے کلام نہین

دبا کے کیا سے سنئے وہ آپ کی باتین
رئیس زادہ ہے داغ آپ کا غلام نہین

[illegible]

[illegible]

بنے ہوئی ہیں وہ محفل میں صورت تصویر
حیا کو دیکھئے آئینہ سے بھی پردہ ہے
خدا کرے سر محشر وہ بت ہو بے پردہ

ہر ایک کو یہ گمان ہے ادھر کو دیکھتے ہیں
وہ اپنا ہاتھ ہی پہلے سحر کو دیکھتے ہیں
کہ ہم بھی دیکھتے ہیں سب کدھر کو دیکھتے ہیں

کسی سے کچھ نہیں مطلب کہ دیکھنے والے
تمہاری آنکھ تمہاری نظر کو دیکھتے ہیں

زلفیں رخسار پر نہ آئیں کیون
ادنکے پیچھے پڑیں بلائیں کیون

مے اگر تیز ہے تو اے ساقی
آگ پانی مین ہم لگائین کیون

جان پر کیا بنی کہو تو سہی
داغ پر درد ہین صدائین کیون

فغان ہین آہ مین فریاد مین شیون مین نالے مین
سناؤن درد دل طاقت اگر ہو سننے والے مین

خبر سنکر مرے مرنے کی وہ بولے رقیبون سے
خدا بخشے بہت سی خوبیان تھین مرنے والے مین

یہ کیسا پیچ ہے یار سے نکلی ہے خوشی جس سے
کہ نرگس کی ہے کیفیت مرے دشمن کے تالے مین

نگاہ شوخ ہے حلقے مین چشم سرمگین کے
تماشا ہے کہ بجلی کوندتی ہے آج ہالے مین

ملے جو [illegible] تو فرمایا حسینون کو داغ کہتے [illegible]
تمہین ہو ماہ کامل [illegible] ہوتے ہین

ہم سے جب وعدہ کیا تھا وہ بہت کمسن تھے
دیکھیے قائل انکار رہے ہیں کہ نہیں

وعدۂ مہر و وفا یہ تو ہے معمولی بات
ہم سے کچھ اور بھی اقرار ہوے ہیں کہ نہیں

داغ اس فکر میں دن رات گھلا جاتا ہے
مجھ سے راضی مرے سرکار ہوے ہیں کہ نہیں

کہاں ہے حضرت زاہد محتسب بادہ اور خو نہیں
تمہی ڈرتے ہو وہ کافر جا بجا ہے پرہیزگار نہیں

دکھا دینگے صف محشر میں ہم تجھے لگا ہے ہیں
جو پوچھا اس نے کوئی ہے مرا امیدوار نہیں

پڑے ہیں جو تری گردش وہ ہو تو نہیں سہلے ظالم
کہ بیخبر آتی ہے مجھے بھولنگی یار نہیں

وہ اترا کر چلے ہیں میکدے سے حضرت زاہد
ڈرے ہیں مر ہیں تھوڑی بھولانا انکو یاد نہیں

پڑا رہا کرے وہ داغ بیکس اسطرح تنہا
کہ جسکی رات دن ہنس بول کر گذری ہو یار نہیں

اپنے گھر سے نکالا ہیں ہم جاتے ہیں
پھر نہ آئینگے کبھی کھا کے قسم جاتے ہیں

یوں تو دم بھر نہیں آتا انہیں شوخی سے ذرا
جب تصور میں وہ آتے ہیں تو تھم جاتے ہیں

دل کا کیا حال کہوں مجھکو جب اوس بت نے
لیکے انگڑائی کہا ناز سے ہم جاتے ہیں

حضرت داغ یہ ہے کوچۂ قاتل اوٹھیے
جس جگہ بیٹھتے ہیں آپ تو جم جاتے ہیں

وہ جو ارشاد کرین یاد رہے یا نہ رہے
نامہ بر ہم تجھے قرطاس و قلم دیتے ہین

مجھسے وہ کہتے ہین پر زانکو دیکھا تو نے
دیکھ لو ن جلتی ہین اس سطر سے وہ دم لیتے ہین

خاکساران محبت کا بھی تو ہی علاج
کھول کر انکو ترا نقش قدم دیتے ہین

سادگی ہی کہ شرارت ہی جو ہر بات پہ وہ
میرے دشمن کو مری سر کی قسم دیتے ہین

عہد لیتی ہو کہ پھر بوسہ لینا دیکھو
دینے والے بھی کہین لیکے قسم دیتے ہین

لعنۃ لعنتِ دشمن یہ کہا ظالم نے
ایک سے لیتے ہین دل ایک کو ہم دیتے ہین

مدعا یہ ہی ترا بیا ہمسے سکتا ہی رہے
گھول کر آب بقا مین مجھے سم دیتے ہین

حل تسکین اوسے زیادہ کوئی لکھے گا جواب
کس لیے ہاتھ مین دشمن کے قلم دیتے ہین

تو وفا کرتی جو اے عمر رواں کیا ہوتا
بیوفائی یہ تری سیکڑون دم دیتے ہین

رنج دینے کا عبث داغ ہی شکوہ اون سے
جسکو دیتا ہے خدا اوسکو صنم دیتے ہین

وہ مست ناز ہو کہ کسی کی خبر نہین
اپنے بھی حال پر تمھین اب تو نظر نہین
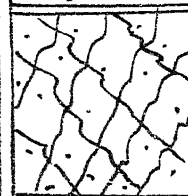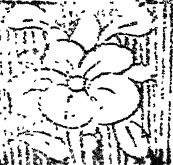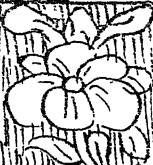
آتا ہے مجکو یاد سوال وصال پر
کھنا کسیکا ہای وہ منھ پھیر کر نہین

اے داغ کب چھپاکے سے چھپتا ہی آفتاب
شہرہ کہان نہین ہی تمھارا کدھر نہین

چھپایا ہی ترے تیرونکو تری ہی نگاہون سے
ہزارون بار سینے مین اورن پہلو مین
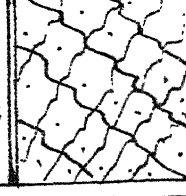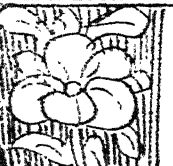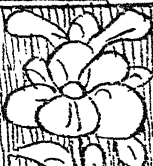
کلیجا پیستا ہی دل مسلتا ہی کوئی میرا
کہان سے آگئی ظالم تری قنا پہلو مین

یہ نقشہ ہو گیا ہی داغ اب اونکی محفل کا
کہ ہر دم آئینہ ہو سامنے اغیار پہلو مین

ہے لڑکپن کا زمانہ وہ ادا کیا جانین
ابھی موسم ہی نہین دل بھی نہین سن ہی نہین

مانگتا ہون جو دعا وصل کی اونکے آگے
چپکے چپکے وہ کہے جاتے ہین ممکن ہی نہین

آپ اے حضرت ناصح کوئی تدبیر کرین
آپ سا کوئی مرا مشفق و محسن ہی نہین

گالیان دیکر بھڑک جاتے ہین آپ
کیا مزا ہے تلخی دشنام مین

شور یارب سے وہ کافر ڈر گیا
ہے اثر بیشک خدا کے نام مین

کوے جانان کی زمین ہے فتنہ خیز
آسمان ہے مفت کے الزام مین

داغ زاہد سے کہو کھینچتی ہے مے
ہو شریک اس کار نیک انجام مین

فلک دیتا ہی جنکو عیش اونکو غم بھی ہوتے ہین
جہان بجتے ہین نقارے وہان ماتم بھی ہوتے ہین

گلے شکوے کہان تک ہونگے آدھی رات تو گذری
پریشان تم بھی ہوتے ہو پریشان ہم بھی ہوتے ہین

وہ آنکھیں سامری فن ہیں وہ لب عیسیٰ نفس دیکھو
مجھی پر سحر ہوتے ہیں مجھی پر دم بھی ہوتے ہیں

طبیعت کی کجی ہرگز مٹائے سے نہیں مٹتی
کبھی سیدھے ہیں تمھارے گیسوئے پرخم بھی ہوتے ہیں

کسی کا وعدۂ دیدار تو اے داغ برحق ہے
مگر یہ دیکھیے دلشاد اوس دن ہم بھی ہوتے ہیں

خدا سے گفتگو ہے اور میں ہوں
کل اے بے مہر تو ہے اور میں ہوں

اودھر محفل میں ہیں پروانہ و شمع
ایدھر وہ شمع رو ہے اور میں ہوں

ملیں گے کل کہ وہ سمجھیں گے مجھسے
کہا ہی داغ تو ہے اور میں ہوں

روح کو چین ہجوم غم دلبر میں نہیں
صاحب خانہ کو آرام بھرے گھر میں نہیں

مجھکو امید ہے مشکل مری آسان ہو گی
جو رکاوٹ تری دلمیں ہے وہ خنجر میں نہیں

کس سے وعدہ ہے جو گھبرائے ہوئے پھرتے ہو
یہ وہ گردش ہے وہ بھی مقدر میں نہیں

آپکے لطف و عنایت کا بھروسا کیا ہے
کہ گھڑی بھر میں اگر ہے تو گھڑی بھر میں نہیں

دلکے ٹکڑوں کا مزا حلق کی برش میں نہیں
نگہ ناز کی تیزی دم خنجر میں نہیں

غیر کے عیش سے جلتا ہے عبث تو اے داغ
اوسکی تقدیر میں ہے تیری مقدر میں نہیں

عشق خانہ خراب کے ہاتھون
دربدر شہر یار پھرتے ہین

سیکڑے مین عجب تماشا ہے
چار بیٹھے ہین چار پھرتے ہین

حشر مین اینڈتے ہوی یارب
کس کے تقصیر وار پھرتے ہین

صدقے ہوتے ہین شمع رو اوپہ
گرد پروانہ وار پھرتے ہین

ہاے اون کا خرام مستانہ
پی کے جب بادہ خوار پھرتے ہین
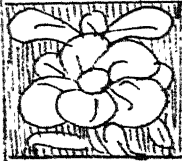
داغ کا ذکر سن کے وہ بولے
ایسے اسّی ہزار ہوتے ہین
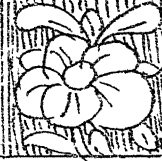
کیون چراتے ہو دیکھکر آنکھین
کر چکین میرے دل مین گھر آنکھین

یہ نرالا ہے بات کا انداز
بات کرتے ہو ڈھانک کر آنکھین

داغ آنکھین نکالتے ہین وہ
اونکو دیدون نکال کر آنکھین
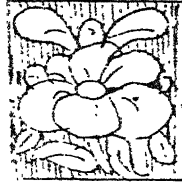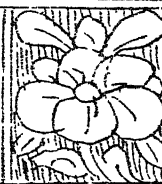
مزے عشق کے کچھہ وہی جانتے ہین
کہ جو موت کو زندگی جانتے ہین

شب وصل لین اونکی اتنی بلائین
کہ ہمدم مری ساتھہ ہی جانتے ہین

نہو دل کو کیا لطف آزار و راحت
برابر خوشی ناخوشی جانتے ہین

کہون حال دل تو کہین اس سے حاصل
سبھی کو خبر ہے سبھی جانتے ہین

نہیں جانتے اسکا انجام کیا ہے
وہ مرنا مرا دل لگی جانتے ہیں

سمجھتا ہے تو داغ کو رند زاہد
مگر رند اوسکو ولی جانتے ہیں

چاک ہو پردۂ وحشت مجھے منظور نہیں
ورنہ یہ ہاتھ گریبان سے کچھ دور نہیں

وصل سے یاس ہو دل مجھ رنجور نہیں
بت اگر دور ہے مجھ سے تو خدا دور نہیں

سجدہ کرنے سے مٹا خط جبین اے زاہد
ہم کہے دیتے ہیں قسمت میں تری حور نہیں

لب تک آئی تھی شکایت کہ محبت نے کہا
دیکھ پچھتائیگا خاموش یہ دستور نہیں

رات دن نامہ و پیغام کہاں تک ہونگے
صاف کہدیجیے ملنا ہمیں منظور نہیں

تم نے دی کوہکن و قیس سے مجھکو نسبت
کوئی دیوانہ نہیں ہین کبھی ہم دور نہیں

کیا کرے داغ کوئی اوسکی محبت کا علاج
وہ کلیجا ہی نہیں جسمیں یہ ناسور نہیں

گلے ملا ہے وہ مست شباب برسوں میں
ہوا ہے دل کو سرور شراب برسوں میں

خدا کرے کہ مزہ انتظار کا نہ مٹے
مرے سوال کا وہ دیں جواب برسوں میں

شب وصال اوسے کیوں نہ شرم آجائے
جب آئینہ سے بھی ٹوٹے حجاب برسوں میں

ہمارے بعد کچھ ایسا ہوا مزاج اوسکا
کہ لطف روز ہے ہمپہ عتاب برسوں میں

نہ کیوں ہو ناز مجھے اپنی دلبری پہ اے ظالم ‏— کیا ہے تو نے جنھیں تمام لب سو مین

وہ بولے داغ کی صورت کو ہم ترستے ہیں
ملا ہے آج یہ خانہ خراب برسوں میں

کوئی اب تجھ سے آرزو ہی نہیں ‏— اب جو دیکھا تجھے تو تو ہی نہیں
ناصحوں سے کلام کون کرے ‏— اپنی ایسوں سے گفتگو ہی نہیں
اس قدر ناز ہے تمہیں گویا ‏— کوئی دنیا میں خوبرو ہی نہیں
جو ترے لطف سے نکل جائے ‏— وہ مرے دل کی آرزو ہی نہیں
ہو وہ صورت پرست بھی دیکھو ‏— فقط آئینہ عیب جو ہی نہیں
رو کش اوس کا ہو کیا گل فردوس ‏— وہ نزاکت وہ رنگ و بو ہی نہیں

عشق میں وضع کیا رہے اے داغ
کہ تجھے پاس آبرو ہی نہیں

اسیر دام بلا اور کون ہے یعنی ہم ‏— شکار تیر جفا اور کون ہے یعنی ہم
شہید ناز و حیا اور کون ہے یعنی ہم ‏— قتیل تیغ ادا اور کون ہے یعنی ہم

حجاب تجھ سے حیا مجھ سے عار ہے تجھ سے
اس انجمن میں خفا اور کون ہے یعنی ہم

ردیف واو

عاشق کے دل میں اور تری آرزو نہو
اس باغ کا تو پھول ہی اور سینے میں بو نہو

کھٹکا ہوا ہوں خار تمنا سے اسقدر
ڈرتا ہوں یاس سے بھی آرزو نہو

لے تو چلا ہی ناصح نادان پیام وصل
میں شرط باندھتا ہوں جو بے آبرو نہو

اے درد عشق خانۂ دل گھر ترا سہی
آباد یہ مکان تو عجب ہی کہ تو نہو

اس فکر میں کچھ ادب سے نہ ہم بات کر سکے
یہ گفتگو نہو کہیں وہ گفتگو نہو

اک تیری دوستی سے ہوئی سب میں دشمنی
گر یہ نہو تو کوئی کسی کا عدو نہو

کیا رشک ہے کہ طالب ہجران ہوا اسلئے
جو مجھکو ہے رقیب کو وہ آرزو نہو

مجھکو جناب شیخ کی دعوت ضرور ہے
ایسی کہیں شراب ملے جسمیں بو نہو

مٹی کی مورت اسکے تو اے داغ خوب ہے
معشوق کیا جو شوخ نہ [illegible] گلو نہو
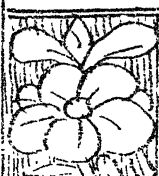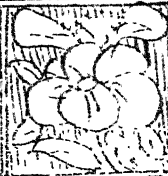
ممکن نہیں کہ تیری محبت کی بو نہو
دلکو مسل مسل کے ذرا ہاتھ سونگھئے

کافر اگر ہزار برس دل میں تو نہو
ممکن نہیں کہ خون تمنا کی بو نہو
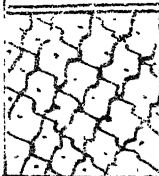
اے داغ آکے پھر گئے وہ اسکو کیا کریں
پوری جو نامراد تری آرزو نہو
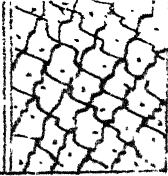
موت اوس ان کو جو تجھ سے ستم ایجاد نہ ہو
مین تو مر جاؤن اگر لذت بیداد نہ ہو

زلف وہ دام کہ جس دام سے آزاد نہ ہو
آنکھہ وہ چور کہ جس چور کی فریاد نہ ہو

بات کا زخم ہے تلوار کے زخمون سے سوا
کیجیے قتل مگر منہ سے کچھہ ارشاد نہ ہو

لے وہ دل وہ کلیجہ مین کہان سے لاؤن
وصل مین شاد نہ ہو ہجر مین ناشاد نہ ہو

جور کے بعد ہے اب حرف تسلی کیسا
اوس سے فرمائیے جسکو وہ گھڑی یاد نہ ہو

دیکھہ ای شام غریبی وہ مسافر مین ہون
جس کا گھر بار نہو جسکو وطن یاد نہ ہو

محو آرائش زینت ہی رہے آٹھہ پہر
تجھکو اللہ کرے فرصت بیداد نہ ہو

آدمی وہ ہے جو چتون کا اشارا سمجھے
مجھکو معلوم ہوا منہ سے کچھہ ارشاد نہ ہو

ہے مرے دلکی تباہی پہ تعجب کیا خوب
آپ برباد کرین جسکو وہ برباد نہ ہو

کوستے ہین کہ الٰہی وہ دعا دیتے ہین
داغ کو دیکھکے کہتے ہین وہ ناشاد نہ ہو

تمکو چاہا تو خطا کیا ہے بتا دو مجھکو
دوسرا کوئی تو اپنا سا دکھا دو مجھکو

کون ہوتا ہے کڑی بات کا سہنے والا
گالیان تمکو سکھا دین یہ دعا دو مجھکو

دل مرا ہاتھہ مین لیتے ہی الگ پھینکدیا
ہان ایسا یہ نہین لاؤ اوٹھا دو مجھکو

غیر کو دست حنائی نہ دکھاؤ دیکھو
گر لگانی ہے یہین آگ لگا دو مجھکو

وہ جو سوئے شب وعدہ تو یہ کہکر سوئے
جب وہ آئی تو اوسیوقت جگادو مجھکو

اب خدا چاہی تو مین تمکو نہ چاہون ہرگز
پھر یہ تقصیر ہو مجھسے تو سزا دو مجھکو

بیمروت دل بیتاب سے ہو جاتا ہے
شیوۂ خاص تم اپنا ہی سکھادو مجھکو

تم بھی راغب ہو تمھاری بھی خوشی ہی اس مین
جیتے جی داغ یہ کہتا ہی مٹادو مجھکو

کیون میری دسترس نہین بار گوار ہو
یہ وہ ہوا نہین جو کلیجے کے پار ہو
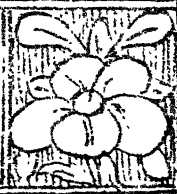
یون میرے ساتھ دفن دل بیقرار ہو
چھوٹا سا اک مزار کے اندر مزار ہو

آسودگان خاک سے قاتل کو لاگ ہے
اے سونیوالو جاگ اوٹھو ہوشیار ہو

ایسے کو تو خدا کی قسم چھوڑتا ہی کفر
تجھسا حسین ہو اور نہ دل بے قرار ہو

کرتا ہون اس سے شکوۂ فرقت یہ ہی لحاظ
تصویر یار بھی نہ کہین شرمسار ہو

جھپکی جو آنکھ ہجر کی شب آئی یہ ندا
ای ننگ عشق مرنہ گیا ہوشیار ہو

یہ داغ پارسا ہی کی شہرت ہی ان دنون
رندون مین ہو تو خود بھی پرہیزگار ہو

کل تک تو آشنا تھی مگر آج غیر ہو
دو دن مین یہ مزاج ہی آگے کو خیر ہو

چاہین اگر وہ کافر و دیندار مین سلوک
بتخانے مین ہو کعبہ تو کعبے مین دیر ہو

کیسا وصال کسکی تسلی کہان کا لطف
کچھہ ہو نہو بلا سے مگر دل کی خیر ہے

دلّی مین پھول والون کا میلہ ہے آئی داغ
بن ٹھن کے آئے وہ تو قیامت کی سیر ہے

معشوق کا تو جرم ہو عاشق خراب ہو
کوئی کرے گناہ کسی پر عذاب ہو

نکلے جدھر سے وہ یہی چرچا ہوا کیا
اسطرح کا جمال ہو ایسا شباب ہو

عاشق کی ایک جان پہ گذری تو لطف کیا
دلکو کبھی سکون ہو کبھی اضطراب ہو

در پردہ تم جلاؤ جلاؤن مین چہ خوش
میرا بھی نام داغ ہے گر تم جواب دو

آئینہ اپنی نظر سے جدا ہونے دو
کوئی دم اور بھی آپس مین فدا ہونے دو

کم نگاہی مین اشارہ ہی اشارے مین حیا
یا نہ ہونے دو مجھے جو ہین یا ہونے دو

ہاتھ باندھے ہوے اغیار کے ساتھ آؤ گے
ہم دکھادینگے مزا روز جزا ہونے دو

آنکھ ملتے ہی کھلا حال حقیقت دلکی
دیکھکر جلوہ مرے ہوش بجا ہونے دو
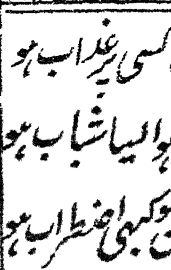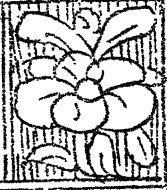
میری آنکھون پہ مرے منہ پہ نہ تم رکھو ہاتھ
حرف مطلب کسی صورت سے ادا ہونے دو
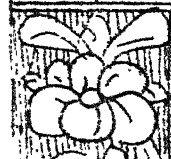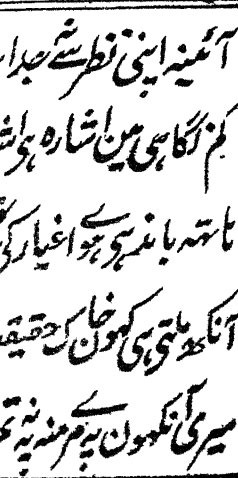
جب سنا داغ کوئی دم مین فنا ہوتا ہے
اوس ستمگر نے اشارے سے کہا ہونے دو

کہتے ہین جسکو حور وہ انسان تمھین تو ہو
جاتی ہے جسپہ جان مری جان تمھین تو ہو

آتا ہے بعد ظلم تمھین کو تو رحم بھی
اپنے کئے سے دل مین پشیمان تمھین تو ہو

پچھتاؤگے بہت مرے دلکو اوجاڑ کر
اس گھر مین اور کون ہے مہمان تمھین تو ہو

اک روز رنگ لائینگی یہ مہربانیان
ہم جانتے تھے جان کے خواہان تمھین تو ہو

دلدار و دلفریب و دل آزار و دلستان
لاکھون مین ہم کہینگے کہ ہان ہان تمھین تو ہو

کرتے ہو داغ دور سے بتخانے کو سلام
اپنی طرح کے ایک مسلمان تمھین تو ہو

جب تاک مین ہو زد پہ نظر دیکھئے کیا ہو
پھر دیکھ لیا اوسنے ادھر دیکھئے کیا ہو

تو لگن اوسکی لگا ہون سی لگا ہین
اس جنگ کا انجام مگر دیکھئے کیا ہو

وصل مین بیتاب جو ہون آخر شب سے
دل اوڑ کا دھڑکتا ہے سحر دیکھئے کیا ہو

ای داغ ادہر مین بھی تو ہے دشمن ہے کل دہر کا
ہے دونو طرف ایک ہی ڈر دیکھئے کیا ہو

نکلی فلک سے کب کسی مائل کی آرزو
پھر اوسپہ آرزو بھی ہے مرے دل کی آرزو

حورون سے کیا غرض تھی عجب بدگمان ہو
جنت مین لیگئی تری محفل کی آرزو

دل ہر طرف رہا نگران بحر عشق مین
اس ڈوبتے کو رہگئی ساحل کی آرزو

رتبہ کمال عشق کا حاصل نہین ہوا
اب داغ کو ہی مرشد کامل کی آرزو

سیکڑون کو قتل لاکھون کو کیا ہی پامال
ذبح کرتی ہین یہی پامال کرتی ہین یہی

یہ نکالی تم نے میری جان نرالی ہاتھ پانو
پھر بچائے رکھتے ہین یہ حسن والی ہاتھ پانو

کر دیا ہی چور سبکو نشۂ الفت نے داغ
اب بھلا کوئی سنبھلتے ہین سنبھالے ہاتھ پانو

سچ ہی تیری ہے آرزو مجھکو
بندۂ نو خرید ہون ہردم
حشر مین کیا کہون گا جب وہ کہین

کہین جینے دیوین تو مجھکو
رکھیے آنکھون کے روبرو مجھکو
کیا نہین جانتا ہے تو مجھکو

داغ یکسو ہو خوش نہین آتی
نا امیدانہ آرزو مجھکو

مجھکو ملا یہ شکوۂ دشنام پر جواب
آفت کی تاک جھانک قیامت کی شوخیان

آپ ہی سے عشق کیجے جسکی زبان ہو
یہ چاہتا ہون ہمسے کوئی بدگمان ہو

ای داغ عیش عیش ہی ان انشاد شاد ہے
انسان وہ ہی جسکو غم دو جہان نہو

دکھا اگر تمھیں منظور ہی روی روشن کا
لگایا کیون ہی پردہ تم لگا و آگ چلمن میں

ستم تیری جو کبھی جل گئی معشوق سی عاشق
بجھاتی ہین پر پروانہ میری شمع مدفن پر

اجل کے ہاتھ سی ای داغ بچنے کا نہیں کوئی
نہ چھوڑا دوست کو اس نے نہ چھوڑیگی یہ دشمن کو

پوشیدہ جب بتا کہ منہ مین زبان نہو
ہم بات بھی کرین تو بغیر از فغان نہو

رکھنا ہماری خاک سے کچھ راہ ای صبا
مرقد مین بند سوز جگر کا دہوان نہو

مارا نگاہ ناز سے پہلی جگر پہ تیر
پھر اوس پہ حکم یہ ہے کہ لب پر فغان نہو

ہمکو مزا نہ دیگی کبھی داستان عشق
جبتلک ہماری منہ سی یہ قصہ بیان نہو

رکھتے ہین لوگ زیر زمین جسکو آسمان
وہ کشتہ گان آتش غم کا دہوان نہو

رکھتے ہین کیا چھپا کی غم یار دلمین ہم
ڈر ہی کہ یہ نصیب دل دشمنان نہو

تہمت کسی کو ظلم کی ای داغ کیون لگائین
شکوہ بتون سے کیا جو خدا مہربان نہو

یہ سن سنکے مرنا پڑا ہر کسی کو
نہین مرتی دیکھا کسی پر کسی کو

خدا دے تو دی اپنا غم ہر کسی کو
کری پر نہ مائل کسی پر کسی کو

نہ جاؤ لگا تنہا بہشت برین مین
کہ لیجاؤ لگا دل کے اندر کسی کو

یہ بجلی نہیں جسکی اک سیر کر لی / سر طور پہ جاؤ دیکھو جو منظر کسی کو

زہے منصفی قتل تو نے کیا ہے / وفا پر کسی کو دغا پر کسی کو

مجھے دیکھ لو ہو کے چین بر جبین تم / نہ دیکھا ہو گر زیر خنجر کسی کو

رہے تشنۂ دید مشتاق ان کے / ملا بھی تو زہر آب خنجر کسی کو

بہت چھیڑ کر ہمکو پچھتاؤ گے / ستاتے نہیں بندہ پرور کسی کو

یہ کہتی ہے اے داغ چتون تمھاری / کہ تم چاہتے ہو مقرر کسی کو

بیٹھے پہلو سے وہ اوٹھے غیر کی تعظیم کو / بندگی کو بندگی تسلیم کی تسلیم کو

اپنے دل کا حال ہمدم بھر نہیں کچھ تم میں کچھ / آگ لگجائے الٰہی اس امید و بیم کو

جب نہیں اے داغ وحشت ہو تو آسائش کہاں / جائیے ہندوستان سے کون سی اقلیم ہو

وقت آخر پوچھتے ہو کیا ہماری آرزو / اشکباری ہے تمنا بیقراری آرزو

لطف حسن و عشق تو جب ہے کہ دل سے دل ملے / کچھ ہماری آرزو ہو کچھ تمھاری آرزو

پھر مرے داغ کہن اے داغ تازہ ہو گئے / دل میں آئی صورت باد بہاری آرزو

پھر حسرت و ارمان و تمنا بھی ہو نگی — ای یاس شکر بے سر و سامان ہی دلکو

یا اوس بت گمراہ کو لا راہ وفا پہ — یا پھیر دای گردش دوران ہی دلکو

تاثیر دکھا جائے محبت تو عجب کیا — سینے سے لگا آج مری جان ہی دلکو

ہے لطف تو یہ تجھکو ہو محشر مین بھی انکار
اور داغ کہے تو نے لیا ہان ہی دلکو

برس پڑے وہ مجھے دیکھ خدا کی پناہ — ہزار ناز ہر اک بات مین ستم سوسو

کھلین نہ ہم سے کبھی پیچ اونکی باتون کے — جو ایک بات کے پہلو ہٹھائے ہین ہم سوسو

ابھی سے چرخ کی گردش کا داغ کیا شکوہ
ابھی تو لائیگا چکر یہ یہ ستم سوسو

ہم تو مرتے ہین دل آرا پر لستان کوئی ہو — دوست دشمن مہربان نامہربان کوئی ہو

سر مین ہو گردن مین ہو پہلو مین ہو سینے مین ہو — تیغ ہو خنجر ہو پیکان ہو سنان ہو کوئی ہو

غیر اچھا ہین برا سچے ہو تم جھوٹے نہین — آدمی کا آدمی راحت رسان ہو کوئی ہو

وہ نہو تو یاس ہی یہ تو نہو کوئی نہ ہو — خانۂ دل مین الٰہی میہمان ہو کوئی ہو

بعد مجنون داغ سے آباد ہے دشت جنون
اس خرابی کے لیے دخانان ہو کوئی ہو

کرلیا وعدہ اونہوں نے ہوگئی تدبیر وصل
اور اسپہ بھی اگر تقدیر اولٹی ہو تو ہو

اوس ستمگر سے دل ناکام امید کرم
بیٹھا ہی پر مجھے تقدیر اولٹی ہو تو ہو

سیدھی سیدھی ہم تو باتین اوسکی سمجھیں گے داغ
وان اولٹ جاوینگی گر تقدیر اولٹی ہو تو ہو

ای فلک چاہیے جی بھرکے نظارا ہمکو
جاکے آنا نہیں دنیا مین دوبارا ہمکو

کبھی ایما نہ کنایہ نہ اشارا ہمکو
کم نگاہی نے تری جان سے مارا ہمکو
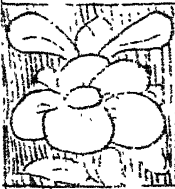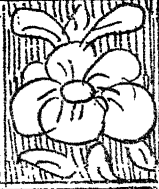
آپ سے اب نہ بنے گا کوئی سودا اپنا
پھیر دیجئے دل بیتاب ہمارا ہمکو

بدسلوکی مین مزہ کیا ہے مزہ ہے اسمین
کہ ہمارا ہو تمھین پاس تمھارا ہمکو
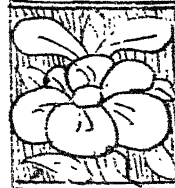
بحر ہستی مین ہوے کشتی طوفانی ہم
نہین ملتا ہے کہین داغ کنارا ہمکو
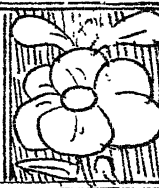
اللہ رے تلوّن ابھی کیا تھے ابھی کیا ہو
شوخی ہو تو شوخی ہو حیا ہو تو حیا ہو

دعوی مجھی دل پر ہے زبانپر ہے تمھین ناز
یہ شرط ٹھہر جائے کہ جھوٹے کو سزا ہو

بیوجہ چھپایا نہیں قاصد نے خط اوسکا
ایسا ہو کمبخت کی مٹھی مین سزا ہو
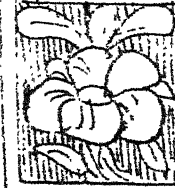
کیون داغ کا نام آتے ہی نفرت ہوئی تمکو
اک شخص ہے وہ تم اوسے سمجھے ہو کیا ہو
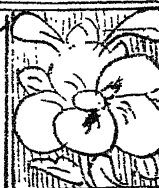
مینے جو کہا سیر ہو گل روز جزا ہو
فرماتے ہیں وہ ان بھی ہیں جن سمجھے ہوں تو کیا ہو

رنجش مری بڑھ کے ہی تمہاری خفگی سے
ہیں جان سے بیزار ہو تم مجھ سے خفا ہو

چاہت کا مزا بعد ہمارے نہ ملے گا
ہر شخص سے کہتے تم آپ کہو گے ہمیں چاہو

بدلو نہ کبھی اور حسینوں کی وفا سی
وہ کینہ بھی اچھا جو ترے دل میں رہا ہو

اوس بت سے بگاڑی نہ بن آئیگی تمہیں داغ
کیا پیش چلے جس کا طرفدار خدا ہو

کیا خود وعدہ عیاری تو دیکھو
دل آزاروں کی دلداری تو دیکھو

مرے دل کی وفاداری تو دیکھو
پھر اسیر اپنی عیاری تو دیکھو

وہ کہتے ہیں مر غم میں نہ مرنا
یہ مجبوری یہ لاچاری تو دیکھو

بنا لیں شرم آلودہ نگاہیں
تغافل میں یہ ہشیاری تو دیکھو

مٹا نقش خفا اوس بت کی دل سے
ہمارے گریہ و زاری تو دیکھو

نہ عاشق کا نہ یہ معشوق کا دوست
فلک کی تم ستمگاری تو دیکھو

پھنسایا اوس بت بیگانہ وش کو
محبت کی گرفتاری تو دیکھو

غزل کیا خاک لکھیں حضرت داغ
ہجوم کار سرکاری تو دیکھو

وہ آئے کس طرح کیا کس طریق سے
سینے سے اپنے ساتھ اوڑا کر یہ لیگئے
پہونچی ہوا ایک آہ نہین باب قبول تک

ہین میرے دل کی پانو نہ تیری نظر کی پانو
گویا تمہارے تیر تھے میرے جگر کے پانو
پھیلائے کیا دعا نے مری ہاتھ بھر کے پانو
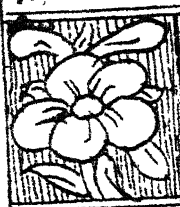
ای داغ آدمی کی رسائی تو دیکھنا
سر پر دھرے ہین عرش نے خیر البشر کے پانو
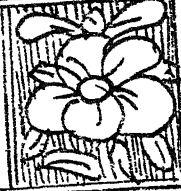
جو دل قابو مین ہو تو کوئی رسوائے جہان کیون ہو
خلش کیون ہو تپش کیون ہو قلق کیون ہو فغان کیون ہو
غضب آیا ستم ٹوٹا قیامت ہو گئی برپا
یہ پوچھا تھا کہ تم آزردہ مجھ سے میری جان کیون ہو
نہی تاکید ہے ضبط محبت کی وہ کہتے ہین
جگر ہو تو فغان کیون ہو دہن ہو تو زبان کیون ہو
جگر سے کم نہین اے چارہ گر داغ جگر مجھکو
جو پیدا کی ہے مر مر کر وہ دولت رائگان کیون ہو

تری نفین بھی صیاد آنکھین بھی شکاری ہین
لڑینگی آپ یہ جو رگ ملینگی آپ غیرون سے

تماشا دیکھنے کا ہے جو میرے دل سے جھگڑا ہے
مجھے ڈر ہے کہ خفت سے کوئی فتنہ نہ پیدا ہو

ابھی نفرت ہے ملو داغ سے دو دن بھی آئی ہین
خدا چاہے تو اوس کمبخت کو دا سے تمھین چاہو

ہمارے دل مین کھٹکے محبت اپنی رہنے دو
ڈرایا ہے منایا ہے یہ کہکر وصل مین اوسنے
بظاہر مہربانی ہے تو دل مین بدگمانی ہے

امانت دار کا گھر ہے امانت اپنی رہنے دو
بگڑ جائینگے ہم بس بس شکایت اپنی رہنے دو
سلام ایسی عنایت کو عنایت اپنی رہنے دو

وہان ہے بےنیازی داغ اس سے کیا غرض اوسکو
یہ طاعت اپنی رکھ چھوڑ و عنایت اپنی رہنے دو

پہلے وہ شوخ مصور سے یہ کہ رکھتے ہین
کاش وہ محفل اغیار مین آ جذبۂ دل

بانکی تصویر بھی کھینچی ہاتھ مین شمشیر بھی ہو
میری تعظیم بھی دے مجھسے بغلگیر بھی ہو
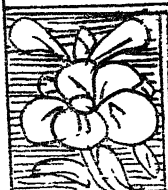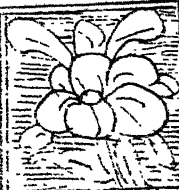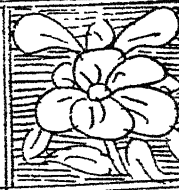
لڑ پڑے غیر سے کیا خیر ہے کیسا ہے مزاج
تم جو چپ چپ بھی مضطر بھی ہو دلگیر بھی ہو

تم آئینہ ہی نہ ہر بار دیکھتے جاؤ
اوٹھاؤ آنکھ نہ شرماؤ یہ تو محفل ہے

میری طرف بھی تو سرکار دیکھتے جاؤ
غضب سے جانب اغیار دیکھتے جاؤ
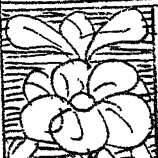
کوئی نہ کوئی ہر اک شعر مین ہے بات ضرور
جناب داغ کے اشعار دیکھتے جاؤ

طور بیطور ہوے دل کی خدا خیر کرے
ہوتی جاتی ہی سوا بوسۂ لب کی قیمت
دل چرایا ہی وہ اب آنکھ ملائیں کیونکر

بے طرح گھات مین ہی اس بت عیار کی آنکھ
دیکھتی جاتی ہین وہ اپنے خریدار کی آنکھ
سامنی ہوتی ہی مشکل سے گنہگار کی آنکھ
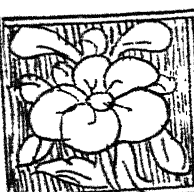
ٹپکی پڑتی ہی نگہ سے تری الفت ای داغ
کوئی چھپتی ہی محبت کی نظر پیار کی آنکھ

کیون کرتی ہو دنیا کی ہر اک بات سی توبہ
دنیا مین کوئی بات ہی اچھی نہین زاہد
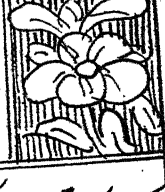
منظور تو ہے میری ملاقات سی توبہ
اس بات سے توبہ کبھی اوس بات سی توبہ
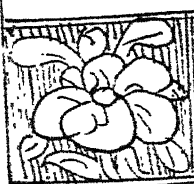
امید ہے مجھکو یہ ندا آے دم مرگ
مقبول ہوئی اوسکی عنایات سی توبہ

سب کو ہے تیری یاد کی لذت جدا جدا
اقرار حشر ای دل مضطر غلط نہ جان
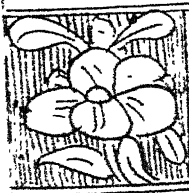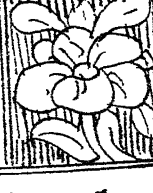
دل کی ہو دلکی ساتھ زبان کی زبان کی ساتھ
تھوڑا الیقین بھی چاہئ وہم و گمان کی ساتھ

اللہ کرے کہ بند نہو داغ کی زبان
تعریف آپکی ہی اوسی خوش بیان کی ساتھ

حفظ تسلیم ادب خلق تواضع تعظیم
کتنی تکلیف ہوئی شوق ملاقات کی ساتھ

چار بل بیٹھے جہان پھر ہی تنگ اور تر نگ
کچھ عجب لطف ہے رندان خرابات کے ساتھ

دست نواب گہر بار فلک دریا بار
داغ برسات نئی آئی ہے برسات کے ساتھ
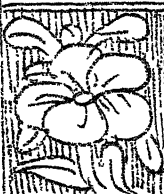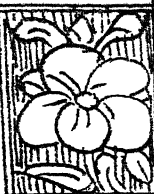
کیا لطف وصل ہے جو دوبارہ نہو نصیب
دونا جو اضطراب ہو کیا اس سے فائدہ

پھر یون سے کم نہین ہین نگاہونکی برچھیان
ٹکڑے جو یون نقاب ہو کیا اس سے فائدہ

گر دل ملے تو آنکھ ملانے کا لطف ہے
کیون شکوۂ حجاب ہو کیا اس سے فائدہ
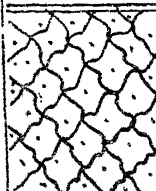
ایسون سے وہ نگاہ ملاتے نہین کبھی
گر داغ آفتاب ہو تو کیا اس سے فائدہ
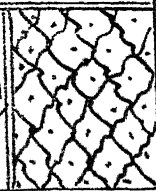
یارب ہمین دے عشق صنم اور زیادہ
کچھ تجھ سے نہین مانگتے ہم اور زیادہ

دل لیکے نہ کچھ مانگ صنم اور زیادہ
مقدور نہین تیری قسم اور زیادہ

یارب ہین مرے ساتھ بہت حسرت و ارمان
ہو وسعت صحرائے عدم اور زیادہ

رہبر نے ترا کوچہ دکھا کر مجھے چھوڑا
آگے تو بڑھا چار قدم اور زیادہ

پھونچا ہون لب گور تو مین اے غم الفت
اب چھوڑ کہ مجھ مین نہین دم اور زیادہ

دل بوسہ پہ ٹھہرا تھا جگر چھین لیا کیون
کیا مفت مین لی ایک رقم اور زیادہ

وہ حال ہے میرا کہ عدو کہتے ہین اون سے
کرنا نہ خبردار ستم اور زیادہ

خط اونکا بہت خوب عبارت بہت اچھی
اللہ کرے حسن رقم اور زیادہ

صد شکر کہ نواب کے الطاف سے اے داغ
چند اہل سخن جمع ہین کم اور زیادہ

رشک پری اونھین کہا یہ بلا جواب
جب ہم پری ہین کیا ہمین آدم سے واسطہ

الفت مین دونو لازم و ملزوم ہو گئے
غم کو غرض ہے دل سے اوسے غم سے واسطہ

نہین ہوتی بندی سے طاعت زیادہ
بس اب خانہ آباد دولت زیادہ

محبت مین سو لطف دیکھے ہین لیکن
مزا دیتی ہے شکایت زیادہ

مریض محبت کی اچھی دوا کی
اوسے کل سے ہے آج غفلت زیادہ

وہ تشریف لاتے ہی بولا کہ رخصت
نہین ہمکو ملنے کی فرصت زیادہ

الٰہی زمانے کو کیا ہو گیا ہے
محبت تو کم ہے عداوت زیادہ

تم آئینہ دیکھو تو ہم بھی یہ دیکھین
کہ ہے کون سا خوبصورت زیادہ

مری بندگی سے مرے جرم افزون
ترے قہر سے تیری رحمت زیادہ

سمجھتے نہ تھے داغ یون گفتگو مین
مگر بن گئے آج حضرت زیادہ

ردیف یاے تحتانی

جان دیدون تجھے پر ڈرتا ہون — کہ امانت مین خیانت ہوگی
اپنے مطلب کو تو سن لو مجھ سے — یہ نہ جانو کہ شکایت ہوگی

اب کے میخانہ سے اوٹھکر ای داغ
کعبے جائین گے جو وحشت ہوگی

جب وہ بت ہم کلام ہوتا ہے — دل ودین کا پیام ہوتا ہے
زیست سے تنگ ہین نہ چھیڑ ہمین — دیکھ غصہ حرام ہوتا ہے

داغ کا نام سنکے وہ بولے
آدمی کا یہ نام ہوتا ہے

اللہ اللہ ری یہ پریشانی مری — زلف جانان بھی ہے دیوانی مری
کیا ٹھکانا مجھ سے نازک طبع کا — ہو چکی جنت سے مہمانی مری
آج کل ہے انکو تصویرون سے شوق — کیا کبھی دیکھی تھی حیرانی مری
روسیاہی کام آئی روز حشر — شکل زاہد نے نہ پہچانی مری
ہاے دل لیکر ترا نازو غرور — واے دل دیکھ پشیمانی مری
تر ہوا دامن مے گلرنگ سے — رنگ لائی پاک دامانی مری

اس گلعذاری پہ اپنی ہین نثار | لو وہ کرتے ہین نگہبانی مری

آ گیا داغ اونکے دلمین یہ غرور
مشکل ہے دنیا مین لاثانی مری

اغیار کو کیا جواب دونگا | عادت ہی بتون سے گفتگو کی
کچھ ضبط ہماری خاطر اے چشم | کچھ شرم ہماری آبرو کی

اس خانہ خراب دل مین اے داغ
مٹی ہے خراب آرزو کی

تدبیر قسمت کی برائی نہین جاتی | بگڑی ہوئی تقدیر بنائی نہین جاتی
دل لیکے وہ اب جان طلب کرتے ہین مجھسے | یہ ایسی بری ہی کہ اوٹھائی نہین جاتی
گرتی تھی نشیمن پہ مری کوندھ کی بجلی | صیاد کے گھر آگ لگائی نہین جاتی
ہر چند ہے افشائے محبت مین خرابی | یارون سے مگر آنکھ چرائی نہین جاتی
دیکھ یہان دلمین ہے کیا ایک تمنا | وہ تا بزبان حرف سرائی نہین جاتی
یارب کوئی آفت تھا محبت کا پتنگا | وہ آگ لگی ہے کہ بجھائی نہین جاتی

ای داغ کہا حال دل اوس دشمن جان سے
نادان ترے دل کی صفائی نہین جاتی

کتنا باوضع ہی خیال اوس کا
بیکسی مین بھی آئے جاتا ہے

دیکھنا رشک اوسکی محفل مین
ایک کو ایک کھائے جاتا ہے

ناامیدی مٹائے جاتی ہے
شوق نقش جمائے جاتا ہے

اوس کا آنا تو درکنار ای داغ
دل ہی قابو سے ہاے جاتا ہے

ہاتھہ نکلے دونون اپنے کام کے
دل کو تھاما اونکا دامن تھام کے

گھونٹ پی کر بادۂ گلفام کے
بوسے لیتا ہون خالی جام کے

اس نزاکت کا بُرا ہو بزم سے
اوٹھتے ہین وہ دست دشمن تھام کے

چشم مستِ یار کی اک ہوم ہے
آج کل ہین دور دورے جام کے

جب قدم کعبے سی رکھا سوی دیر
تار اولجھے جامۂ احرام کے

آگیا ہی بھولکر خط اس طرف
وہ تو عاشق ہین مرے ہمنام کے

کیا کسی درگاہ مین جانا ہی آج
صبح سے سامان ہین حمّام کے

دعوے عشق و وفا پر یہ کہا
سب بجا لیکن مرے کس کام کے

اب ادہر آئے ہین وہ لطف پر
ہم جو عادی ہوگئے دشنام کے

ہے گدائے میکدہ بھی کیا حریص
بھر لئے جھولی مین ٹکرے جام کے

خوگر بیداد کو راحت ہی موت
بھاگتا ہون نام سے آرام کے

نالہ و فریاد کی طاقت کہان
بات کرتا ہون کلیجا تھام کے
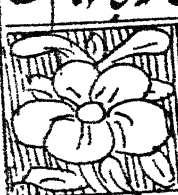
داغ کے سب حرف لکھتے ہین جُدا
ٹکڑے کر ڈالے ہمارے نام کے
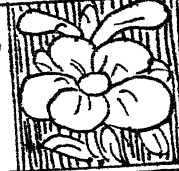
لگ چلی باد صبا کیا کسی مستانے سے
جھومتی آج چلی آتی ہی میخانے سے

روح کس مست کی پیاسی گئی میخانے سے
مے اوڑی جاتی ہو ساقی تری پیمانے سے

وعدۂ وصل کی تکرار نے ہمکو مارا
فیصلہ خوب ہوا بات کی ٹہر جانے سے

یہ بھی دشمن ہی کے حصے مین تھی تقدیر
کام کیا اوسکی تصور کو یہان آنے سے

خون بہا کی ہی عبث فکر مری قتل کے بعد
اب دعا کیجیے کیا فائدہ گھبرانے سے

فکر ہی دوست کو احوال سناؤن کیونکر
ٹکڑے ہوتا ہے کلیجا مری افسانے سے

گر پڑا ہون نگہ مست سے چکر کھا کر
ساقیا پہلے اوٹھا تو مجھے پیمانے سے

ڈر رہی تا نہ کر جای کسیکی فریاد
کان بھر لیجئے پہلے مرے افسانے سے

کردیا صاف الگ دل نے ہمین الفت مین
ہاتھہ پر ہاتھہ دہرے بیٹھے ہین بیگانے سے

ایک چلو مین بہت داغ بہک اوٹھتے تھے
آج سنتے ہین نکالے گئے میخانے سے

مرے جاتے ہیں تری بیوفائی دیکھنے والے
چراغ صبح ہیں شام جدائی دیکھنے والے

ید بیضا جو چمکا کر دکھائیں حضرت موسیٰ
نہ دیکھیں ہم ترا دست حنائی دیکھنے والے

سنیں کیوں لن ترانی طور پر کیوں جا کے کیا حاصل
کہ مستغنی ہیں تیری خودنمائی دیکھنے والے

ہماری جان کی پروا ہے کس کو دیکھ اے قاتل
بہت ہیں ہاتھ کی تیری صفائی دیکھنے والے

کہاں ہے تاب اتنی ذرا انصاف سے دیکھیں
مری آنکھوں سے تیری کبریائی دیکھنے والے

اس آئینہ کا جوہر اور ہی جلوہ دکھاتا ہے
مرا دل دیکھ عارض کی صفائی دیکھنے والے

ہوا کیوں غضب میں دیکھ کر اے چارہ گر سکتا
غضب ہے کیا تجھے بھی تاب آئی دیکھنے والے

بلائیں شاخ گل کی پائیں جا جا کے لیتے ہیں
تصور میں تری رنگ کلائی دیکھنے والے

ہوا سے اڑ گئی ہوگی کہ ایسا ہو چکا آخر
بجا ہے تو نے کب چلمن اٹھائی دیکھنے والے

بھلائی سے تری ہم کو غرض ہے وہ عدو ہوں گے
برائی سننے والے یا برائی دیکھنے والے

تری تیر نگہ کی کیا دلوں پر چوٹ آتی ہے
لگا یک تیر گئے ہیں دہائی دیکھنے والے

مرے سینے میں چشم جنگجو نے کچھ نہیں چھوڑا
صفائی ہو گئی دیکھیں لڑائی دیکھنے والے

جھجکنا کیا ہے میرے قتل سے کیا سخت جاں ہوں میں
لگا تو ہاتھ اے نازک کلائی دیکھنے والے

جناب شیخ کی حالت تو ہے آ دیکھنے کے قابل
ذرا رندی بھی دیکھیں پارسائی دیکھنے والے

کسی کا نقد دل ہو وہ بھی گیا پامال و نکالا ہے
نہیں معشوق چیز اپنی پرائی دیکھنے والے

وہ سو پردوں مین بھی بیٹھین تو ہرگز چھپ نہین سکتے
وہانتک کر ہی لیتے ہین رسائی دیکھنے والے

یہ مظہر ہے اوسی کا داغ جو کچھ دیکھتا ہے تو
خدا پر رکھ نظر شان خدائی دیکھنے والے

مٹجائے کوئی حسن کی شہرت ہو کسیکی
ماتم ہو کسیکا شب عشرت ہو کسیکی

وہ صدمے اوٹھائے ہین کہ ہر دم یہ دعا ہے
دنیا مین کسیکو نہ محبت ہو کسیکی

لڑنا کبھی ملنا کبھی آنا کبھی جانا
تم شوخ ہو یا شوخ طبیعت ہو کسیکی

یہ داغ ہماری نہین سنتا نہین سنتا
ایسی بھی الٰہی نہ بری مت ہو کسیکی

مین نے جو آہ کی تو کہا اونے غیر سے
اس خانمان خراب نے رسوا کیا مجھے

کہدی پھر اوسی نشہ مین سب دلکی آرزو
اک ساغر شراب نے رسوا کیا مجھے

ای داغ ساتھ حضرت دلکی سلوک ہین
جو کچھ کیا جناب نے رسوا کیا مجھے

سادگی بانکپن اغماز شرارت شوخی
تو نے انداز وہ پائے ہین کہ جی جانتا ہے

داغ وارفتہ کو ہم آج تری کوچے سے
اسطرح کھینچ کے لائے ہین کہ جی جانتا ہے

میرے افسانے پہ وہ ہو کے خفا کہتا ہے
کوئی سنتا بھی ہو آگے کہ یہ کیا کہتا ہے

ہر دم اپنا دم آخر کی سناتا ہے خبر
ہر نفس ہر نفس احوال فنا کہتا ہے

ہند سے تا بہ دکن داغ ہے شہرت تیری
اب تو کچھ اور ترا بخت رسا کہتا ہے

عشق میں عیش کے بدلے یہ تباہی کیسی
پھنس گئی جان مصیبت میں الٰہی کیسی

دل نہیں مال تو او سکا تمہیں لالچ کیسا
تم نہیں چور تو دزدیدہ نگاہیں کیونکر

کیا بری چیز ہے الفت کا برا ہو اے داغ
دل سے ہمدم نے برائی مری چاہی کیونکر

…جو ان کی کوچہ سے ہم دل فگار ہو کے چلے
شکار کرنے کو آئے شکار ہو کے چلے

…ری نگاہ بہت مست ہے سنبھل کے ذرا
سمند ناز و ادا پر سوار ہو کے چلے

…ٹھہر گئے وہ جہاں سر دماغ تھے گویا
اگر چلے تو نسیم بہار ہو کے چلے

…کی آنکھ میں وہ انتظار ہو کے رہے
کسی کی دل سے شکیب و قرار ہو کے چلے

…لگا کے انہیں غیر بھی کیا میں نے
مری گلی سے وہ جب شرمسار ہو کے چلے

نگاہ یار کی پھرتی ہے بزم سے اے داغ
رقیب بھی مرے یاروں کے یار ہو کے چلے

خوب ہی چلتی ہوئی وہ نرگس مستانہ ہے
آشنا سے آشنا بیگانہ سے بیگانہ ہے

مجھکو لیجا کر کہا ناصح نے اونکے روبرو
آپکے سر کی قسم یہ آپ کا دیوانہ ہے
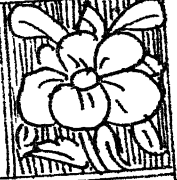
داغ یہ ہے کوئی قاتل مان ناداں ضد نہ کر
اوٹھہ یہاں سے آ ادہر گھر جا یہ کچھہ دیوانہ ہے

کہون گو نہ مین حشر کو تیرے ظلم
یہ خلق خدا کیا مگر جائے گی

صبا اوس گلی سے مری خاک کو
جب آئیگی برباد کر جائے گی

دیا دل تو اے داغ اندیشہ کیا
گذرنی جو ہوگی گذر جائے گی
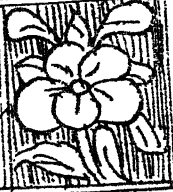
جو بے آگ جل جائے وہ دل یہی ہے
لیے زخم تیرے وہ بسمل یہی ہے

کرے مجھسے ہر چند وہ بھولی باتین
مگر یہ کہونگا کہ قاتل یہی ہے
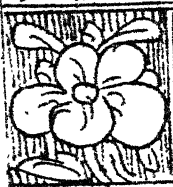
ترا جلوہ ٹھہرا ہے مقصود عالم
کہ ساری خدائی کا حاصل یہی ہے

عشق مین کچھہ پاس کچھہ بیداری چاہئے
کچھہ تحمل چاہئے کچھہ بیقراری چاہئے
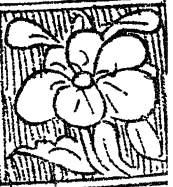
شکوۂ عشق و حسن کے دعوی ہین اونکو واسطے
دل ہمارا چاہئے صورت تمہاری چاہئے

مین تغافل سے عیاں سب چھپا راز نہاں
اب مرالی کوئی طرز پردہ داری چاہئے

کھل گیا جب راز تو اخفا کئے سے فائدہ
اوٹھ گیا پردہ تو کیا پھر پردہ داری چاہئے

۱۸۱

دل پہ گر قابو نہیں اے داغ تو ہو جائے شکر
عاشقون کیواسطے بے اختیاری چاہئے

نکالو داغ کو اپنے مکان سے
چلا آیا یہ دیوانہ کہان سے

ہر اک مین عیب نکلین گے کہان تک
تمھین اچھے سہی سارے جہان سے

کہان اے داغ اب اپنا ٹھکانا
اوٹھا لیتے ہین دل دونون جہان سے

ہوئی جاتین ہین کیون نیچی نگاہین
اولجھنا زلف سے لڑنا نگہ سے

کہو تو کیا ہے قربان اس حیا کے
بنے ہین حضرت دل بھی بلا کے

مری مشکل ہوئی اے داغ آسان
تصدق اپنے مین مشکل کشا کے

وقت انصاف جو تم پاس ہماری ہوتے
روبرو داور محشر کے اشاری ہوتے

زلفین بکھری ہوئی تم نے جو سنوارین تو کیا
کام بگڑے ہوئے عاشق کے سنواری ہوتے

بے نیازی کی ادا ہمین نہ ہوتی ہر گز
داغ یہ نعت جو اللہ کے پیارے ہوتے

شب وصل ایسی کھلی چاندنی
وہ گھبرا کے بولے سحر ہوگئی

کہو کیا کروگے مرے وصل کی
جو مشہور جھوٹی خبر ہوگئی

غمِ ہجر سے داغ مجھکو نجات
یقین تھا نہ ہوگی مگر ہوگئی

نفرت ہی حرف وصل سے اچھا یون ہی سہی
لو اور اور بات سنو وہ نہین سہی

بیداد کرکے چاہتے ہو تم وفا کی داد
بہتر بجا درست صحیح آفرین سہی

بے دل لگی کبھی داغ گذرنی محال ہے
وہ دل نہین سہی وہ تمنا نہین سہی

آپ ہی جور کرین آپ ہی پوچھین مجھسے
یہ تو فرمائیے ہے آج طبیعت کیسی

تھے کہان رات کو آئینہ تو لیکر دیکھو
اور ہوتی ہے خطادار کی صورت کیسی

نگہ یار کو مین دل مین جگہہ دون لیکن
پہ چور ہو جب کوئی مہمان تو غیرت کیسی

چھیڑ ہر وقت کی اچھی نہین یہ یاد رہے
کبھی کیسی ہے کبھی میری طبیعت کیسی

دھمکیان دیتے ہو تم جذبۂ دل کی اے داغ
بندہ پرور یہ حکومت مین عداوت کیسی

نظر آتا ہے پریزاد جو کوئی شوخ و شریر
گدگداتی ہے پھر اے داغ طبیعت کیسی

ہر دل میں غم درد سے ہے یاد کسی کی — ملتی نہیں فریاد سے فریاد کسی کی
گھبرا کے اگر موت بھی مانگیں تو کہیں وہ — جا گھر نہیں ہے یہ عدم آباد کسی کی

کمبخت ترے داغ سنو دیکھو تو کوئی
بے چین کئے دیتی ہے فریاد کسی کی

دیکھ کر یہ انوکھی صورت تری یوں کہے — ہے بتا حسن شکر ادا سلونا کیا ہے
تم پہ مر جائینگے اس آن میں ہم جیتے ہیں — زندگی شرط ہے تو جان کا کھونا کیا ہے

اوس کی ٹھوکر سے بھی کمبخت نہ جاگا افسوس
موت سے داغ میت کا سونا کیا

اے لب یار تجھکو میری قسم — کبھی سچی قسم بھی کھائی ہے
اوسکے در تک پہنچ گیا قاصد — آگئے تقدیر کی رسائی ہے

داغ اب وصل کا وصال ہوا
یار زندہ غم جدائی ہے

گر مرض ہو دوا کرے کوئی — مرنے والے کا کیا کرے کوئی
اس جفا پر تمہیں تمنا ہے — کہ مری التجا کرے کوئی
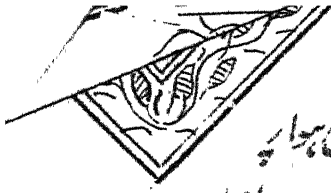
منہ لگاتے ہی داغ اترایا — لطف سے پھر جفا کرے کوئی

لب یار خنداں ہوا چاہتا ہے
کوئی عقدہ پیچاں ہوا چاہتا ہے
شب وصل آخر ہوئی جلد جاؤ
یہاں او سلیماں ہوا چاہتا ہے

کیا داغ کو اس نے جو وعدہ
ترا کام آساں ہوا چاہتا ہے

شوخی میں تمکنت ہے تو ہے ناز میں نیاز
تفہیم تم زبانی ہے جیسے ادیب سے
اخفائے راز عشق کی عادت بھی ہو گئی
ہمنے ہمیشہ حال چھپایا طبیب سے

پوچھ جناب داغ کی ہم سے شرارتیں
کیا سحر کا ہو بیٹھے میں حضرت غریب سے

در دبکر دلمیں آنا کوئی تم سے سیکھ جائے
جان عاشق ہو کے جانا کوئی تم سے سیکھ جائے
ہر سخن پر روٹھ جانا کوئی تم سے سیکھ جائے
روٹھ کر پھر مان جانا کوئی تم سے سیکھ جائے
کوئی سیکھے خاکساری کی روش تو ہم سکھائیں
خاک میں دل کو ملانا کوئی تم سے سیکھ جائے
آ دجاتی یوں تو دیکھے ہیں ہزاروں خوش خرام
دلمیں آنا دلمیں جانا کوئی تم سے سیکھ جائے
ہر گنہ سے توبہ کرلی جب جوانی ہو چکی
۷
زاہدا جنت میں جانا کوئی تم سے سیکھ جائے

بیخودی سے بیٹھی ہیں کچھ نہیں دنیا کی خبر
داغ ایسا دل لگانا کوئی تم سے سیکھ جائے

کہتے ہین خواب مین شب وعدہ ہم آئے تھے
یہ مکر یہ فریب دہوکا ہی اور ہے

کرتا ہون صبر اونکی جفا پر تو کہتے ہین
یہ دل ہی اور ہے یہ کلیجا ہی اور ہے

اجمیر ہو کے جائین گے ای داغ ہم بہار
ابکی برس سفر کا ارادہ ہی اور ہے
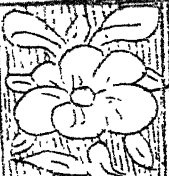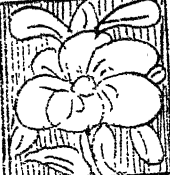
نکل جای یہ حسرت وہ نہین ہے
بدل جاے یہ قسمت وہ نہین ہے

یکا رادیکھکر مین حور کی شکل
خداوندا یہ وہ صورت نہین ہے

تمہارا دل تو دیکھون ہاتھ رکھکر
وہی ہے یا محبت وہ نہین ہے

کہے دیتے ہین ہم دھوکا نہ کھانا
ہماری اب طبیعت وہ نہین ہے

گئی محفل کی رونق داغ کے ساتھ
وہی دم تھا غنیمت وہ نہین ہے
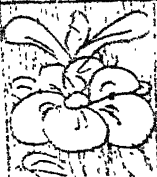
پیامی کامیاب آئے نہ آئے
خدا جانے جواب آئے نہ آئے

پیون گا آج ساقی سیر ہو کر
میسر پھر شراب آئے نہ آئے

یہ جا کر پوچھ آ تو اون سی دربان
کہ وہ خانہ خراب آئے نہ آئے

نہ دیکھو داغ کا دیوان دیکھو
سمجھنا یہ کتاب آئے نہ آئے

دل مرا لیکر یہ جان وفا تمنے تو کی
تھی مجھے چشم وفا تمسے جفا تمنے تو کی

غم دیا رنج دیا داغ دیا زہر دیا
خوب بیمار محبت کی دوا تمنے تو کی

جانتے ہی نہین دشنام کا انجام ہے کیا
بات اک پہلو بہ پہلو نام خدا تمنے تو کی

چار دن بھی کہین آرام نہ پایا ای داغ
بیوفا دن بہ یقین جان فدا تمنے تو کی

جفا کی ان سے مجھ سے یا وفا کی
دیا دل اب کو جو مرضی خدا کی

نئی شوخی ہے چشم فتنہ زا کی
تغافل یون کیا گویا حیا کی

شب اندوہ غم کا پوچھنا کیا
تباکی جو مرے دم پر بنا کی

لڑے ہین غیر سے غصہ ہے مجھپر
کوئی پوچھے تو مینے کیا خطا کی

پھر اوس بت پر فدا ہین حضرت داغ
قسم کھائی تھی کعبے مین خدا کی

منصفی دنیا سے ساری اوٹھ گئی
اے جوا ایمانداری اوٹھ گئی

دل سے وہ بی اختیاری اوٹھ گئی
اب تمنا ہی تمہاری اوٹھ گئی

بے طرح پھیلا ہی ان لفظون کا جال
اب امید رستگاری اوٹھ گئی

رہ گئے لاکھون کلیجا تھام کر
آنکھ جس جانب تمہاری اوٹھ گئی

عشق نے بیباک آخر کر دیا
دور مین اوس چشم مست ناز کے

اب نہ وہ شرم آہ و زاری اوٹھ گئی
لذت پرہیز گاری اوٹھ گئی

کس سے رکھئے داغ چشم دوستی
اوٹھ گئی یارون سے یاری اوٹھ گئی

سرگذشت اپنی فسانہ ہو نہ آنیکے لئے
پاس اپنے دلکو رہنے دیجئے میرا بھی دل
بس ہا ہی جی مین تو وہ نازنین نازک مزاج
زاہد صد سالہ آیا میکدے مین بھول کر
آگیا کچھ یاد دل بھر آیا آنسو گر پڑے
مر گئے تو مر گئے ہم عشق مین ناصح کو کیا

گم ہوے تھے ہم جہان سے یاد آنیکے لئے
اک خوشی کو چاہئے اک غم اوٹھانیکے لئے
اب کہان سے لائیے دل چوٹ کھانیکے لئے
لا شراب کہنہ ساقی اس جوانی کے لئے
ہم نہ روئے تھے تمہارے مسکرانیکے لئے
موت آنیکے لیے ہے جان جانیکے لئے

داغ جنت کو سدھارا اب اوسی کوچے مین ہے
دور جائے پاؤن اپنے کیون تھکانیکے لئے

بے مثل کیا اوس بت کافر کو خدا نے
ای حشر کچھ انصاف بھی ہوگا کہ نہ ہوگا
انداز کہے دیتے ہین کشتے کے تمہارے

سمجھے کہ نہ سمجھے کوئی مانے کہ نہ مانے
بے فائدہ آیا ہی جو سوتو نکو جگانے
لوٹا ہے اسے ناز نے مارا ہے ادا نے

میخانہ ہی اور داغ ہی اور نشۂ می ہے
سوتا ہے رکھے خشت خم بادہ سرہانے

یہ شیشہ نہیں وہ کہ جبین پر پری ہے
دلاسا ہی دیتے نہیں عاشقوں کو

فقط دل مین حسرت ہی حسرت بھری ہے
یہ کیا دلدہی ہے یہ کیا دلبری ہے

ملا داغ سے آج وہ ماہ پیکر
مبارک قران مہ و مشتری ہے

سر وہ سر ہے کہ جو دلدار کے در تک پہنچے
دلکو تھاموں کہ تری بزم مین آنسو پوچھوں
زلف آہستہ جھٹکے میرا جی ڈرتا ہے

دل وہ آئینہ ہے جو اوسکی نظر تک پہنچے
ہاتھ جب دل سے اوٹھے دیدۂ تر تک پہنچے
دیکھیے ہاتھ کا جھٹکا نہ کمر تک پہنچے

شوق ہے داد خدا ذوق ہے اللہ او خدا
داغ کیونکر نہ شہ جن و بشر تک پہنچے

کل داغ سے پوچھا یہ کسی نے کہ ترا تو
سرشار ہے کیون بادہ اندوہ مین غافل
آنکھوں سے برستے ہین گہر اشک تمنا
کیون دل پہ ترا ہاتھ ہے کیون چشم ہے پرنم

کیا حال ہے اے بسمل صمصام جدائی
گردون نے پلایا تجھے کیا جام جدائی
سینہ ہے ترا تختہ آلام جدائی
ہے تجھسے جدا کون سا آرام جدائی

آغاز جدائی کو جدائی نہ سمجھ تو — ہوتا ہے وصال ایکدن انجام جدائی

ہان صبر ہی درکار کا دس بدہ جو یہ — حسرت نہ کہلی وصلکی انجام جدائی

یہ سنکے کہا ہای نہ پوچھو یہ نہ پوچھو — کچھ اور کرو ذکر نہ لو نام جدائی

کیا صدمہ قلق کیا ہی کہان کا غم ہجران — ہر رنج کا مذکور نہ یان نام جدائی

احباب کہ تھی واقف اسرار محبت — جھنجھلائی کہ او مورد الزام جدائی

ہم پوچھکی احوال خطاوار ہی ٹھیرے — گویا کہ دیا ہم نی یہ پیغام جدائی

اک نالہ کیا مرغ گرفتار کی صورت — مطلع یہ پڑھا اوسنی تہ دام جدائی

اللہ نہ دے گردش ایام جدائی
کم صبح قیامت سی نہین شام جدائی

صبر آتا تو محبت مین بہت مشکل ہے — موت بھی تو نہین اسکو یہ کافر دل ہے

ہجر ہے آفت جان وصل بلای دل ہے — آدمی کے لیی ہر طرح غرض مشکل ہے

شمع چپ آئینہ حیران ہی عاشق ششدر — واہ کیا عالم تصویر تری محفل ہے

تجھکو ای قیس ہے کیون ناقہ و محمل کی تلاش — دل مین لیلی ہو تری دل ہی ترا محمل ہے

حشر کے دن تو ملو گے یہ کیا مین نے سوال — سو بیکر دیر مین ظالم نی کہا مشکل ہے

جمع ہین کس قدر آشفتہ خدا خیر کرے — اوسکی ہر ہر شکن زلف مین اک دل ہے

ہمکو قسمت نے دیا داغ تمنا اے داغ
وہ ہی ملتا ہے جس انعام کے جو قابل ہے

چھوڑا ہے ساتھیون نے پس کاروان مجھے
لیجائے دیکھیے مری قسمت کہان مجھے
پڑتی ہے اونکی آنکھ سر بزم جب کہین
جاتے ہین اک نگاہ پہ سو سو گمان مجھے

اے داغ اوسکے ہاتھ سے گر ہون شہید مین
وہ موت بھی ہے زندگی جاودان مجھے

ہر گھڑی مجھکو قسم غیر کی دیجاتی ہے
وصل مین اونکی نئی چھیڑ چلی جاتی ہے
کبھی اقرار ہے تجھکو کبھی انکار وصل
بات تیری تھی اوٹھائی نہ دہری جاتی ہے
اک ترا نام کہ ہر دم ہے وظیفہ مجھکو
اک مری بات کہ برسون مین سنی جاتی ہے

میرا اچھا ہا نہ خدا نے کبھی چاہا اے داغ
غم تو بڑھتا ہے مگر عمر گھٹی جاتی ہے

یہ کسکی لو سے ہے اے دل مضطر لگی ہوئی
اک آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی
رکھے قدم سنبھل کے رہ عشق مین وہی
آگے ہی جسکو ہو کبھی ٹھوکر لگی ہوئی
یا رب ہو دل کی خیر کہ شدت سے آجکل
ہے گھات مین نگاہ ستمگر لگی ہوئی
میرا ہی سا ہے حال تمہارا بھی ناصحو
جبتک تمہین بھی عشق کی گر ہو لگی ہوئی

بیشک ہے یہ لگاؤ جو کرتا ہی یہ گریز
زاہد دخترِ رز ہی مقرر لگی ہوئی

ہیں آشنا نہیں بت نا آشنا سے ہم اے شیخ
تہمت یہ مفت کی ہم سے سر لگی ہوئی

کہنے ہی تھی نہیں کچھ یہ سنہری محبت تیری
لب پہ رہ جاتی ہی ہوا آکے شکایت تیری

اب ترا اے دل بیتاب خدا حافظ ہی
کر چکے ہم تو محبت میں حفاظت تیری

دیکھئے کرتی ہی رسوا زمانہ کیا کیا
مجھکو یہ چاہ مری تجھکو یہ صورت تیری

یاد سب کچھ ہیں مجھے ہجر کے صدمے ظالم
بھول جاتا ہوں مگر دیکھکے صورت تیری

کو بیہ یار میں بھی جی نہیں لگتا اے داغ
دیکھئے جائیگی کس روز یہ وحشت تیری

وصل کی شب بھی ہی عادت پرہیز رہی
مہربانی بھی تمہاری ستم آمیز رہی

دام پھیلائی تری زلف مسلسل آویز رہی
تیغ کھینچے ہوئے مجھپر نگہ تیز رہی

اک اشارے میں یہ مانا عدم جا پہنچا
توسنِ عمر کو کیا حاجتِ مہمیز رہی

گو کہ تیزی ہی طبیعت میں تمہاری ای داغ
بات پر سامنے اونکے نہ کبھی تیز رہی

کوئی کمی کی تھی دل بیقرار نے
مجھکو بچا لیا مرے پروردگار نے

غیروں کو آج بزم مین اوسکی رلا دیا
بے اختیار نالۂ بے اختیار نے

اے داغ ہای داغ سے عہد شباب کا
کیا داغ کھائے تیرے دل داغدار نے

چلے ہو لیکے دل پھر تم آنا یہان پھر بھی
ابھی سمجھے نہین تم ماجرای دلکی کیفیت
دئے ہین امتحان کیا کیا کوئی انصاف سے دیکھے

کرم کرنا ہمارے حال پر ای مہربان پھر بھی
سنائینگے تمھین ہم ایکدن یہ داستان پھر بھی
رہا وہ بہت دنہای ہمسے بدگمان پھر بھی

سمجھے ہی داغ کیا ارمان ایام گذشتہ کا
دو بارا جاکے آتی ہے کہین عمر روان پھر بھی

آرزو یہ ہے کہ دم نکلے تمھارے سامنے
آہ لب پر آئی تھم تھم کر کہ تم گھبرا نہ جاؤ
قتل کر ڈالو ہمین یا جرم الفت بخشدو
اب یہ بیباکی وہ دن بھی یاد ہین جب چھپکے
حال دل مین کچھ نہو تاثیر یہ ممکن نہین

تم ہمارے سامنے ہو ہم تمھارے سامنے
درد دل مین ہو مگر کم کم تمھارے سامنے
لو کھڑے ہین ہاتھ باندھے ہم تمھارے سامنے
آگیا جب کوئی نامحرم تمھارے سامنے
کوئی اتنا ہو کہے ہمدم تمھارے سامنے

مجھکو اوس ستمگر کی قسم اب تک ہی ہے اضطراب
داغ مضطر کا جو تھا عالم تمھارے سامنے

پھر کہین چھپتی ہے جب ظاہر محبت ہو چکی
ہم بھی رسوا ہو چکی اونکی بھی شہرت ہو چکی

دیکھکر آئینہ آپ ہی آپ وہ کہنے لگے
شکل یہ پیدا ہوئی چہرہ ونکی صورت ہو چکی

مر گئے ہم مر گئے اس ظلم کی کچھ حد بھی ہے
بیوفائی ہو چکی بے مروتی ہو چکی

عہد سے ضد سے قسم سے قول سے تکرار سے
دل دیا اونکو مگر جب محبت ہو چکی

اس زمین مین شعر کہنے کا مزا پاؤ گے داغ
اب تو جو ہونی تھی ای حضرت ملامت ہو چکی

گو دل آزار ہو اچھون کا خیال اچھا ہے
سو بلاؤن سے پھر ارمان وصال اچھا ہے

یہ تری چشم فسون گر مین کمال اچھا ہے
ایک کا حال برا ایک کا حال اچھا ہے

تاک کر دل کو وہ فرماتے ہین مال اچھا ہے
یہ خدا کی قسم انداز سوال اچھا ہے

لو عیادت کو مری آتے ہین لو اور سنو
آج ہی خوبی تقدیر سے حال اچھا ہے

مرض عشق کی لذت سے اوٹھائی الزام
ہم مرجاتے ہین جب روز سے حال اچھا ہے

گریۂ شب سے جو تاثیر کی امید نہ تھی
سنکے تقریر پکاری کہ خیال اچھا ہے

آپکی جس مین ہو مرضی وہ مصیبت بہتر
آپکی جس مین خوشی ہو وہ ملال اچھا ہے

داغ تم اور پڑھو شعر ابھی چپ نہ رہو
کہ یہان مجمع ارباب کمال اچھا ہے

اک دکان میں ابھی کھائی ہیں ہم اپنا
دو ... تھا ... حال اچھا

لوگ کہتے ہیں بھلائی کا زمانہ نہ رہا
یہ بھی کہدیں کہ گھبرائی ... حال اچھا ہے

ایسے بیمار کی افسوس دوا ہو کیونکر
ابھی ہم ہجر میں گھبرا ہی رکھی حال اچھا ہے

دلمیں تو خوش ہیں تسلی کو مگر کہتے ہیں
آپ مر نکلے نہیں آپکا حال اچھا ہے

عرصۂ حشر میں سب ہو گئی خواہان ادھر سے
لوگ کہتے ہیں اشارہ دن یہ مال اچھا ہے

ہم سے پوچھے کوئی بیتاب ہیں کیا شے آ کر
رنج اچھا ہے غم اچھا ہے ملال اچھا ہے

آپ چھپتا ہیں نہیں جور سے تو توبہ نہ کریں
آپ گھبرائیں نہیں داغ کا حال اچھا ہے

یوں چلے راہ شوق میں جیسے ہوا چلے
ہم بیٹھ بیٹھ کر جو چلے بھی تو کیا چلے

بیٹھے اداس اٹھے پریشاں خفا چلے
پوچھے تو کوئی آپ سے کیا آئے کیا چلے

بیٹھا ہوا اعتکاف میں کیا داغ روزہ دار
اے کاش میکدے کو یہ مرد خدا چلے

نکال اب تیر سینے سے کہ جان پر الم نکلے
جو یہ نکلے تو دل نکلے جو دل نکلے تو دم نکلے

تمنا دل کی آک راستے میں کیا ہی ضم نکلے
قیامت تک نکلے گر نہایت کم سے کم نکلے

وہ ٹھم رکے بھی ایسے ترے کوچے میں ہم بیٹھے
محبت میں اگر نکلے تو ہم ثابت قدم نکلے

اک یہ جلوہ میں بت داغ سہاگ اوٹھتی تھی
آج سنتے ہیں اٹکا کے گئے بیٹھا ہے

آتش شوق کو کب دل نے چھپا رکھا ہے
اسقدر تو ہے ترا پردہ نشین پاس حجاب
دل گم گشتہ کو مذکور ہی ایسی کہ جاؤ
شانہ ہی گل ہے کہ دل ہی مجھی معلوم نہیں
ستم انداز کا ایجاد ستم تو دیکھو
ہر گھڑی عاشق مضطر سے وہ ملتی ہے شمیم

اس لگی کو تو کلیجے سے لگا رکھا ہے
کہ تری درد کو بھی میں نے چھپا رکھا ہے
کہ بڑی دیر سے منہ تم نے بنا رکھا ہے
دیکھ لو زلف گرہ گیر میں کیا رکھا ہے
امتحان عشق و ہوس کا یہ بنا رکھا ہے
نقشہ بگڑی ہوئی صورت کا بنا رکھا ہے

شکوۂ ہجر سے اے داغ اثر کی امید
آپ نے نام شکایت کا دعا رکھا ہو

ہم بھی جگر کو تھام لیں دل کو سنبھال لیں
انداز یہ کہ جان ہمیں چھیڑتے کہ آپ
ہر چند کوہ سے بھی گراں تھا ہے بار عشق

تھم تھم کے رخ سے زلف جلیبیا اوٹھائیے
تاکید یہ کہ ناز ہمارا اوٹھائیے
ہمت یہ کہہ رہی ہے کہ تنہا اوٹھائیے

وہ داغ دردمند جو کل تک مریض تھا
آج آ کے آپ اوسکا جنازا اوٹھائیے

جو ستم جانبر ہو وہ تدبیر جفا کونسی ہے
موت کی کوئی تباہی کہ دوا کونسی ہے

تجھکو مشکل دل بیتاب تبا کونسی ہے
ایسی چلتی ہوئی وہ تیغ ادا کونسی ہے

گو برا ہوں مگر اچھا ہوں ترا چاہا تجھکو
میری تقصیر ہے کیا میری خطا کونسی ہے

ناز کرتے ہیں ہر ناز پہ یہ کہہ کہکر
اسکو کہتے ہیں ادا اور ادا کونسی ہے

اُف نہ کی ہمنے تہ تیغ جفا ای ظالم
اس سے بڑھکر رہ تسلیم و رضا کونسی ہے

کیا کہوں گا جو کہا اوسنے کہ اچھا کہئے
بات اے داغ محبت کے سوا کونسی ہے

راز الفت کا نہ اک ہمنشیں سے پوچھیے
یہ ہمیں کچھ جانتے ہیں یا ہمیں سے پوچھیے

آپنے جو جو دئے ہیں رنج سب کیا گنئے
اس دل غمگیں سے اس جان حزیں سے پوچھیے

میری خاموشی کا باعث پوچھتے ہیں مجھسے کچھ
یہ حقیقت اپنی چشم سرمگیں سے پوچھیے

داد کوئی دے سکے کیا اس خرام ناز کی
کیا زمیں کے دم پہ بنتی ہے زمیں سے پوچھیے

جانتا ہے دل ہی داغ عشق کا ای داغ لطف
یہ فروغ رنگ سیاہی اس نگیں سے پوچھیے

رنج صحبت سے جو واقف دل شیدا ہو جائے
قابل رحم ہو اس شخص کی رسوائی بھی

داغ ارمان بنے درد تمنا ہو جائے
پیر دے پیر قری ہیں کمبخت جو رسوا ہو جائے

ناصح کہتا ہو کسی بت کا دم نظارہ | آنکھ بھر کر نہیں دیکھو تو بس اندھا ہو جائے

دشمن جان نہیں آپ مسیحا بھی ہی
داغ رنجور کسی طرح سے اچھا ہو جائے

ہم تمنائے ستم یار [illegible] ذوق جفا سے | وہ نہیں بھول گئے اتنے نہیں ہم بھول گئے
لیکے دل آپ جگر چھوڑ گئے سینے میں | اک ستم یاد رہی ایک ستم بھول گئے
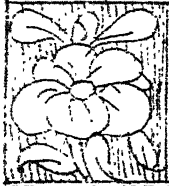
عشق کی راہ میں جب تک فر و مینا آئے
ستے سب داغ رہ دیر و حرم بھول گئے

عشق جسکو ہو ایسا نہیں انسان کوئی | آگئی تقدیر بھی خوش ہو کہ پشیمان کوئی
ہی حسینوں کی عداوت اسکی جبر [illegible] | ہو جو ناکردہ خطا دل سے پشیمان کوئی
دلمیں چھپ جاتی ہیں کس طرح تمہاری آنکھیں | سرخ دیکھا نہ کبھی ناوک مژگان کوئی

مٹ چلی ہے خلش دل مگر اب بھی اے داغ
[illegible] کسطرح آنکر جاتا ہے ارمان کوئی
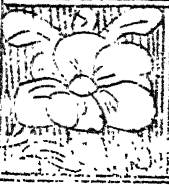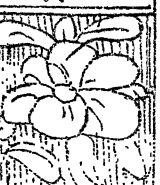
کیا شب ہجر مرے سر پہ بلا لاتی ہے | اپنے ہمراہ اجل کو بھی لگا لاتی ہے
نہیں معلوم کہ ہے منزل مقصود کہاں | عرش تک کی تو خبر آہ رسا لاتی ہے
کوچہ یار میں یہ حسرت دیدار مجھے | روز لیجا کے نئی سیر دکھا لاتی ہے

مجھکو ای داغ کئی دن سے وہ یہ کہتے ہین
تجھکو کمبخت یہان تیری قضا لائی ہے

جاتے تھے منہ چھپائے ہوئے میکدے کو ہم
آتے ہوئے اودھر سے کئی پارسا ملے

لو اور دل ملائین تمھاری نگاہ سے
شوخی سے شوخی اور حیا سے حیا ملے

ای داغ اپنی وضع ہمیشہ یہی رہی
کوئی کھنچا کھنچے کوئی ہمسے ملا ملے

بیدرد ہین جو درد کسی کا نہین رکھتے
ایسے بھی ہین یارب کہ تمنا نہین رکھتے

بیباک ہو سفاک ہو جو آج ہو تم ہو
بندے ہو مگر خوف خدا کا نہین رکھتے

ای داغ یہ کس کام کی مستی و جوانی
تم اس مین جو اندیشۂ فردا نہین رکھتے

ہم تو اوس آنکھہ کے ہین دیکھنے والی دیکھو
جسمین شوخی ہے بہت اور حیا تھوڑی سی

مصحفی تیر ہی آخر کوئی کبتک سمجھتے
روز ہو جاتی ہے بہولے سے خطا تھوڑی سی

داغ یہ مے ہے یہ ساغر ہے کہان کی توبہ
پی خدا کے لیے اے مرد خدا تھوڑی سی

آنکھون میں رہے گیسوے حمراز ہوا ہو جیسے
یہ حضرت دل وہی بیچارہ سودا ہو جیسے

اٹکے تو کسی چشم فسون ساز سے اٹکے
الجھے تو کسی طرۂ طرار سے اولجھے

محشر مین سزا عشق کی مجرم کو کہان ہے
معلوم جو ہو تیری گنہگار سے اولجھے

کھلتے نہین تم داغ الجھتی ہی طبیعت
الجھے کسی عیار سے مکار سے اولجھے

تمنے بدلے ہم سے گن گن کر لئے
ہمنے کیا چاہا تھا اس دن کے لئے

وصل مین تنگ آکے وہ کہنے لگی
کیا یہ جوبن تھا اسی دن کے لئے

آج کل مین داغ ہو کے کامیاب
کیون مرے جاتے ہو دو دن کے لئے

قول تیرا شوق میرا چاہیے
جھوٹ سچ کے واسطے کیا چاہیے

ای فلک سامان محشر ہی سہی
اپنی آنکھون کا تماشا چاہیے

ہو سکے کیا اپنی وحشت کا علاج
تیرے کوچے مین بھی صحرا چاہیے

کیجیے تیغ تبسم سے ہلاک
جور بھی جیون کا اچھا چاہیے

تیرے جلوے کا تو کیا کہنا مگر
دیکھنے والے کو دیکھا چاہیے

کیون نہین دیتے تسلی داغ کو
اس سے لیجئے گر تمنا چاہیے

جو نکلا پیچ سے کاکل کے دل از زلف دوتا الٹی
چھٹا جب ایک بلا سے دوسری پیچھے بلا الٹی

صبا اٹکھیلیاں کرتی ہے کیا کیا راہ میں اونسے
کبھی کاکل سے آ الٹی کبھی دامن سے جا الٹی

کھڑی ہیں اونکی آنکھیں دیکھنا کیا شرم شوخی میں
نگاہوں سے ادا الٹی تو پلکوں سے حیا الٹی
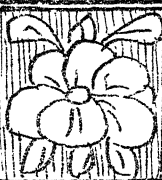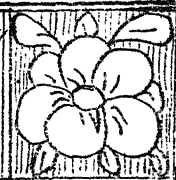
نگہ شوق بے اثر نہ ہوئی
تمکو پردے میں کیا نظر نہ ہوئی

تارے گنتے ہو شام سے شب وصل
کیا کروگے اگر سحر نہ ہوئی

دل ویران میں غم رہا قائم
کبھی یہ شے ادھر اودھر نہ ہوئی

شب فرقت کے جاگنے والے
ایسے سوئے کہ پھر خبر نہ ہوئی

اس نزاکت سے قول اوسنے دیا
ہاتھہ کی ہاتھہ کو خبر نہ ہوئی
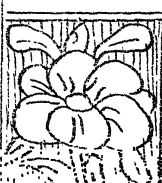
کیا تلون مزاج ہو اے داغ
چار دن بھی کہیں بسر نہ ہوئی
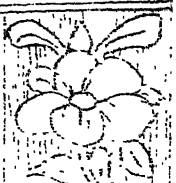
دیئے داغ نے امتحان کیسے کیسے
مٹائے ہیں اونکے گمان کیسے کیسے

شکایت حکایت ہی میں رات گزری
رہے تذکرے درمیان کیسے کیسے
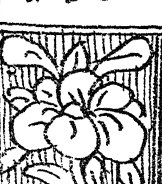
وطن سے چلے داغ جب ہم دکن کو
چھٹے اہل ہندوستان کیسے کیسے
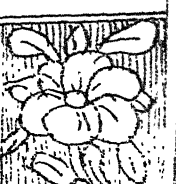
یہ آمد ہی کہ آفت ہی نگہ کچھہ ہی ادا کچھہ ہی	الٰہی خیر مجھسے آشنا بیگانہ آتا ہی
رخ روشن کے آگے شمع رکھکر وہ یہ کہتے ہین	اُدہر جاتا ہی دیکھین یا ادھر پروانہ آتا ہی
کبھی چلنا کبھی رکنا کبھی ملنا کبھی کھچنا	تری خنجر کو ہر انداز معشوقانہ آتا ہی
دغا شوخی شرارت بیحیائی فتنہ پردازی	تجھے کچھہ اور بھی اے نرگس مستانہ آتا ہی
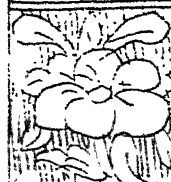
وہی جھگڑا ہے قسمت کا وہی قصہ ہی الفت کا
تجھے ای داغ کوئی اور بھی افسانہ آتا ہی
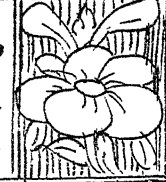
میری تصویر بھی دیکھی تو کہا شرما کر	یہ برا شخص ہے اسکی نہین نیت اچھی
کس صفائی سے کیا وصل کا تو نے انکار	اس محل پر تو زبان مین ہی لکنت اچھی
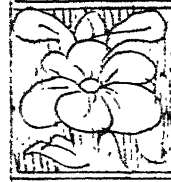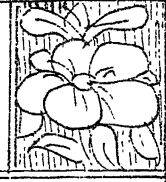
روز روز ایسے کہین داغ حسین ملتے ہین
اپنے نزدیک تو ہی سب سے اطاعت اچھی

منا لیتے ہین ہر مظلوم کو وہ عذرخواہی سے	گنہگارونکو نفرت ہو گئی ہے بیگناہی سے
نہ اوٹھین کوچۂ قاتل سے لاشین ناتوانونکی	فلک تنگ ہے ہواخواہی نسیم صبحگاہی سے
سیہ کاری سے میری کاتب اعمال حیران ہین	کہ اسکا نامۂ اعمال لکھین کس سیاہی سے
نہ دہو آب وضو سی داغ پیشانی کو ای ابلہ	ارے نادان کہین دہبا مٹیگا روسیاہی سے
شہ درویش ہون لطف پایا دین دنیا کا	یہ دولت کی گدائی سے وہ دولت بادشاہی سے

مبارک دوستوں کو آئین جھیلن بزم عشرت عین
جناب داغ اچھے ہوگئے فضل الٰہی سے

پھر خدا جانے کہاں تم ہم کہاں
بات کرنی ہی نہ آتی تھی تمھیں

عیش و عشرت کی یہی اک رات ہے
یہ ہمارے سامنے کی بات ہے

داغ سے جا کے ملے تھے ہم بھی آج
آدمی خوش وضع خوش اوقات ہے

کہاں تھے رات کو ہم سے ذرا نگاہ ملی
تلاش میں ہو کہ جھوٹا کوئی گواہ ملے

ترا غرور سمایا ہے اسقدر دل میں
نگاہ بھی نہ ملاؤں جو بادشاہ ملے

یہ ہے مزے کی لڑائی یہ ہے مزے کا ملاپ
کہ تجھ سے آنکھ لڑی اور پھر نگاہ ملے

مثل سچی ہے کہ ملنے سے کوئی ملتا ہے
ملو تو آنکھ ملے دل ملے نگاہ ملے

تم کو جامۂ شب تو بصر کو سیدہ چشم
کسی لباس میں تم ہو نور کو سیاہ ملے

نوید بخشش عصیان اسے سنا دینا
جو شرمسار کہیں داغ رو سیاہ ملے

بس لئے وصل سے انکار ہے ہم جان گئے
یہ نہ سمجھے کوئی کیا جا کہ کہاں مان گئے

خانۂ دل ہے الٰہی کہ مسافر خانہ
کتنے ہی آئے یہاں کتنے ہی مہمان گئے

بندۂ عشق ہوا ایسے کہ الٰہی توبہ
ہم تو معشوق کو اے داغ خدا مان گئے

شبنم سی شب ہجر کی ظلمت نہین جاتی
سو شوب پڑین تو بھی رنگت نہین جاتی

سر جاتا ہے سر سے ترا سودا نہین جاتا
دل جاتا ہے دل سے تری الفت نہین جاتی

اللہ سے محشر مین کہونگا ترے آگے
مجبور ہون مین اسکی محبت نہین جاتی

اول تو وہ نہین شرم رہی منھ سے نہ بولے
جب شرم گئی وصل کی حجت نہین جاتی

جاتی ہے مری جان یہ مین کہہ نہین سکتا
جبتک اسے تم دو یہ اجازت نہین جاتی

سو جاتی ہین اٹھ اٹھکے جگا دی سی شب وصل
ان نیند بھری آنکھون کی غفلت نہین جاتی

اے داغ برا مان نہ تو اوسکے کہے کا
معشوق کی گالی سے تو عزت نہین جاتی

ساتھ شوخی کے کچھ حجاب بھی ہے
اس ادا کا کہین جواب بھی ہے

عشق بازی کو ہے سلیقہ شرط
یہ گنہ بھی ہے یہ ثواب بھی ہے

ہوش مین ہو تو کچھ کہین ہم سے
نشے مین ہے خمار خواب بھی ہے

داغ کا کچھ پتہ نہین ملتا
کہین وہ خانمان خراب بھی ہے

آپ کا اعتبار کون کرے
روز کا اعتبار کون کرے

ذکر مہر و وفا تو ہم کرتے
پر تمہیں شرمسار کون کرے

جو ہو اوس چشم مست سے بیخود
پھر اوسے ہوشیار کون کرے

تم تو ہو جان اک زمانے کی
جان تم پہ نثار کون کرے

داغ کی شکل دیکھکر بولے
ایسی صورت کو پیار کون کرے
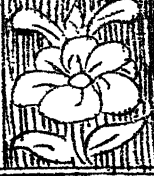
ناروا کہئے ناسزا کہئے
کہئے کہئے مجھے برا کہئے

آپ کا خیرخواہ میرے سوا
ہے کوئی اور دوسرا کہئے

ہاتھ رکھکر وہ اپنے کانوں پر
مجھ سے کہتے ہیں ماجرا کہئے

ہوش جاتے رہے رقیبوں کے
داغ کو اور باوفا کہئے

گلہ کیسا کہاں کا رنج کسکا جان بلب ہونا
جب اوس نے پیار سے پوچھا تمہارا دم نکلتا ہے

تمہیں میرے مسیحا ہو تمہیں میری تمنا ہو
تمہیں پر جان جاتی ہے تمہیں پر دم نکلتا ہے

الٰہی خیر کرنا آج کوئی داغ کے گھر سے
سنا ہے شیون اٹھتا ہے [illegible] ماتم نکلتا ہے

ہاے وہ دن کہ میسر تھی ہمین رات نئی
روز معشوق نیا روز ملاقات نئی

بات کرتی نہین لیتی ہو جھلک دمین
یہ تو ہو آپکی تصویر مین اک بات نئی

رنگ مے دیکھکے ہم صاف بتا دیتے ہین
یہ پرانی ہو یہ ای پیر خرابات نئی
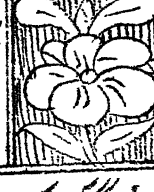
داغ سا بھی کوئی شاعر ہو ذرا سچ کہنا
جسکے ہر شعر مین ترکیب نئی بات نئی

یہ ٹپکتا ہو تیری چتون سے
کہ اشارے ہوے ہین دشمن سے

ہاے مجبوریان محبت کی
حال کہنا پڑا ہے دشمن سے

ساعتِ وصل کے لئے ہم داغ
پوچھتے رہتے ہین برہمن سے

تھک تھک کے نہ بیٹھینگے یہ ہم کو اوٹھینگے
اب ظلم نہ ہمسے دل مضطر کے اوٹھینگے

افسانۂ غم ان کو سناؤن نہ سناؤن
ڈرتا ہون کہ وہ خواب مین ڈرڈر کے اوٹھینگے

ہم لطف کے بندے ہین خدا کی قسم اے داغ
ہم سے نہ کبھی ناز ستمگر کے اوٹھینگے

آشفتگی گیسو کی اثر کچھہ تو کر گئی
بن بنکے زلف رخ پہ تمہاری بگڑ گئی

کیا کہئے کس طرح سے جوانی گذر گئی
بدنام کرنے آئی تھی بدنام کر گئی

زاہد شراب ناب کی تاثیر کچھہ نہ پوچھہ
اکسیر ہے جو حلق کے نیچے اوتر گئی

رہتی ہے کب بہار جوانی تمام عمر
مانند بوے گل ادہر آئی ادہر گئی

اے داغ کیا کہوں شب فرقت کی واردات
جو میرے ساتھہ سی مرے دل پر گذر گئی

جور کے بعد بھی کیوں لطف کی عادت کیا ہے
تم تلافی جو کرو اسکی ضرورت کیا ہے

ایکدن یاں ہی جاؤگے ہمارا کہنا
تم کہے جاؤ یہی تیری حقیقت کیا ہے

پوچھہ لیتے ہیں یہ دستور ہی جلادوں کا
مجھسے قاتل نے نہ پوچھا تری حسرت کیا ہے

رحمت عام کا اظہار ہی اس پردے میں
ورنہ بہر بندہ نوازی کی ضرورت کیا ہے

بوسہ مانگا تو کہا اوسنے بدلکر تیوری
آپکو یہ بھی خبر ہے مری عادت کیا ہے

کیا کہوں کس سے کہوں دلکی حقیقت ای داغ
سب یہی پوچھتے ہیں کہئے تو حضرت کیا ہے

افسردہ دل کبھی خلوت نہ انجمن میں رہے
بہار ہو کے رہے ہم تو جس چمن میں رہے

شریک آہ و فغاں بھی سخن سخن میں رہے
جو میں ہوں تو بڑی دھوم انجمن میں رہے

ترا وہ حسن ہے اے شعلہ رو جو تو چاہے
بغیر شمع کے پروانہ انجمن میں رہے

زبان کو نہ عدو کو کہ یہ تو وہ شے ہے
تری دہن میں نہیں ہے یا مری دہن میں رہے

مسافری مین جب آرام یاد گیا ای داغ
کہ تم سفر مین ہو آسمان وطن مین رہے

وہ آئے خندہ پیشانی کہین سے
تبسم ہے عیان چین بر جبین سے

ملے کیا کوئی اوس پردہ نشین سے
چھپائے منھ جو صورت آفرین سے

اوسے افسانۂ غم ڈرتے ڈرتے
سنایا کچھہ کہین سے کچھہ کہین سے

اونہون نے دل لیا ہی مفت وہ بہی
بڑی حجت سی نفرت سی نہین سے

تمھین بیداد گر اللہ کی شان
جفا کی داد مین چاہون تمھین سے

تمھارے گھر مین ہی اوسکا ٹھکانا
گیا گذرا ہو جو دنیا و دین سے

قیامت کا تو وعدہ اوس پر انکار
کلیجا پک گیا تیری نہین سے

یہ جان ناتوان لیجئے وہ دیکھئے
بدلتے ہین نگاہ شرمگین سے

ٹپکتا ہے عرق بن بنکے آنسو
عیان ہی گریہ قسمت جبین سے

بتاؤن نام اے دربان تجھے کیا
یہ کہدے کوئی آیا ہے کہان سے

مرا احمد ملے محشر مین مجھکو
کرون گا عرض رب العالمین سے

کبھی دیکھا ہی اتنا داغ کو خوش
چلے آتے ہین یہ حضرت وہین سے

پوچھتا جا مرے مرقد پہ گذرنے والے
کیا گذرتی ہے تری جان پہ مرنے والے

مرحبا ای دل و دین لیکے مکرنے والے
ہاتھ کانون پہ مگر نام سے دھرنے والے

داغ دل داغ جگر نقش جفا نقش وفا
نہ مٹائے سے مٹین گے یہ ابھرنے والے

یہی اقرار یہی قول یہی عہد تھا
او دغاباز فسون ساز مکرنے والے

آپ محشر مین قیامت لیکے سمجھے کیا خوب
او انگلیان اوٹھینگی وہ آئی مکرنے والے

گالیان غیر کو دیتا ہون سنو تم خاموش
مین بھی دیکھون تو بڑی بات کترنے والے

دختر رز ہے بہت تیز مزاج او زاہد
تیرا کیا منھ ہے اسے بہر ہین پکڑنے والے

داغ کہتے ہین جنھین یکہ وہ بیٹھے ہین
آپکی جان سے دور آپ پہ مرنے والے

ایک تو حسن بلا اوسپہ بناوٹ آفت
گھر بگاڑینگے ہزارون کے سنورنے والے

حشر مین لطف ہو جب اونسے ہون دو دو باتین
وہ کہین کون ہو تم ہم کہین مرنے والے

غسل میت کی شہیدون کو تری کیا حاجت
بے نہائے بھی نکھرتے ہین نکھرنے والے

حضرت داغ جہان بیٹھ گئی بیٹھ گئے
اور ہونگے تری محفل سے ابھرنے والے

زبان کو نہ عدو کو